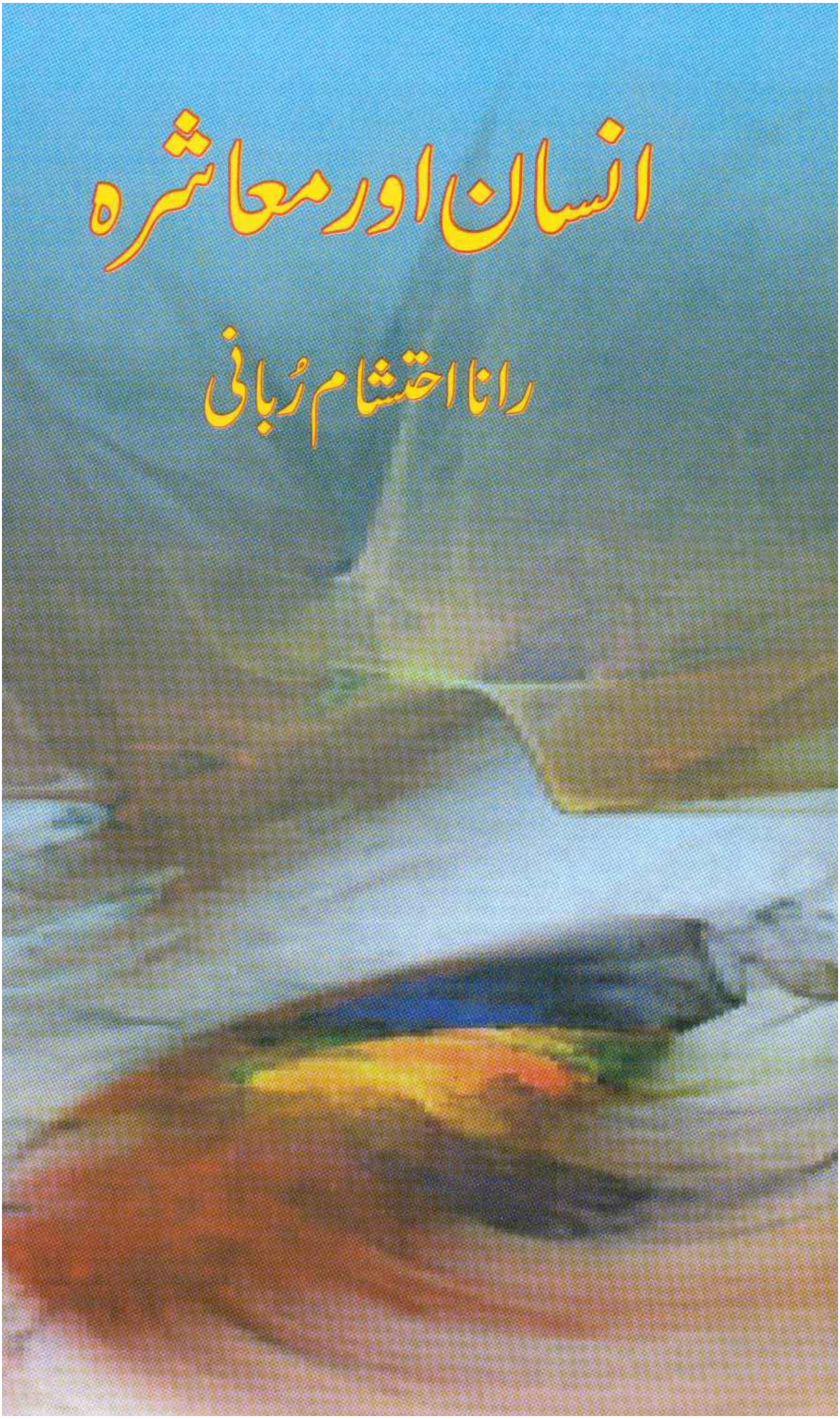
انسان اور معاشرہ
رانا احتشام رُبانی

انسان اور معاشرہ

رانا احتشام ربانی

جمہوری پبلیکیشنز

Independent & Progressive Books

نام کتاب انسان اور معاشرہ • مصنف رانا احتشام ربانی

• اشاعت جون 2010ء • سرورق مصباح سرفراز

• ناشر۔ جمہوری پبلیکیشنز لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

ISBN:978-969-8455-49-1

قیمت -/350 روپے

اہتمام:
فرخ سہیل گوئندی

اس کتاب کے کسی بھی حصے کی کسی شکل میں دوبارہ اشاعت کی اجازت نہیں ہے۔ باقاعدہ قانونی معاہدے کے تحت جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

www.jumhoori.webs.com

Jumhoori Publications Facebook Fan Page

JUMHOORI PUBLICATIONS
2-Aiwan-e-Tijarat Road Lahore, Pakistan
Tel # 042-36314140 Fax # 042-36306939
E-mail:jumhoori@yahoo.com

انتساب

شریکِ حیات دُر جہاں اور
پیاری بیٹی مہر احتشام رانا
کے نام

دیباچہ 35
"شعور کی سچائی" کے بعد "سچ اور معاشرہ" 39

مختلف موضوعات

(حصہ اول)

چھوٹی سی ایک بات 43
چھوٹی سی ایک بات 43
چھوٹی سی ایک بات 43
چھوٹی سی ایک بات 44
چھوٹی سی ایک بات 44
چھوٹی سی ایک بات 44
چھوٹی سی ایک بات 45
چھوٹی سی ایک بات 45
چھوٹی سی ایک بات 45
چھوٹی سی ایک بات 45
چھوٹی سی ایک بات 46
چھوٹی سی ایک بات 46
چھوٹی سی ایک بات 46
ڈیم کیوں ضروری ہیں؟ 46
حکمرانوں کی نادانی یا ذہنی بیماری اور اس کا نقصان 47

چھوٹی سی ایک بات	48
چھوٹی سی ایک بات	48
چھوٹی سی ایک بات	48
چھوٹی سی ایک بات	49
چھوٹی ایک سی بات	49
سیاسی جدوجہد اور مفاد	49
چھوٹی سی ایک بات	49
لوٹ کوئی لیتا ہے..... شامت کسی اور کی آجاتی ہے	49
چھوٹی سی ایک بات	50
چھوٹی سی ایک بات	50
بچوں کا جھولا اور اقتدار کا جھولا	51
میڈم جمہوریت	51
کیا یہ اتفاق ہے؟	51
دنیا کے جنگی اخراجات اور بھوکے انسان	52
عوام کے بے لوث خادم	52
اسلامی جمہوریہ پاکستان کے خلاف ایک سازش	53
چھوٹی سی ایک بات	54
چھوٹی سی ایک بات	54
چھوٹی سی ایک بات	54
انصاف	54
معاشرے میں ایک نئی عادت ..... پیچھے ہٹ جاؤ	55
کمزور لٹیرے / طاقتور لٹیرے اور انتہا کے لٹیرے	55
چھوٹی سی ایک بات	56

تخریب کاری کے منصوبے 56

قسمت کے لحاظ سے ان کو کیا کہیں گے؟ 56

گھگو کیا ہے؟ 57

پائی پائی کا حساب لینے والے 57

جمہوریت کی بحالی کے لیے وردی سے ملاقات 57

چھوٹی سی ایک بات 58

متضاد سوچ وفکر رکھنے والوں کا اکٹھا ہونا 58

سالہا سال سے انتظار 59

جمہوریت کیلئے کوششیں 59

چھوٹی سی ایک بات 59

عوام کی نمائندگی اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ 60

سرکاری ملازم، تنخواہ، حکمران اور علماء سے رہنمائی 60

عجب رنگ ہیں زمانے کے 61

دولت اکٹھی کرنے والے رہنما سے سوال اور غیر ملک 61

مبارکباد کے مستحق کون.....؟ 6 2

وہ کیسے عقل مند لوگ ہوں گے 62

رہنماؤں کی ذہنی سوچ اور اصولوں کی قربانی عوام کیلئے یا.....؟ 63

چھوٹی سی ایک بات 6 4

مہذب اور جنگلی کا فرق 64

چوری اور اس کی سزا 64

دولت، طاقت، انسانیت اور غیرت 65

عذاب کو دعوت 6 5

غربت، میرٹ اور جلد انصاف 65

دنیا میں بڑے بڑے سودے اور کمیشن 66
لوگوں کی چند اقسام 66
جو مرد حضرات دو یا زائد شادیاں کرتے ہیں 67
کسی قوم کی دولت اور وحشی درندے 67
معاشی فساد ...... عذاب ...... ممکنہ خونی انقلاب 67
چھوٹی ایک سی بات 68
چھوٹی سی ایک بات 69
شادی بیاہ میں سادگی اختیار کریں اور اپنے اوپر اعتماد کریں 69
پاکستان کے ماہرین معاشیات سے ایک درخواست 70
چھوٹی سی ایک بات 70
چھوٹی سی ایک بات 71
چھوٹی سی ایک بات 71
چھوٹی سی ایک بات 71
خوش قسمت عوام 72
چھوٹی سی ایک بات 72
چھوٹی سی ایک بات 72
چھوٹی سی ایک بات 73
چھوٹی سی ایک بات 73
چھوٹی سی ایک بات 73
امریکن طوطے 74
حق تلفی ...... انتقام سے بچئے! 74
کار چوری اور سر پرست 75
ڈوبنے سے پہلے ...... آخری فقرے 76

مہنگائی در مہنگائی ...... عوام کی برداشت آخر کب تک 77
دن جو گزر گئے 77
ماما کون...... چاچا کون 78
ظالم کا خدا پر یقین......؟ 79
ستے زمانے ہوتے تھے 79
وہ کیسے آزاد لوگ......؟ 80
گو (GO)......فلانے ......گو (GO) 80
اپنے رہنے کو بھی دیکھو 81
یہ زندگی 81
زندگی کا ایک سیدھا اصول 82
اہل با اختیار کیلئے اور اہل بے اختیار کیلئے 83
مختلف شعبوں میں کام کر کے ریٹائرڈ انسانوں کیلئے مصروفیت 83
گھر ،گلی، محلہ اور شہر میں صفائی ضروری ہے 84
چھوٹی سی ایک بات 84
سوچنے کی ایک بات 85
دنیا کے معاشی ماہرین کو سوال/چیلنج 85
دنیا میں سیاسی آدمی 85
انسانی جان کا ختم ہونا اور اس کا حساب کتاب 86
دیہاتی لوگوں کیلئے دنیا میں قیامت کی ریہرسل 86
رہنماؤں کا اتحاد اور نا اعتمادی 87
زمینی سیارہ/ انسان اور اس کا انتظام کرنا 87
چھوٹی سی ایک بات 88
بعض ملکوں کے غیبی امداد کے منتظر عوام 88

چھوٹی سی ایک بات 88
ہربرٹ کے قاتل 89
ملک میں ہڑتال اور کاروبار میں نقصان 90
بغیر وردی والے عوام کا المیہ 90
ملک میں پانی کی کمی کا علاج 90
بے عزتی 91
ایک خیال 91
بیری بھٹو سے آخری ملاقات 91
دنیا میں اختیار کیلئے چند جان سے کوشش 92
بلڈی سویلین کیا ہوتا ہے؟ 92
اگر تمام دنیا میں ایک ہی ملک کی حکومت ہو؟ 92
بڑے آرام سے کہہ دیتے ہیں یہ اللہ کا نظام ہے 93
دنیا میں آبادی کم کرنے کے حالیہ رائج طریقے 93
مستقبل میں دنیا کے وسائل اور اُن کا استعمال 94
اللہ کو نہ ماننے والوں کے لیے اللہ کی ایک نشانی 94
جمہوریت کی بحالی کی کوششوں کے نتیجے میں یتیم بچے بچیاں 94
صاف پانی۔ اچھا معاشرہ == گدلا پانی۔ برا معاشرہ 95
سیٹلائٹ کیمروں کی وجہ سے دنیا چھپ نہیں سکتی 95
جرم کرنے والے نڈر لوگ 96
زندگی کا انوکھا اصول 96
دنیا میں ملکوں کا قیام 96
دنیا سے بھوک کا خاتمہ سادہ حساب آسان حل 97
فرد کی تعلیم ہر ملک وقوم کی اپنی ضرورت ہے 98

اقوامِ متحدہ کے ادارے کی حیثیت 98
دنیاوی مفاد اور انسان کی عزت و وقار 98
اپنے ہی دل کے چور 99
لوڈ شیڈنگ اور معاشرتی اندھیرا 99
موبائل کا بے جا استعمال اور مہنگائی 100
انسانی شعور میں بیداری کی لہر 100
دنیا میں امیر بادشاہ اور اس کی ملکائیں 101
دنیا کے ممالک میں عدل و انصاف میں کمزوری 101
غریب ملکوں کا قائم رہنا 102
دنیا کے تمام سربراہان مملکت کو زندگی کی میسر سہولتیں مبارک ہوں 102
دنیا میں زمینی زلزلے اور معاشرتی زلزلے 103
جمہوریت ...... اجتماعی عقل 103
یہ کیسے ممکن ہو گیا؟ 103
بڑی طاقتیں دنیا کے چھوٹے ملکوں کو چھوٹے بچے تصور کرتی ہیں 104
نئی نسل کیلئے ایک سوچ 104
سفید جرائم اور کالے جرائم 105
دنیا میں جمہوریت کے علمبردار اور تصویر کا دوسرا رخ 105
عبرت کی ایک مثال 106
امیر کا ایک دکھ 106
انصاف اور طاقت 107
قریب ہے ...... ایسا وقت قریب ہے 107
حقیقت، خواب اور مستقبل 107
ایک عام سیاسی پارٹی کے مجلس عاملہ کے رکن کا المیہ 108

چھوٹی سی ایک بات ---------- 108
دوزخ کی آگ ---------- 108
دنیا میں انصاف ---------- 109
پڑھا لکھا ---- غیر مہذب ---------- 110
اپنے رہنے کو بھی دیکھو ---------- 110
دنیا میں سچ ---- اور ---- سچ پر عمل ---------- 111
ملکی خزانے کے مالک عوام ہیں ---------- 111
کوئی کھا گیا ---- وہ کھا گیا ---------- 112
اینیمل فارم ---- جانوروں کا فارم ---------- 113
ظالم کون ---------- 113
بھیک مانگنے اور لوگوں کو لوٹنے والوں کی تعداد میں اضافہ اور رہنما ---------- 114
جھوٹ! بچے ---- اور ---- بڑے ---------- 114
ہیومن رائٹس کمیشن اور ایسے دیگر اداروں سے سوال ---------- 115
چھوٹی سی ایک بات ---------- 115
چھوٹی سی ایک بات ---------- 116
نوجوان نسل توجہ فرمائیے ---------- 116
دنیا میں لڑائی ---- عقیدہ یا وسائل ---- لا حاصل ---------- 118
زندگی کی بعض باتوں میں بھارت پاکستان سے بہت "پیچھے" ہے ---------- 119
مال و دولت سے محروم غریب انسان بھی لٹتا ہے ---------- 120
تعلیم حاصل کرنا اور کلچر کے نام پر تعلیم سے محروم رکھنا ---------- 120
سب ایک ---------- 121
نئی نسل کی ایک پریشانی ---------- 122
عورتوں پر ظلم کرنے والے مرد حضرات کیلئے ---------- 123

دنیا میں اگر عورت نہ ہوتو......! 124

عورت کی عزت، حرمت کی حفاظت، قوم کی اپنی بھلائی 124

غلامی کا دور...... بڑے گھر اور آزادی کے بعد 125

بجلی کی بچت...... فرمان الٰہی...... غیر مسلم دنیا 126

دائروں کی دنیا 126

جہاں کوئی رہے 127

دنیا میں نیکی کرنے والوں کا مقابلہ 127

عورت کا مقام 128

پاکستانی ایک عظیم قوم ہے 128

چھوٹی سی ایک بات 129

زندگی ایک نعمت 129

معصوم بے بس مجبور بچیاں 130

کردار کا لباس 131

خدا بھی کیا کرے 131

صبر سے بھرے پیالے 132

عقل کے ہاتھی انسان اور دنیا کی حالت 133

زندگی میں خوشی کا حاصل ہونا 134

دنیا کے بہترین اداکار کون ہوتے ہیں؟ 134

وہ کیسے لوگ ہیں......؟ 135

مہنگی تعلیم، غریب بچوں کے خلاف ایک سازش 135

ایک ضرورت مند 136

آبادی میں اضافے کا رجحان اور مہنگائی 137

غلام اور ناانصاف...... ایک ہی نام 137

اپنے وطن میں کچھ لوگ 138
جب سوچ پر پہرے بٹھا دیئے جائیں 138
جذبے کی کمی ...... یا ...... قابلیت کی کمی 139
ذات پات اور اُس کی بھیانک چھاپ 140
فرضی سربراہِ مملکت 140
اصلی نیلسن مینڈیلا اور دنیا کے دوسرے نیلسن مینڈیلا 141
اشیائے خوردنوش کی چیزوں میں ملاوٹ اور اللہ کی مرضی 141
ترقی پذیر ملکوں کے لیڈروں کی آس/ امید 141
طلبہ اور ملازم پیشہ لوگ جن کی اس ملک میں حق تلفی ہوئی 142
ملکوں کی ترقی اور تنزلی کی وجوہات 142
چھوٹی سی ایک بات 143
ایک گزارش 143
امریکی عوام سے دو سوال 143
جناب جارج ڈبلیو بش ٹیکساسوی صاحب نجات دہندہ انسانیت 144
ملک/ وطن ۔ غیر ملک/ غیر وطن ۔ الیگل ایمیگرنٹ 145
چھوٹی سی ایک بات 145
نظریہ ضرورت ...... بڑا شیطان اور چھوٹے شیطان 145
سپر طاقت کی واپسی اور دنیا کے ممالک کو ایک مفید مشورہ 146
دنیا کو اگر ایک ہوٹل تصور کیا جائے 146
چھوٹی سی ایک بات 146
اللہ کی بہترین تخلیق انسان ہے 147
دیہات میں رہنے والوں کے لیے ایک سوچ 147
زمانۂ حال کی دنیا اور پرانے زمانے کے نوابوں کے طور طریقے 147

ایک مشاہدہ کہانی 148

جنگل میں شیر اور لگڑ بگڑ (Hyena) 148

کیپٹل ازم کی بدصورت شکل اور بھیانک مستقبل 149

کسی ملک کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ 149

مستقبل کے غدار لوگ 149

عوام کا ذاتی پیسہ دھواں بن کر اڑ جاتا ہے؟ 150

چھوٹی سی ایک بات 150

چھوٹی سی ایک بات 150

حکومت والے انکل اور اپوزیشن والے انکل سے بچے کا سوال 151

ایک ہی سرکار ملازمین کی تنخواہوں میں فرق 151

علم کی روشنی 152

سچ پر چلنا آسان اور مشکل 152

آزادی کے بارے میں چند سوال 152

دنیاوی تعلیم 153

غیر مسلم مظلوم کی پکار 154

جمہوریت ہر قسم کی آمریت کا علاج ہے 155

دریا کا پانی...... دشمن نے روک لیا 155

ملکی آئین اور عمل 156

امن، تحفظ، خوشحالی...... سچائی 156

غیر ملک کے مفاد میں کام کرنے والے 157

آہستہ آہستہ رفتہ رفتہ کیا ہوتا ہے؟ 157

آبادی کی ہجرت...... مائیگریشن 158

مسلم ممالک سازش کا شکار 158

تعلیم یافتہ لوگوں کی ذمہ داری 159
ہر انسان امن کی خواہش رکھتا ہے 160
اداروں کا کردار.....فرشتے یا 160
ٹریفک میں رکاوٹ ......وی آئی پی کیوں؟ 160
خدا کی تعریف 161
بہادر کون 161
صحافیوں ،ادیبوں شاعروں اور سیاسی کارکنوں پر ظلم ناانصافی سے کیا ملا؟ 162
انسان عقل کا مالک کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔سوالیہ نشان 163
انعامی قرعہ اندازی اور روح کا نظام۔۔۔۔۔۔۔رب ناانصاف نہیں 163
فطرت کا نظام۔انسانی آبادی میں اضافہ اور مسائل 165
زندگی کے دو پہلو 166
اکیلا 166
انسان کا تعارف 166
انسان کی تربیت ،زندگی کے ہر شعبے میں 167
ٹوٹی ہوئی سڑک پر چلنے والے مسافر 167
خدا کا خوش ہونا۔۔۔حکمران دیانتدار،ایماندار،انصاف پسند،بے لوث اور سادگی کا مظہر ہو 168
ذہنی منگتے 169
ترجمان اور اپنا اپنا کام 169
بے حسی ۔۔۔۔علاج اور حل 169
جونک اور جونک نما انسان 170
چھوٹی سی بات 170
جیل کے باسیوں کے لیے 171
نہ کوئی برتر نہ کوئی بہادر 171

افسانہ نگاری کیسے کروں 172
کھیل سپورٹس اور انسان کی شخصیت 173
وی وی آئی پی کے ملک میں دورے، آمدورفت اور عوام بیچارے 174
سچا بول ...... نیک عمل ...... برابر 176
بچے، تعلیم اور انسانیت کی بھلائی 176
عوام کے نمائندوں کے بنیادی فرائض 177
عوام کے نمائندے، عوام کی طرف سے عزت کا اظہار 178
سیاست میں سوچ کی پختگی 179
اربوں ڈالر کے الزامات ...... اور عوام کی بھلائی 179
انسانیت کے اصول ہمیشہ زندہ رہتے ہیں 180
حکمران دیانتدار ...... یا ......؟ 180
دُکھڑے اور زندہ باد 181
گھر والے اور باہر والے 182
انسان کا بڑا چھوٹا ہونا 182
انسان کی خوشی 182
جیسا کردار انسانوں کا ویسا ان کے عقیدے کا تاثر ہوگا 183
آقائی ذہن نہیں بدلے 183
خدا کی تلاش اور خدا 184
کون زندہ باد ...... کیسے زندہ باد؟ 184
افسر کا ناجائز حکم ماننا، ماتحت کا مفاد اور مرضی شامل؟ 185
پیامبر 185
آبادی میں بے تحاشا اضافہ 186
انسانیت کی پستی یا بلندی خود ہی فیصلہ کیجئے 186

عشقیہ شاعری ایک پہلو 187

کرپشن کی سرپرستی اور سپورٹ، نئی نسل پریشان حال 187

دیہاتوں میں ڈاکے سے بچاؤ اور قوم کا خزانہ 188

زندگی گزرے 188

عشق حقیقی ...... عاشق بے صبرا 189

ایک دعا 189

سادگی...... سخاوت 190

روشن حسین چہرے 190

کسی نے تو غلط فیصلے کیے تھے 191

امن اور ترقی ...... نئی نسل کی دوہری ذمہ داری 191

اپنی عزت کے شکاری لوگ 192

خودکشی حرام ہے 193

کہیں ایسی سوچ تو نہیں؟ 193

احترام انسانیت عبادت ہے 193

کرپشن کی اندھی گلی۔عہد حاضر کی نسل۔ذمہ دار 194

شناختی کارڈ (پاسپورٹ) کے بغیر ملک کا وزیراعظم 194

منفی خیالات کے دباؤ کے زیر اثر حکمران، رہنما 195

سچ، جھوٹ اور منزل 195

کسی کو کمتر، حقیر، کمزور سمجھنے والا 196

والدین کی خدمت 196

دنیا کے دولت مند ...... غریبوں کی محنت سے 196

خوشبودار معاشرہ 197

98 فیصد انسان، 2 فیصد انسان 197

شعوری ، غیر شعوری فراڈیئے 198
منافقت کا پردہ اٹھنا 198
انسانیت کے کمینے 199
انسان چلتے پھرتے جاگتے ہوئے بھی نیند میں رہتے ہیں 200
گولی ...... بارود پر نام .... مسلمان 200
کیا عبادت اور عمل الگ الگ ہیں؟ 201
بظاہر اچھے بھلے لیکن چھوٹے قد کے بونے 201
انسان کے اندر ایک بت 201
ادب قبیلے کے حساس لوگ 202
ایک نبی ایک خدا، پھر بھی تعصب، نفرت کی ایسی فضا 203
رہنماؤں کا استقبال 204
صدر، وزیراعظم، وزیراعلیٰ، وزیر 204
طاقت، دولت، اختیار ...... تکبر کے غبارے 205
انسان کا پیدا ہونا رب کی رضا 205
قبیلوں، ملکوں کے سربراہی عہدے کا سفر 206
انسان کی ایک تعریف 207
انصاف پر مبنی فیصلے 207
معاشرے میں ایسے بھی کردار ہوتے ہیں 208
ایک قوم کا سربراہ دوسری قوم کے لیے؟ 208
طمع 209
ضبطِ نفس 209
ریاست قائم رہتی ہے رہنما آتے جاتے رہتے ہیں 210
انسان کا اچھا کردار ...... دوسروں کے لیے مثال 210

عوام دیکھتے ہیں ،جانتے ہیں میڈیا کی نظر سے 210
ایسے ذمہ دار لوگ 211
مستقبل کے آئیڈیاز اور اسلامی ملک 212
دنیا کی سلامتی ،خوشحالی اور امن 212
اچھے عمل اچھا معاشرہ ۔۔۔۔برے عمل برا معاشرہ 212
علم کو پھیلانے میں انسانیت کا فائدہ 213
رب کے بندے سب انسان 214

اخلاقیات

(دوسرا حصہ)

چھوٹی سی ایک بات 217
چھوٹی سی ایک بات 217
چھوٹی سی ایک بات 217
چھوٹی سی ایک بات 218
چھوٹی سی ایک بات 218
چھوٹی سی ایک بات 218
چھوٹی سی ایک بات 219
زکوٰۃ ایک فرض ہے 219
چھوٹی سی ایک بات 219
چھوٹی سی ایک بات 219
چھوٹی سی ایک بات 220
چھوٹی سی ایک بات 220
چھوٹی سی ایک بات 220
چھوٹی سی ایک بات 220

چھوٹی سی ایک بات 221
چھوٹی سی ایک بات 221
سیاسی ومذہبی پارٹی کے ورکروں کیلئے 221
چھوٹی سی ایک بات 222
چھوٹی سی ایک بات 222
میں کیا ہوں؟ 222
چھوٹی سی ایک بات 222
چھوٹی سی ایک بات 223
چھوٹی سی ایک بات 223
دنیا اور انسانی زندگی 223
ایک معصوم بچے کے اپنے باپ سے چند سوال 223
ایک مٹی کا ذرہ 224
پتنگ بازی پر پابندی کا خیر مقدم 224
اللہ کا نظام 225
چھوٹی سی ایک بات 225
کسی دولت والے یا اختیار والے شخص کیلئے ایک مشورہ 225
چھوٹی سی ایک بات 226
چھوٹی سی ایک بات 226
دنیا میں عزت کا حاصل کرنا 226
کرپشن کے بہتے پانی میں نہانا 227
ان کیلئے جو اپنے ووٹ کا حق استعمال نہیں کرتے 227
راہنما (جو راستہ دکھلائے) ...... جھوٹ اور سچ 228
قوم کے خزانے کو نقصان پہنچانے والے قوم کے مجرم ہوتے ہیں 229

ملکی سیاست ...... کاروبار یا خدمت 230
چند لوگ بدنامی کا باعث بنتے ہیں؟ 230
شیطان کو کس طرح بھگایا جا سکتا ہے؟ 230
قسمت اور کوشش 231
دولت مند ...... خدا کا نظام اور مستحق انسان 231
جنگل میں جانور کو جانور کھا جاتے ہیں 232
کیا ایسا ہوتا ہے؟ 232
دنیا میں وہ کیسے لوگ ہوں گے؟ 232
برے عمل کو اچھا سمجھنے والے 233
سیاست کی تعریف اور دنیا 233
جھوٹ سچ کے بارے میں چند سوال 234
مریض کی صحت کی بحالی کے لیے انجکشن اور مسلم قوم کی حرمت کو سلانے کے لیے انجکشن 234
ٹریفک قانون کی خلاف ورزی اور سلام 235
عقل والے لوگ اور پاگل لوگ 235
کرپشن زدہ معاشرے کے انسانی زندگی پر برے اثرات 236
دنیا میں ظالم لوگوں کی قسمیں اور بے بس مجبور انسان 237
کیا برائی اچھی بات ہے؟ 237
چھوٹی سی ایک بات 237
چھوٹی ایک سی بات 238
چھوٹی سی ایک بات 238
چھوٹی سی ایک بات 238
چھوٹی سی ایک بات 238
چھوٹی سی ایک بات 239

چھوٹی سی ایک بات 239
وہ عوامی نمائندہ کیسا ہوگا 240
چھوٹی سی ایک بات 240
چھوٹی سی ایک بات 240
چھوٹی سی ایک بات 240
چھوٹی سی ایک بات 241
چھوٹی سی ایک بات 241
دنیا میں ہر قسم کی ناجائز کمائی کیسے ہضم ہو جاتی ہے 241
کائنات کا مالک ...... خدا 242
چھوٹے بچے کی ایمانداری 242
کائنات میں زمین اور دوسرے سیارے 242
آج کے بچوں اور آنے والے کل کے ذمہ داران سے ایک سوال 243
وجہ بھوک سے خودکشی کرنے والے کی ذمہ داری ...... ایک سوال؟ 244
معاشرے کی بگاڑ کے ذمہ دار 244
عزت اور لعنت میں کیا فرق ہے 244
دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کا ایک اصول 245
دنیا کے ماضی و مستقبل کے حکمرانوں کے لیے ایک دعا 245
خوشی کو حاصل کرنا 246
جارج کا پاکستان اداس ہے 246
پھول اور خوبصورتی 247
ہم سے سب اچھے ہیں ...... ہم کسی کو برا نہیں کہتے۔ 247
اقتدار میں آنے جانے والے طاقتور امیر گروپوں کی باتیں 247
سیاسی جدوجہد کرنے والوں کی خدمت میں 248

اشیائے خوراک میں ملاوٹ کون کرتا ہے 248

سربراہی ایک امانت ہوتی ہے 248

اللہ خالق کائنات ہے 249

معاشرے میں جرائم کی سرپرستی 249

بعض بڑے لوگوں کی عزت 249

میڈیا کا اثر اور ذمہ داری 250

مدہوش وزیر اور عوام کی خدمت 250

چوروں کی بارات 250

ایک سوال 251

گھر۔ ملک۔ اور ان کے سربراہ 251

چھوٹی سی ایک بات 251

اللہ سے عہد شکنی اور پاکستان 251

سربراہ کا اچھا ہونا ضروری ہے 252

عقل وحکمت میں جسمانی طاقت اور امیر غریب کا کوئی دخل نہیں ہے 253

چھوٹی سی ایک بات 253

چھوٹی سی ایک بات 253

دنیا میں عزت والا اور خدا کے نزدیک عزت والا 254

قانونِ نفاذ کے عمل میں سختی/مضبوطی اور نرمی/کمزوری اور اس کا اثر 254

ہمسایہ کا خیال رکھنے کی حکمت 255

دنیا میں وبائیں اور ان کا علاج 255

چھوٹی سی ایک بات 255

چوروں کی بارات...... فلم کا نام 256

جھوٹ سے بچ......! 256

پھول اور فطرت 257
بے داغ کردار..... چور..... انصاف 257
زندگی کے لیے نصیحت حاصل کرنا 258
چھوٹے ٹھگ اور بڑے ٹھگ 258
چھوٹی سی ایک بات 258
برے کام کرنے والے کی معصوم اور اچھی خواہش 259
بتوں کے ماننے والوں کا طریقۂ عبادت اور ان کے اعمال 259
پاکستان میں دودھ کی پیداوار اور اس کا استعمال 259
ملکی سربراہ اور حفاظت 260
حق پر کون اور سچ پر کون 260
نیک کو کیا کہیں گے..... برے کو کیا کہیں گے؟ 260
قانون فطرت اور رہنما 260
قصور رہنماؤں کا ہوتا ہے..... بے بس عوام کا نہیں 261
بیروزگار کا روزگار حاصل کرنا..... بذریعہ خیرات 261
سگریٹ پینا اور کینسر کا لاحق ہونا 261
کاروباری اوقات، پابندئ وقت اور بجلی کی بچت 262
ایمبولینس کی گاڑی اور ٹریفک 262
چھوٹی سی ایک بات 262
دنیا میں امن وسلامتی اور نفرت 263
زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم رکھ کر غریب کو غریب ہونے کی سزا نہیں دی جا سکتی..... نئی
نسل کیلئے ایک سوچ 263
برائی بدبو..... نیکی خوشبو 264
حکمران کی اپنی ناکامی کی معافی مانگنا اُس کی عزت کا باعث ہوگا 264

نقصان کی فتح 265

معصوم عوام ایوارڈ 265

فلم کا نام ..... ہوش / جذبات 266

عقل و دانش کا استعمال 267

چھوٹی سی ایک بات 267

جھوٹ، منافقت اور تربیت یافتہ کُتا 268

سچ کی فتح 268

پرانے زمانے کے کچھ واقعات 268

ایک سوال 269

فوری غصے سے بچنا 269

چھوٹی سی ایک بات 270

چھوٹی سی ایک بات 270

دنیا میں برائی سکھانے کی یونیورسٹی 271

سچ کو چھپانے ، دبانے اور بگاڑنے کے نتائج 272

کیا انسان اپنے آپ کو دھوکا دے سکتا ہے؟ 272

وہ عظیم لوگ ہوتے ہیں 273

کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں 273

پانی انسانی زندگی کیلئے نہایت اہم جزو ہے 274

طاقت ور جانور طاقت ور ملک 274

سپر طاقت کی مجرمانہ بے بسی 275

سائنسدان کی عزت 275

اچھے ہمسائے کی آرزو رکھنے والے خود اچھے بنیں 276

دولت مند لوگ اور اُن کے طور طریقے 276

ریڑھی والے، خوانچے والے کا روزگار اور اُچکے 277
مذہبی بیان اور چندے کی اپیل 277
فخر کرنے کی بات 278
عقل و دانش 278
دنیا میں صبر کا بھی میڈل ہونا چاہیے 279
اللہ کرے یہ جھوٹ ہو اگر سچ ہے تو مبارک ہو 279
چھوٹی سی ایک بات 279
بڑا بدمعاش ...... بڑا بزدل 280
زندگی کا ایک پہلو ۔ ساتھ میں خوشی اور ثواب 280
پانچ ۔ دس ۔ پچاس ۔ سو روپے میں جنت خریدنے والوں سے 280
غیر ملکی سربراہ کی آمد اور تاریخی مقامات کی سیر 281
چھوٹی سی ایک بات 281
چھوٹی سی ایک بات 281
خدا خالق ہے ...... رازق ہے ...... مالک ہے 282
آج کی دنیا اور مستقبل کی امید 282
دنیا میں کون لوگ زندگی کے لیے جدوجہد کا جذبہ نہیں رکھتے 283
ایک کہاوت ...... وہ تو اپنے آپ کو بھی نہیں بخشتا 283
پاکستان کے وکلاء معاشی ماہرین، تعلیمی ماہرین سوشل ورکروں و دیگر محب وطن لوگوں سے
ایک درخواست 283
امیر لوگوں کا جنت میں جانے کا خیال 284
بڑے درجے والے کی پیدائشی ذمہ داری ...... ایک خیال 285
ہمارا کیا قصور؟ 285
چھوٹی سی ایک بات 285

چھوٹی سی ایک بات 286
چھوٹی سی ایک بات 286
چھوٹی سی ایک بات 286
زندگی کے لیے نصیحت حاصل کرنا 287
پیشہ ور بد معاش کا احتجاج 287
کوئی کسی کو کیا دے سکتا ہے؟ 287
دکھ کا مارا.....جھوٹ کے پیچھے بھاگتا ہے 288
مطمئن زندگی 289
اچھا اور بہتر معاشرہ 289
وہ سچائی کیا سچائی ہو گی؟ 290
ایک خواہش.....ایک دعا 290
دوسروں سے Share کرنا خوش رہنا 291
صفائی اور سچائی 291
بچوں کی شخصیت کی تربیت 292
بچوں کے نام.....انسان کی پہچان 292
معصوم اور لاعلم 293
چور اور منصف، جج، افسر، اہلکار، ایک ہی بات 293
دوہرا معیار.....دوہرے اقدار 294
انسانوں کے درمیان محبت کا پیغام 294
عملی زندگی 295
بسنت.....تہوار 296
مساوات کے بغیر مسلمان کیسے؟ 296
سچ بولنے کا پیمانہ 297

راہ سے بھٹکنے والے 297

سچ نہ بولنا ایک جرم 297

سیاست ..... عبادت 298

حیادار لباس، اعلیٰ کردار، اچھا معاشرہ 298

زمانۂ قدیم اور زمانۂ حال 299

بے گناہ انسانوں کا قتل 299

انسانی شناخت کا ذریعہ قبیلے، ذات، لیکن سب انسان 300

روح کے رشتے 301

میرے ضمیر ..... تم تو جانتے ہو 301

نا انصاف جج 302

مثبت لہریں 302

اچھے کام کی تعریف اچھے انسان، بہترین انسان 303

تھوڑے کو زیادہ سمجھو 303

خدا سے تعلق 304

بچوں سے پیار 304

عجب زندگانی 305

ناجائز ذہنی خواہشات 306

نہ جھکے نہ کوئی جھکائے 306

محرومیت کی قوم 306

برائی سے سمجھوتہ ..... برائی پھیلانے میں مدد 307

اچھے فیصلے تو اچھے حالات ..... بُرے فیصلے تو برے حالات 307

قرآن سے محبت کیجئے 308

برائی کی سیڑھیاں 308

پیدائش انسان کی مجبوری 309
حب الوطنی کے کیپسول 309
سارے وعیب میرے ہی تو ہیں .... میں ایک انسان 310
صوفی 310
سائنس،ٹیکنالوجی اور مسلمان 311
شاید دنیا میں رہنے والے انسان 311
دھوکہ فریب کا نقصان 312

غریب اور غربت

(تیسرا حصہ)

جاگیردار/ بڑی طاقت/ کمی کمین/ غریب ملک اور پانچ مرلہ سکیم 315
غریبوں کی خوشیاں 315
دنیا کے غریبوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے ایک التجا 316
غریبوں کا مال لوٹ کر اپنی شناخت تبدیل کر لینے والے 316
اس دنیا میں عزت والا کون ہے؟ 316
اللہ جب چاہے کسی امیر کو غریب کر دے 317
ترقی یافتہ ملک یا بھٹہ مالک 317
غریب ملکوں میں غریب کے لئے جنت کا نظارہ 318
غربت کی وجہ سے تنگی اور معصوم بچوں کا قتل 318
دنیا کے ملکوں کا آپس میں مختلف چیزوں کا موازنہ 319
غریب ملکوں کی جبری پسماندگی 319
دولت مند انسانیت اور غربت کی ماری بے اختیار انسانیت 320
امن کی فاختہ .... غربت میں اضافہ 320

ماہرین معاشیات سے ایک سوال 321

ترقی پذیر غریب ملک اور بعض صاحب اختیار لوگ 321

سربراہوں کی حفاظت اور غربت میں اضافہ 322

غریب ملکوں کے عوام اور بنیادی سہولتوں کا انتظار 322

اداروں کا ایک دوسرے میں دخل دینا اور اس کا معاشرے پر برا اثر ہونا 322

کیا غریب آٹومیٹک صبر کرنے والا اور اللہ کا شکرگزار بندہ ہے 323

معاشی اصول، غریب کو غریب کیسے رکھنا ہے، میں تبدیلی 323

مختلف قسم کے لوگ اور مختلف لباس 324

عوام کو بیوقوف کہنے یا سمجھنے والے خود احمق ہوتے ہیں 324

غریب ملک اور بچیوں کی شادی کا مسئلہ 324

ملاوٹ شدہ خوراک اور غربت 325

غریب ملکوں میں تیز رفتار ترقی کیلئے ایک ناچیز رائے 326

کیا کرپشن ایک نشہ ہوتا ہے؟ 326

ٹوٹی ہوئی سڑکیں اور غریب ملک کا نقصان 326

غریب ملک کی ترقی کیلئے ایک راستہ 327

لیڈروں اور عوام کی جدوجہد اور ان کی خوش نصیبی 327

غریب ملکوں کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ جانچنے کا ایک پیمانہ 328

غریب اور انصاف 328

غربت۔ نشہ 329

جب کسی غریب کے ساتھ ظلم ہوتا ہے 329

خوشیوں کا حصول 329

غریب ملکوں کا قرض کے کھونٹے کے گرد گھومنا 330

اللہ تعالیٰ سے ایک اپیل 330

غریبوں کی خیرات کے مستحق لوگ 331
غریبوں کا خون اور دولت لوٹنے والوں کی غلیظ دولت 331
سہمے ہوئے بچے اور غریب ملک 331
غریب ملکوں کے لیڈروں کیلئے ایک تجویز 332
قیامت کے روز ایک غریب کا حساب 332
غریب ملکوں کے لیڈروں کی حکومت حاصل کرنے کیلئے سپر طاقت کو مدد کرنے کی فیس 333
غریب خوش کیوں نہ ہو! 333
غریب کیوں عذاب میں رہتے ہیں؟ 334
غریب ملکوں کے لیڈرروں کا غیر وطن میں رہنا 335
قراردادِ پاکستان شامل نہ ہو سکنے والی ایک اہم شق 335
غریب اور غریبوں کے بچے منگتے نہیں باعزت انسان ہیں 336
غریب ملکوں کے حالات 336
غریب کی قسمت سو رہی ہے؟ کیسے جاگے ایک خیال 337
چھوٹی سی ایک بات 337
دنیا کے غریب ..... دنیا کا سب سے بڑا خاندان دُکھ اور مصیبتوں کا شکار 338
صرف غریب ہی دوسروں کو سلام کیوں کرے 338
پیدائش سے مرنے تک ..... صبر 339
غریب بے بس مجبور کی آنکھ دیکھے 340
غریبوں سے بھی غریب 340
غریب صاحب 341
ملکوں کے وسائل اور غربت 341
غریب ملک اور مسائل کے پہاڑ 342
غریبوں کا نمائندہ 342

زمینی سیارہ، بھوک ننگ افلاس اور خلاء میں تحقیق 342
غریب ملکوں کے عوام اور بنیادی سہولتوں کا انتظار 343
غریب ملک، حکومتی عہدیدار، بیرونی دورے اور عوام کی حالت 343
ایک پرانی کہاوت 344
برابری کیوں نہیں؟ 344
نیتوں کا فتور...... رائج نظام کا قصور 345
دنیا میں ایک ہی فلم...... محرومیت کی ٹھوکریں 345
ایک غریب ملک کی نشانی اور عوام 346
قسمت کا بخار 347
انسان یا ملک کیوں سہمے رہتے ہیں؟ 347
غریب ملکوں میں دکھوں میں اضافہ...... نسلوں کے روگ 348
غریب ملک .... یتیم خانے 348
غریب سہولتوں سے کیوں محروم؟ 349
شعوری سوچ اور سمجھ، اپنی اپنی 349
اسلام میں برابری کا اصول اور اس کی نفی ہونا ایک پہلو 349
امن سلامتی کا گیت۔۔۔۔ پرانا گیت 350
اچھائی کی صفت اور معاشرہ 351
چھوٹی سی ایک بات 351
روح، ہوا، انسانیت 352

دیباچہ

راقم کو تحریر لکھنے کی تحریک 1995ء میں ایک واقعے کی وجہ سے ہوئی۔ میرے شہر اوکاڑہ کی ضلع کچہری میں تحصیل دار آفس کے متصل مقدمات کی پیشی پر آنے والے قیدیوں کو پابند سلاسل رکھنے کے لیے بخشی خانہ موجود ہے۔ ایک دن قیدیوں کی گاڑی پر نظر پڑی۔ قیدی گاڑی سے اتر کر بخشی خانے میں داخل ہو رہے تھے۔ کوئی ہتھکڑی میں جکڑا ہوا اور کوئی پاؤں میں بیڑی پہنے ہوئے تھا۔

خیال آیا کہ یہ بظاہر سب انسان ہیں لیکن ان کو آہنی سلاخوں کے پیچھے بند رکھا جاتا ہے ایسا کیوں ہے؟ جس پر یہ تحریر لکھی:

خطرناک جانور...... مقام چڑیا گھر کی سلاخیں

خطرناک انسان...... مقام جیل کی سلاخیں

کیا فرق ہے؟

انسان تو اشرف المخلوقات ہے

انسان کو جرائم سے پرہیز اور گریز کرنا چاہیے

یہ تحریر "چھوٹی سی ایک بات" کے عنوان سے پمفلٹ کی صورت میں شہر اور قریبی دیہاتوں میں تقسیم کی گئی۔ اس طرح عوامی طور پر انسانی شعور میں آگہی کی تحریک شروع ہوگئی۔ تب سے اب تک زندگی کے مختلف موضوعات مذہبی، اخلاقی، معاشی، سیاسی اور سماجی معاملات کے مسائل پر بے شمار پمفلٹ مختلف شہروں، دیہات، ٹرینوں، بسوں، ویگنوں میں تقسیم کیے گئے۔ کچھ

کالم اخبارات میں بھی چھپے۔ چند ایک اخبارات میں اشتہارات کی صورت میں چھپوائے۔ اس ساری مہم کے دوران زندگی کا مقصد واضح ہوتا گیا کہ خدا کی بہترین تخلیق انسان ہیں۔ دنیا میں بہترین زندگی گزارنے کے لیے انسان کی رہنمائی کے لیے پیغمبر اور دیگر ہدایت دینے والے انسان آئے۔ ساری تعلیمات کا مطمع نظر یہی رہا کہ کوئی ایک انسان کسی دوسرے انسان کو بلاوجہ نقصان نہ پہنچائے۔ بلاتفریق مرد و عورت مذہب، عقیدہ، نظریہ، ذات، قبیلہ، رنگ و نسل، علاقہ دوسرے کو بھی اپنے جیسا ایک انسان سمجھے۔ دنیا میں پیدا ہونے والے ہر انسان کو زندہ رہنے اور زندگی کی بنیادی سہولتیں خوراک، لباس، چھت، صحت کا علاج، روزگار، انصاف اور جان و مال کا تحفظ حاصل ہو۔

علم، سچ، مثبت سوچ، انصاف، دیانت، امانت، عزت، محبت، برداشت، اتفاق، برابری اور درگزر جیسے انسانیت کے اصولوں پر انسانی زندگی گزاری جائے تو اچھی گزر جائے یہ زندگی۔ ''انسان قدرت کی ایک عظیم شے ہے اگر وہ زندگی گزارنے میں مثبت سوچ نہ اپنائے تو وہ دنیا اور خود اپنے لیے بھی اجنبی رہتا ہے۔''

راقم یورپ اور امریکہ کا سفر بھی کر چکا ہے۔ وہاں طرز تمدن اور نظام زندگی دیکھنے کا موقع ملا۔ اپریل 2007ء میں دہلی (انڈیا) میں منعقدہ ساؤتھ ایشین ممالک کی بین المذاہب ہم آہنگی کانفرنس میں پاکستانی وفد (سردار آصف احمد علی سابق وزیر خارجہ، عمران خان سربراہ تحریک انصاف، دانشور ڈاکٹر انور سجاد، فرخ سہیل گوئندی اور مولانا عبدالخبیر آزاد خطیب بادشاہی مسجد) کے ساتھ شرکت کی۔

دانش (Wisdom) کی تعریف کچھ یوں کی ہے۔ جو انٹرنیٹ www.wisdompage.com پر بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

"Wisdom is the positive thinking, good act and deeds for the welfare of human beings, based on the principles of Truth, Knowledge, Justice, Honesty, Equality, Love, Respect, Tolerance and Forgiveness, established through the process of evolution of humanity for the safety, peace, prosperity and tranquality of humanity."

''دانش ایسی مثبت سوچ اور اچھے عمل کا نام ہے جو انسانوں کی بہتری بھلائی کے لیے

انسانیت کے ارتقائی عمل کے ذریعے پا جانے والے اصولوں سچ، علم، انصاف، دیانت، برابری، عزت، محبت، برداشت، درگزر کی بنیاد پر انسانیت کے تحفظ، امن، خوشحالی اور فلاح کے لیے ہو۔"

میرے والد مرحوم اور والدہ کی تربیت اور خصوصی دعائیں زندگی بھر میرے ساتھ رہیں۔ مجھے اپنی زندگی کے لائحہ عمل طے کرنے میں اپنے سکول کے استاد جناب ماسٹر انور صاحب اور پولٹیکل سائنس کے پروفیسر جناب جاوید شیخ مرحوم سابق وائس پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور کی رہنمائی حاصل رہی۔

مجھے اپنی تحریروں کے لیے میرے لیے ہر وقت راحت و آرام کا سامان کرنے والی میری بیگم دُرِّ جہاں اور میری تمام توجہ کا مرکز بیٹی مہر رانا کی مدد اور تعاون حاصل رہا۔ میرا داماد ڈاکٹر طلحہ رانا اور پیارا نواسہ محمد رائد رانا میرے لیے محبت اور خوشی کا پیغام بنا۔ زندگی میں بڑے بھائی رانا انعام ربانی، رانا اکرام ربانی کی خصوصی سرپرستی اور بہنوئی رانا حق داد، ڈاکٹر رانا عبدالرحیم کی شفقت اور بہنوں عاصمہ رانا، طاہرہ رانا و چھوٹے بھائی رانا صمصام ربانی، رانا انصرام ربانی کی طرف سے عزت و ادب کا مقام ملا۔ میرے برادر نسبتی رائے شاہد ظفر، رائے زاہد ظفر، ڈاکٹر رائے واجد علی خاں، رائے امجد علی خاں نے مجھے اپنے ایک بزرگ کی حیثیت دی اور زندگی میں مکمل تعاون فراہم کیا۔ قریبی دوستوں حامد نواز، شائیگان شریف ملک، ڈاکٹر طارق سعید، تنویر حسن، خالد سیف اللہ اور ایثار رانا، نصرت ساہی، مسعود حسین، عبدالقیوم، عبدالرؤف، محمد یامین، انتصار حسین، اشفاق اختر، ڈاکٹر محمد لقمان، ڈاکٹر ارشادالحق، وحید ملک، شاہد نواز، افتخار احمد، طارق مسعود کھوسہ، امجد خان، جمشید سلطان، سمیع اللہ، اصلاح الدین، تنویر ڈار (مرحوم)، ملک شاہد حامد (مرحوم)، میجر اسلم جوئیہ (مرحوم)، حسیب احمد (مرحوم) کا تعاون بھی شامل حال رہا۔

انسانیت کے جاری سفر کے راستے میں بکھرے کانٹوں سے خبردار کرنے والے محترم جناب ڈاکٹر اجمل نیازی صاحب، جناب اصغر ندیم سید صاحب اور جناب اوریا مقبول جان صاحب کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے چند لمحات میری تحریریں پڑھنے پر صرف کیے اور اُن پر تبصرہ فرمایا۔

قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والے سیاسی کارکن، ٹی وی اینکر و دانشور جناب

فرخ سہیل گوئندی، معروف ادیب وشاعر تنویر ظہور اور محترمہ مصباح سرفراز کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی تدوین اور اشاعت میں میری رہنمائی اور مدد کی۔

میں اپنے کمپوزر سعید احمد کا ممنون ہوں جو میری تحریروں کی کمپوزنگ کے علاوہ ضرورت کے مطابق تصحیح بھی کرتا رہا۔ میری یہ کتاب اُن پمفلٹس کا مجموعہ ہے جن کا ذکر سطور بالا میں کیا گیا ہے۔ میری تصانیف ''چھوٹی سی بات'' اور ''شعور کی سچائی'' منظر عام پر آ چکی ہیں۔

میری انتہائی خوشی...... معصوم بچے کی مسکراہٹ

میری محبت...... چھوٹے بچے، فرشتوں کی مانند

میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ اُس نے مجھے اس قابل سمجھا کہ میں انسان کی اچھائی، بھلائی کے لیے کچھ لکھ سکوں۔

رانا احتشام ربانی

جون 2010ء

''شعور کی سچائی'' کے بعد ''انسان اور معاشرہ''

ادب کی دنیا میں ہے رانا احتشام کا نام
ہے فہم و فکر کا پیانا احتشام کا نام
عظمت سے آشنائی کے جذبات کہہ گئے
''چھوٹی سی بات'' کہہ کے بڑی بات کہہ گئے
دنیا میں ہر برائی کا انکار کر گئے
''شعور کی سچائی'' کا اظہار کر گئے
''انسان'' سچ اور معاشرہ'' ان کی نئی تحریر
جس میں پنہاں ان کے خیالات کی تاثیر
ہے ان کے حرف حرف میں تنویر ہی تنویر
مثالی ہے میرے رانا کا یہ جذبۂ تعمیر

تنویر ظہور

مختلف موضوعات

(حصہ اول)

چھوٹی سی ایک بات

اگر کوئی بچہ کوئی چیز لینے کی ضد کرے جو آپ کی آمدن کے مطابق نہ ہو تو اس کو لارا نہ لگائیں۔ بلکہ اس کو اپنی آمدنی کی حقیقت بیان کریں تا کہ وہ حقیقت کی زندگی میں رہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

نوجوان جذباتی ہوتے ہیں۔ 1971ء کی جنگ میں ہتھیار ڈالنے کے بعد دو نوجوان دوستوں میں آپس میں بحث ہوتی تھی کہ ہمارے ملک میں بڑی بڑی گاڑیاں نہیں ہونی چاہیں اور اس طرح کی اور کئی چیزیں بحث میں آتی تھیں۔ تو وقت کے ساتھ ساتھ ایک دوست کے پاس بڑی گاڑی آ گئی تو دوسرے نے پوچھا کہ تم تو کہتے تھے کہ ملک میں بڑی گاڑی نہیں ہونی چاہئے تو پہلے نے جواب دیا:

"یار سواد ہی ہن آیا" (یار مزا ہی اب آیا)

ایسے لوگ زندگی کا مزا لیتے ہیں اور قوم ______________

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کوئی جا رہا ہے

کوئی آ رہا ہے

اللہ سب دیکھ رہا ہے

وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے

چھوٹی سی ایک بات

ایک مغربی دانشور نے پاکستان کوایک ناکام ریاست قرار دیا ہے۔ دنیا کے تمام ممالک میں صرف 10 فیصد لوگ زندگی کی تمام سہولتوں سےمستفید ہوتے ہیں۔ 20 فیصد لوگ مڈل کلاس ہوتے ہیں جو سہولتوں میں اوپر نیچے ہوتے رہتے ہیں۔ باقی لوگ دیہاتوں اور بستیوں میں رہنے والے غربت کی لکیر کے نیچے رہتے ہیں۔ اسطرح ناصرف پاکستان بلکہ دنیا کی تمام ریاستیں ناکام ریاستیں ہیں۔

جو امیر ملک ہیں وہ بھی دوسرے ملکوں کی دولت مختلف طریقوں اور ہتھکنڈوں سے لوٹ کر اپنے ملک لے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد جو ملک ترقی یافتہ تھے وہی ترقی یافتہ ہیں اور ترقی پذیر ملک ابھی تک ترقی پذیر ہی ہیں۔ دوسرے ملکوں کی دولت لوٹ کر اپنے آپ کو کامیاب ریاستیں کہلانا پاگل پن ہے یہ ملک دراصل لٹیروں کی صف میں آتے ہیں۔ اگر وہ صرف اپنے ہی ذرائع سے ترقی کریں تو پھر ان کو کامیاب کہا جائے گا۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا کے امیر لوگ صرف اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ اُن کے اربوں کھربوں کے کاروبار ہیں۔ بڑے بڑے گھر ہیں۔

جہاز ہیں۔ کاریں ہیں۔

وہ اپنی صرف اتنی خوشی کے لئے دنیا کے چار ارب انسانوں کو پوری خوراک سے محروم اور بھوکا رکھتے ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں دہشت گردی اور اس کی بنیادی وجہ دور کرنے کے لئے اربوں ڈالر کا خرچہ کیا جا رہا ہے۔ کیا ترقی پذیر ملکوں میں کرپشن کی بنیادی وجوہات دور کرنے کی کوشش کی جائے گی، مثلاً سرکاری ملازمین کی تنخواہ گزارے کے مطابق ہو۔ اس پر تو تھوڑے پیسے خرچ ہوں گے۔

چھوٹی سی ایک بات

کیا یہ حقیقت ہے کہ لائبیریا جیسے چھوٹے ملک میں جہاں ربڑ پیدا ہوتا ہے۔ وہ سارا ربڑ امریکہ لے جایا جاتا ہے۔ اس کی صرف تین دن ایکسپورٹ سے جتنی رقم بنتی ہے وہ اقوام متحدہ کے ایک ماہ کے خرچے کے برابر ہے۔ یعنی 36 دن کی لائبیریا سے ربڑ کی ایکسپورٹ سے اقوام متحدا کا ایک سال کا خرچہ پورا ہو جاتا ہے۔ کیا اقوام متحدہ کا سارا خرچہ امریکہ برداشت کرتا ہے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

بڑے بڑے سیاسی لیڈروں کے بڑی شان وشوکت سے استقبال ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے جلسے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟

کیا عوام کے مسائل حل ہو جاتے ہیں؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

انسانی جذبات اور انسانی عقل دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ جذبات (جو وقتی لمحات ہوتے ہیں) میں آ کر انسان لُٹ سکتے ہیں۔

(فنانس کوآپریٹو کمپنیاں، سیاست، کھوکھلے نعرے، جھوٹے وعدے)

لیکن عقل سے کام لینے والے اپنے آپ کو لٹنے سے بچا لیتے ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اللہ نے کسی بھی رنگ ونسل، قوم کو دنیا میں کسی کی بھی اجارہ داری کی اجازت نہیں دی۔ مثال کے طور پر کھیل کے میدان میں۔ کرکٹ میں سری لنکا بھی ورلڈ چمپیئن رہا ہے۔ اولمپکس میں مختلف کھیلوں میں کوئی ایک قوم ہمیشہ چمپیئن نہیں رہی۔ اللہ نے ہر انسان کو صلاحیتوں سے نوازا ہے، جو محنت کرے گا۔ وہ چمپیئن ہو جائے گا لیکن اللہ کی اجازت سے۔ یہ اس کا نظام ہے۔

چھوٹی سی ایک بات

کیا دنیا کے ترقی پذیر ملکوں کے صدر، وزیر اعظم عالمی مالیاتی اداروں کے سامنے بے بس ہوتے ہیں؟

کیا ان کی اجازات کے بغیر اپنے ملکوں کی آزادانہ پالیسیاں بنا سکتے ہیں؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا میں ترقی یافتہ ملک ترقی یافتہ ہی رہے اور ترقی پذیر ملک ترقی پذیر ہی رہے۔

کیا ترقی پذیر ملکوں میں وسائل کی کوئی کمی ہے یا ان میں ذہین لوگ نہیں رہتے؟

کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ان کو عالمی مالیاتی اداروں کے ذریعے مختلف طریقوں سے ترقی پذیر ہی رکھا جاتا ہو اور مختلف ہتھکنڈوں سے ان ملکوں میں کرپشن کو فروغ دیا جاتا ہو۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

ترقی پذیر ملکوں کے کئی لوگ امریکہ، یورپ، چین جاپان جا کر وہاں سہولتوں کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ زمین پر جنت ہے۔ دراصل یہ ان ملکوں کے لوگوں کی نسل در نسل کوشش، محنت اور مسلسل عمل کی وجہ سے ممکن ہوا ہے اور وہاں پر انسان کی صحت، خوراک، روزگار، انصاف اور زندگی کے پورے نظام کا ہر طرح سے خیال رکھا جاتا ہے۔

ترقی پذیر ملکوں کے لوگ کسی مسیحا کے انتظار میں رہتے ہیں۔

☆☆☆

ڈیم کیوں ضروری ہیں؟

دنیا میں آبادی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور خوراک کیلئے زراعت کی زیادہ سے زیادہ پیداوار ضروری ہے۔ جس کیلئے ملکوں میں پانی کی کمی کی وجہ سے ڈیم بنانا ضروری ہیں۔ جن صوبوں

میں زراعت کی کاشت کم ہے ان کو خوراک کیلئے دوسرے صوبوں سے گندم، چاول منگوانا پڑتے ہیں۔ ڈیم کی وجہ سے زراعت کی کاشت کے علاقوں کو پانی کا فائدہ ہوگا اور وہ دوسرے علاقوں کیلئے زیادہ خوراک پیدا کر سکے گا۔ خوراک زندہ رہنے کے لیے نہایت ضروری ہے لہٰذا اپنی زندگی کیلئے قربانی بھی دینا پڑتی ہے ورنہ............؟

☆☆☆

حکمرانوں کی نادانی یا ذہنی بیماری اور اس کا نقصان

دنیا میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ حکمران۔ جاگیردار۔ نواب۔ وڈیرے۔ سردار۔ یا جن کے پاس طاقت و دولت ہو وہ ایک عجیب قسم کے نفسیاتی عارضہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ان کے ماتحت جو بھی انسان ہیں۔ وہ ان سے کسی بھی طریقے سے زندگی میں آگے نہ بڑھ جائیں۔ ترقی نہ کر جائیں۔ اور ان کے آگے جھکے رہیں۔ اس مقصد کے لئے وہ اپنے محکوموں پر ظلم کرتے ہیں۔ ان سے ناانصافی کرتے ہیں۔ تعلیم حاصل کرنے اور زندگی کی بنیادی ضروریات میسر ہونے کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں۔ اور رکاوٹ بنتے ہیں۔

ایسا کرنے سے ان کے نفس کا بیمار کیڑا تو مطمئن ہو جاتا ہے۔ لیکن ان کا علاقہ اور ملک انسانوں کی ان قابلیتوں سے فائدہ اٹھانے میں ناکام رہ جاتا ہے۔ جو خدا نے ہر انسان کو درجہ بہ بدرجہ عطا کی ہیں۔ جن علاقوں ملکوں میں لوگوں کو تعلیم رہن سہن کی آزادی ملی وہ ملک آج کل دنیا میں حاکم تصور کئے جاتے ہیں۔ اور باقی ان کے مرہون منت رہتے ہیں۔ ان کا حکم بلاچوں چرا مانتے ہیں۔

ایسے تمام وڈیرے۔ نواب۔ جاگیردار۔ حاکم اپنے بیمار ذہن کو کچھ دیر کے لئے تو مطمئن کر لیتے ہوں گے۔ لیکن اپنے علاقہ ملک کو آنے والے وقتوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان پہنچا جاتے ہیں۔ یہ بات ایک مذہب کے ماننے والوں کا دوسرے مذہب کے ماننے والوں کو روزگار۔ تعلیم سے محروم رکھنے والوں چاہے وہ ہندو ہوں یا سکھ۔ عیسائی۔ مسلمان۔ یہودی۔ بدھ مت ہوں، سب پر لاگو ہوتی ہے۔ اور یہ بات دنیا کے چھوٹے بڑے تمام ملکوں میں بھی لاگو ہوتی ہے۔

دنیا کے تمام انسان ایک جیسے ہیں اور برابر ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

پاکستان ہمیشہ سے اسلام کا قلعہ رہا ہے

کیا یحییٰ خان بھی مسلم اُمہ کا سردار تھا؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

ترقی یافتہ ملک ترقی پذیر ملکوں پر عالمی اداروں ورلڈ بنک، آئی ایم ایف کے ذریعے اپنا کنٹرول رکھتے ہیں۔ مثلاً اجناس کی قیمتوں اور سرکاری ملازمین کی تنخواہ وغیرہ وغیرہ اور وہ ان ملکوں میں لوگوں کے مختلف گروہ بنا کر اُن کو پیسے اور اسلحہ مہیا کرتے ہیں اور آپس میں لڑاتے رہتے ہیں۔ اور اِن ملکوں کی دولت ہیرے، تیل وغیرہ اپنے استعمال میں لاتے ہیں۔ چاہے وہ نائجیریا ہو، عراق ہو یا کوئی اور ملک ہو۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

ملک کی سیاست میں ہر اپوزیشن والے ہر حکومت والوں کو کہتے ہیں لٹ گئے، کھا گئے۔

''وہ کیا چیز ہے'' جس کو وہ کہتے ہیں لٹ گئے۔ کیا وہ قومی خزانہ ہے جو عوام کے پیسوں سے جمع ہوتا ہے۔

ہر شہری جب کوئی چیز خریدتا ہے تو اس کی قیمت میں حکومت کا ٹیکس بھی شامل ہوتا ہے۔ جو حکومت فیکٹری والے سے پہلے ہی بطور سیلز ٹیکس وصول کر لیتی ہے۔ ہر کوئی تن ڈھانپنے کے لیے کپڑا تو ضرور خریدتا ہے۔ لہٰذا ہر شہری قومی خزانہ میں شریک/ ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ جس سے سڑکیں، ہسپتال، سکول و کالج وغیرہ تعمیر ہوتے ہیں۔ لٹ جانے والے عوام ان کا ساتھ بھی دیتے ہیں۔

شاید ان کو یہ معلوم ہی نہیں کہ قومی خزانہ ان کا اپنا ہی پیسہ ہے ورنہ عوام اتنے بیوقوف نہیں کہ ان کو علم ہو اور وہ اپنا مال کسی کو لوٹنے دیں۔

چھوٹی سی ایک بات

دنیا کے کئی ملکوں میں بڑے بڑے ترقیاتی منصوبوں کے سودوں سے کمیشن سودا کرنے والوں کی جیب میں جاتا ہے اور اس ملک کے قرضوں کی واپسی بمع سود اس ملک کے عوام کے خون سے کی جاتی ہے۔

☆☆☆

چھوٹی ایک سی بات

دنیا میں عنقریب عوام کے شعور میں اتنی بیداری ہو جائے گی کہ عوام کا مال لوٹنے والوں کو دنیا میں چھپنے کی جگہ نہیں ملے گی۔

☆☆☆

سیاسی جدوجہد اور مفاد

کئی لوگ عوام کی فلاح و بہبود کیلئے سیاسی جدوجہد کرتے ہیں۔ جو اقتدار کی سیڑھی پر ایک دفعہ چڑھ جاتے ہیں تو پھر اپنے ذاتی مفاد کی جدوجہد میں لگ جاتے ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

پاکستان کی فضاؤں میں ہر کچھ عرصہ کے بعد ایک بہت بڑا غبارہ اڑایا جاتا ہے جس پر کچھ نہ کچھ لکھا ہوتا ہے مثلاً ''کالا باغ ڈیم''

پھر اس غبارے میں کوئی سوراخ کر دیتا ہے اور اس میں سے ہوا نکل جاتی ہے۔ پھر کوئی اور غبارہ اڑتا ہے۔ عوام کو یہ غبارے دیکھتے ہوئے 58 سال گزر گئے۔

اور انصاف۔۔تحفظ۔۔صحت۔۔روزگار۔۔مہنگائی۔۔ دن بدن۔۔۔۔۔۔

☆☆☆

لوٹ کوئی لیتا ہے......شامت کسی اور کی آ جاتی ہے

ایک یورپی ملک میں کچھ لوگوں نے کیش لیجانے والی بنک وین لوٹنے کا پروگرام بنایا۔

اس سلسلہ میں وہاں کے رہنے والے ایشیائی لیڈروں سے رابطہ قائم کیا گیا اور ان کو بتایا گیا کہ گورے ان کو ملک سے باہر نکالنے کیلئے فلاں جگہ فلاں وقت ایک مظاہرہ کریں گے۔ ہم گورے آپ لوگوں کے ساتھ ہیں اور انہوں نے اُن کو مقابلے کا مظاہرہ کرنے کیلئے پیسے دیئے۔ دوسری طرف گوروں کے مقامی لیڈروں کو ایشیائی لوگوں کے خلاف اکسایا کہ یہ باہر سے آ کر مالک بنتے ہیں ان کو نکالو اور مظاہرہ کرو۔ ان کو بھی رقم دی۔ چنانچہ ایک دوسرے کے خلاف وقت مقررہ پر مظاہرہ ہوا۔ لڑائی ہوئی، زخمی ہوئے، ہسپتال گئے، گرفتار ہوئے، ٹریفک رک گیا اور گورے لٹیروں نے ٹریفک میں پھنسی بنک وین کو لوٹ لیا اور فرار ہو گئے۔ جب پکڑے گئے تو انکشاف ہوا۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ بڑا ملک چھوٹے ملکوں میں آپس میں اختلافات کو ہوا دے کر اپنا مقصد حل کر رہا ہے۔ اور ان ملکوں کی بنک وین لوٹ رہا ہے۔ عقلمندی اسی میں ہے کہ لوگ ان کی چالوں کو سمجھیں اور خبردار رہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جو کوئی بھی حکمران برسر اقتدار آتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ اُس سے پہلے حکمران نالائق تھے۔ یہ تھے وہ تھے۔ وہ ان سے بہتر اور عقل مند ہے۔

اگر عوام کے مسائل ویسے کے ویسے، جوں کے توں رہیں تو پھر عقل مند کون ہے؟ وہ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ نہ رہیں تو شاید ملک نہ رہے۔

اللہ پروردگار ہے۔ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ سب سے بڑا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کسی ملک میں حکومت کیا ہوتی ہے؟

یہ ایک پروٹوکول ہوتا ہے......اور پروٹوکول کیا ہوتا ہے؟

جہاں حکومت والے جائیں وہاں گھگو بجے

بیشک عوام کا اپنا گھگو بجتا ہی رہے

بچوں کا جھولا اور اقتدار کا جھولا

بچوں کو جھولا جھولنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ بچہ ایک بار جھولے میں بیٹھ جائے تو بار بار ضد کرتا ہے کہ اسے دوبارہ جھولے میں بٹھایا جائے۔ بعض بچوں کو زیادہ مزہ آتا ہے وہ اترتے نہیں ان کو زبردستی جھولے سے اتارا جاتا ہے۔

کسی بھی ملک کے سیاسی لوگ جب اقتدار کے جھولے میں ایک دفعہ بیٹھ جائیں تو وہ تن من دھن، اصول بے اصول، جائز ناجائز طریقوں سے کوشش کرتے ہیں کہ دوبارہ اقتدار کے جھولے میں بیٹھ جائیں۔ اور بعض لوگوں کو اقتدار کے جھولے سے اللہ ہی اتارتا ہے۔

اور عوام ان کو جھولے میں چڑھتے اور اترتے دیکھتے رہتے ہیں
اور اپنے دکھوں اور مسائل کے حل کی باری کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

میڈم جمہوریت

دنیا میں ایک بڑی طاقت کی محبوبہ ''میڈم جمہوریت'' کھوگئی، اس طاقت کو اس کے مخبروں نے اطلاع دی کہ وہ مشرق وسطیٰ کے ایک چھوٹے سے ملک میں روپوش ہے وہ ہتھیار ڈھونڈنے کے بہانے اس ملک میں داخل ہو گئے۔ گذشتہ چند سال سے سالانہ تقریباً 700 ارب ڈالر خرچ ہو رہے ہیں۔ ہزاروں انسان ہلاک ہو رہے ہیں لیکن میڈم جمہوریت ابھی تک اس ملک میں نہیں ملی۔ اب تنگ آ کر اس ملک کے لوگوں نے خودکش بموں کے ذریعے اپنے ہی لوگوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیا ہے کہ کوئی بتائے کہ وہ کس کے گھر چھپی ہوئی ہے؟ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس طاقت کو اس کی میڈیم جمہوریت ملا دے اور اس ملک کے بے گناہ عوام مزید ہلاکتوں سے بچ جائیں۔ (آمین)

☆☆☆

کیا یہ اتفاق ہے؟

کچھ عرصہ پہلے ایک ملک کے وزیر اعظم نے اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لیے ایک بڑے سردار کے کہنے پر کسی وجہ سے ایک قبیلہ کے تقریباً سات ہزار افراد جس میں عورتیں بچے بھی شامل تھے کو اپنے آبائی گھروں سے دربدر کر دیا۔ آج وہ سابق وزیر اعظم اور وہ بڑا سردار دونوں اپنے

گھروں سے در بدر ہیں۔اور وہ افراد اپنے گھروں میں واپس آگئے ہیں۔کیا یہ محض اتفاق ہے؟

اللہ سے ڈر کر ہی زندگی گزارنے میں سب کی بہتری ہے۔اللہ سب سے بڑا ہے۔

☆☆☆

دنیا کے جنگی اخراجات اور بھوکے انسان

دنیا میں ہر سال تقریباً نوسوارب ڈالر جنگی اخراجات پر خرچ کیے جاتے ہیں اور 180 ملکوں کے حکمران اپنے عوام کو بتاتے ہیں کہ ان کی حفاظت کے لیے ٹینک، جہاز، میزائل اور بم بنائے جاتے ہیں جو نری دھات اور آگ ہے۔دنیا کے 4ارب انسان پوری خوراک سے محروم ہیں جس کے لیے صرف چند سوارب ڈالر سالانہ درکار ہیں۔کیا ان ملکوں کے حکمران اپنے عوام کو بے وقوف بناتے ہیں یا خود اپنی سہولتوں کی وجہ سے ان کو اتنی اہمیت نہیں دیتے۔ویسے دکھاوے کے لیے اقوام متحدہ جیسا ایک ادارہ بنایا ہوا ہے جس میں دنیا کے سربراہ کبھی کبھی اکٹھے ہوتے ہیں اور معلوم نہیں کہ یہ اکٹھے ہو کر کیا کرتے ہیں۔

اندازہ کیجئے اگر ہر سال 9 ٹریلین ڈالر ان شیطانی ہتھیاروں پر نہ خرچ کیے جائیں تو پوری دنیا کے انسان کتنی اچھی زندگی گزار سکتے ہیں۔اللہ نے دنیا میں تمام انسانوں کے لیے وسائل مہیا کیے ہیں اور اب یہ انسانوں پر منحصر ہے کہ وہ اس کو کیسے استعمال کرتے ہیں۔

☆☆☆

عوام کے بے لوث خادم

گزشتہ 63 سال سے پاکستان کے اعلیٰ وراثتی،سیاسی خاندانوں کے لوگ عوام کی بے لوث خدمت کرتے رہے ہیں۔جس کی وجہ سے اس وطن عزیز کا ہر شعبۂ زندگی ترقی کی وجہ سے بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ماشاءاللہ

سب کو سماجی انصاف مل رہا ہے،عوام محفوظ ہیں،سب کی صحت کا مناسب اور مفت علاج ہو رہا ہے نوجوانوں کو روزگار مہیا ہو رہا ہے اور روزمرہ اشیاء کی فراوانی ہے اور سستی مل رہی ہیں۔شاید اب یہ بیچارے خدمت کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔

کیا اس ملک میں ان خاندانی لوگوں کے علاوہ کوئی اور عقلمند، ذہین، ایماندار اور محنتی لوگ نہیں ہیں جو اس ملک کی بے لوث خدمت کر سکیں۔ اگر ہیں تو تیاری کریں، ہمت کریں، آگے بڑھیں۔ اللہ مدد کرے گا نہیں تو نا معلوم جونکیں اس ملک کے عوام کا خون چوستی جائیں گی۔ اللہ سب کا نگہبان ہے

☆☆☆

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے خلاف ایک سازش

1970ء کے عشرہ میں انڈیا نے ایٹمی دھماکہ کیا اور اس وقت کے پاکستان کے سربراہ نے ایٹم بنانے کا اعلان کیا اور منصوبہ بنایا اس کو امریکہ کے اس وقت کے وزیر خارجہ نے کھلے عام دھمکی دے کر اپنے ہی ملک میں پھانسی دلوا دی اس کے ساتھ ہی ایک اور سازش تیار کی گئی کہ پاکستان کے ہر شعبہ میں ہر قسم کی کرپشن سماجی، اخلاقی، ناانصافی، رشوت خوری، ناجائز طریقوں سے دولت اکٹھا کرنے کی برائیوں کو فروغ دیا جائے۔ جس کے لیے تقریباً سات بلین ڈالر کی امداد فراہم کی گئی جس سے پاکستان میں کلاشنکوف، نشہ آور ہیروئن، فحش فلمیں، وی سی آر بستی بستی گاؤں گاؤں پھیل گئیں۔ اس سازش سے ہمارے معاشرے کی اعلیٰ قدریں فیتے فیتے ہوگئیں۔ آج کسی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ اس کو روکا کیسے جائے اور اچھائی کیسے شروع کی جائے۔ یہ بھیانک سازش اب بھی صوبہ پرستی، فرقہ پرستی، دھکا شاہی کی صورت میں جاری ہے کسی شہر میں ٹریفک سے ہی اندازہ لگائیں تو پتہ چلتا ہے کہ نفسا نفسی تو ہو چکی ہے اگر خدانخواستہ ملک میں افراتفری ہوگئی تو ہمارے ایٹم بم کی حفاظت کیسے ہوگی جس سے تمام دشمنان اسلام خوفزدہ ہیں۔ دنیا میں ایک ہی مسلمان ملک ہے جس کے پاس ایٹم بم ہے اور وہ پاکستان ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک اور اسلامی ملک ایران نیوکلیئر انرجی کی کوشش کر رہا ہے اور اس کو روکنے کے لیے پوری دنیا اوپر نیچے کی جارہی ہے۔ اللہ ہم سب کو ہدایت دے اور اپنے ملک کی حفاظت کرنے کی طاقت دے اور سازشوں سے بچنے کی توفیق دے۔ اللہ ہمارا نگہبان ہو۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کسی گھر میں کسی وجہ سے دولت زیادہ آ جائے

اور گھر کا نظام کرپٹ ہو

تو وہ دولت کیا کرے گی؟ اور کتنی دیر چلے گی؟

میری جان پاکستان!

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

سیاسی رہنما ساری عمر جدوجہد کرتے ہیں۔ قید و بند اور جلاوطنی کی تکلیفیں کاٹتے ہیں ان کے سامنے صرف ایک ہی عظیم مقصد ہوتا ہے۔

عوام کی خدمت　　　　عوام کی خدمت

اور عوام کی خدمت

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

گذشتہ 63 سال سے پاکستان کے عوام ایک ہی فلم دیکھ رہے ہیں

''انتظار فرمایئے''

☆☆☆

انصاف

پرانے زمانے میں دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ اگر انصاف کرنے والے کی کرسی پر اپنی مرضی کا قاضی بٹھاتے تھے تو اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ وہ اپنی رعایا کو انصاف نہیں دینا چاہتے تھے۔ اگر انصاف معاشرے سے اٹھ جائے تو وہ معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ لیکن بادشاہ کی بادشاہت کا وقت آرام سے گزر جاتا ہے۔ اور وہ بادشاہ اپنا وقت آرام سے گزارنے کیلئے ایک ایسا سنگ بنیاد رکھ جاتا ہے جس کے برے اثرات آنے والی نسلوں کو بھگتنے پڑتے ہیں۔ وہ بیچارے سیمینار، بحث و مباحثہ ہی کرتے رہتے ہیں اور معاشرے کے خراب ہونے کے ذمہ دار ایک

دوسرے کو ہی ٹھہراتے رہتے ہیں۔ زندہ باد بادشاہ.........زندہ باد بادشاہ

متحرک انسانی زندگی کا عرصہ تیس، پچاس سال کا ہوتا ہے اس کے بعد انسان نے کہیں نا کہیں حاضر ہونا ہے۔

☆☆☆

معاشرے میں ایک نئی عادت...... پیچھے ہٹ جاؤ

آج کل ترقی یافتہ ملکوں کی ترقی پذیر ملکوں پر اقتصادی پالیسیوں کی شرائط اور پابندیوں کی وجہ سے ان غریب ملکوں کے انسان کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ صبح جب اٹھتا ہے تو گھر سے ہی شروع ہو جاتا ہے، مجھے جلدی ناشتہ دو، مجھے جلدی کام پر جانا ہے۔ پھر جب سڑک پر نکلتا ہے چاہے وہ پیدل ہے، موٹر سائیکل والا، گاڑی والا، بس والا سب کا یہی نعرہ ہوتا ہے کہ ''پیچھے ہٹ جاؤ مجھے آگے جانے دو'' حتیٰ کہ وہ فائر بریگیڈ اور ایمبولینس کی گاڑی کو بھی راستہ نہیں دیتے۔ صرف دو قسم کی گاڑیاں اپنا راستہ لے لیتی ہیں۔ ترقی یافتہ ملکوں میں ایمبولینس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں دیکھ کر لوگ اپنی گاڑی سائیڈ پر اور بعض اوقات کھڑی کر لیتے ہیں۔ یہ انسانیت کے احترام کیلئے ہوتا ہے کہ شاید کوئی جان بچ جائے۔

اللہ ہی جانے اس عادت کا کون ذمہ دار ہے؟

☆☆☆

کمزور لٹیرے/ طاقتور لٹیرے اور انتہا کے لٹیرے

لٹیرے تین قسم کے پائے گئے ہیں، کمزور لٹیرے وہ ہوتے ہیں جو لوگوں کو لوٹنے کے بعد اپنی شناخت تبدیل کر لیتے ہیں اس طرح وہ حلال زادے سے حرامزادے بن جاتے ہیں۔ طاقتور لٹیرے وہ ہوتے ہیں جو لوگوں کو لوٹنے کے بعد بھی بڑی ڈھٹائی کے ساتھ رہتے ہیں اور اپنی شناخت تبدیل نہیں کرتے۔ تیسری قسم انتہا کے لٹیروں کی ہوتی ہے جو ملک چھوڑ کر باہر چلے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو ان کی قسمت کے رحم و کرم پر چھوڑ جاتے ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

عوام کتنے سادہ اور سخی ہوتے ہیں

اپنا پیسہ لٹتا ہوا دیکھتے ہیں

اور

خاموش رہتے ہیں

☆☆☆

تخریب کاری کے منصوبے

دنیا میں تخریب کاری کے منصوبے کسی ایک ملک میں بنتے ہیں لیکن اس کا شکار دوسرے ملک ہوتے ہیں۔ منصوبہ بنانے والا ایک جگہ بیٹھا ہوتا ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے ایجنٹ دوسری جگہ سرگرم عمل ہوتے ہیں۔ ان منصوبوں کے اثرات بعض اوقات اتنے گہرے ہوتے ہیں کہ وہ نسلوں تک چلتے ہیں۔ روس کے خلاف اسلام کے داعیوں نے ایک جنگ جیتی۔ اس کے اثرات ہمارا معاشرہ ابھی تک بھگت رہا ہے۔ اب تو یہ ثابت ہو گیا ہے کہ مسلمانوں کے استعمال کرنے کا منصوبہ کہاں بنا اور معصوم مسلمان اس میں کیسے استعمال ہو گئے؟ جس سے مسلمانوں کے اندر ایک دوسرے کے خلاف فرقہ کی وجہ سے نفرت پیدا ہو گئی۔ شاید ان کرداروں کو عالم بالا میں جا کر یہ سمجھ آ رہی ہو گی کہ دنیا میں وہ تو حکومت کر گئے اور پوری قوم......!

☆☆☆

قسمت کے لحاظ سے ان کو کیا کہیں گے؟

جو اپنے بزرگوں کو اپنے ہاتھوں سے اپنے وطن میں نہ دفنا سکیں۔ اگر کوئی دوست ان سے ان کا غم شیئر کرنا چاہیں تو وہ نہ کر سکیں۔

جو ایک بطور شوہر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ آٹھ سال تک نہ رہ سکے۔

وہ اپنے وطن سے گذشتہ پندرہ سال سے زیادہ عرصہ دوسرے ملک میں رہ رہا ہو۔

کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی قسمت ہی ایسی لکھی ہے یا کچھ ان کے اپنے اعمال ہی ایسے تھے؟

اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

☆☆☆

گھگو کیا ہے؟

ایک گھگو پرندہ ہوتا ہے اور دوسرا گھگو ایک سائرن کی آواز ہوتی ہے۔ یہ ایک نشہ کی صورت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ جب بجتا ہے تو انسانی دماغ جھومنے لگتا ہے، بعض انسان اس کے مستقل عادی ہوتے ہیں اور بعض اس کے حصول کیلئے کوشش کرتے رہتے ہیں۔ جس کو وہ جدوجہد کا نام دیتے ہیں۔ اور بعض اپنے وطن سے باہر جا کر ٹیلی فون پر خطاب کے ذریعے آدھا نشہ لیتے ہیں اور آدھے نشہ کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا اصل گھگو وہ پرندہ ہے یا وہ لوگ جو بیٹھ کر ٹیلی فون پر خطاب سنتے ہیں۔

☆☆☆

پائی پائی کا حساب لینے والے

ایک ملک میں ایک حکومت جب آتی ہے تو اپوزیشن والے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم جب اقتدار میں آئیں گے تو سابقہ حکومت کرنے والوں سے پائی پائی کا حساب لیں گے۔

''پائی'' چونکہ سب سے چھوٹا سکہ ہے اس لیے اس کو تلاش کرتے کرتے کئی سال لگ جاتے ہیں۔ پھر ان کی حکومت کے جانے کا وقت آ جاتا ہے لہٰذا پائی پائی کا حساب وہیں رہ جاتا ہے۔

☆☆☆

جمہوریت کی بحالی کے لیے وردی سے ملاقات

اگر یہی ملاقات 1977ء میں کر لی جاتی تو ''بڑے انسان'' کی جان بچ جاتی، بہنوں کے بھائی زندہ رہتے، ہزاروں انسانوں کی زندگی کے وہ بے شمار سال بچ جاتے جو جیلوں، عقوبت خانوں اور شاہی قلعوں میں بطور قیدی کاٹے گئے۔ لاکھوں گھرانے تباہ ہونے سے بچ جاتے، خودسوزی کرنے والے اور کئی دوسرے جان سے جانے والے بھی آج زندہ ہوتے۔ سینکڑوں لوگ

کوڑے کھانے سے بچ جاتے۔ بے شمار معذور ہونے سے بچ جاتے۔ ہزار ہا جلوس لاٹھیوں اور آنسو گیس سے بچ جاتے۔ جو بچے باپ کی جیلوں کی وجہ سے تعلیم حاصل نہ کر سکے وہ بھی تعلیم حاصل کر لیتے۔ جو لوگ آج بھی اٹھا کر جیلوں میں بند کر دیئے جاتے ہیں وہ بھی ہر وقت آزادی کا سانس لیتے رہتے۔ ملاقات کے ذریعے جمہوریت کی بحالی ضروری ہوتی تو یہ 30 سال پہلے ہی بحال ہو جاتی۔

اس ملک کے غریبوں، کسانوں اور مزدوروں کی حالت بھی بہتر ہو جاتی ان کو بھی 30 سال انتظار کی اذیت سے نہ گزرنا پڑتا۔

1977ء کا عمل با اصول تھا......یا......آج 2010ء کا عمل با اصول ہے؟

ابتلا کے دور سے گزرنے والوں کے لیے لمحۂ فکریہ۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

امریکہ کے جنگی اخراجات کا بجٹ باقی دنیا کے تمام (174) ملکوں کے جنگی اخراجات کے بجٹ کے برابر ہے۔

کیا امریکہ تمام دنیا کو فتح کر لے گا اور دنیا کا نام یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ رکھ دے گا۔

اور تمام دنیا کے انسانوں کو امریکہ کے شہریوں جیسی سہولتیں اور مراعات مہیا کر دے گا۔

اللہ سب سے بڑا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

☆☆☆

متضاد سوچ و فکر رکھنے والوں کا اکٹھا ہونا

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ترقی پذیر غریب ملکوں میں بعض اوقات متضاد سوچ رکھنے والے لوگ یا جماعتیں ایک ہی پلیٹ فارم پر اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ متضاد سوچ رکھنے والے کونسے ایسے اعلیٰ مقصد کیلئے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور پھر الگ بھی ہو جاتے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ ایسے اقدام سے کسی بھی ملک کی معیشت کی ترقی ہوتی ہے یا کوئی تنزلی ہوتی ہے۔

سالہا سال سے انتظار

دنیا کے بعض غریب ملکوں کے عوام کے محبوب رہنما اپنے ملک سے باہر رہائش پذیر ہیں۔ان کی پارٹیوں کے امیدواران اسمبلی سالہا سال سے انتظار میں ہیں کہ ان کے رہنما کب وطن واپس آئیں گے۔الیکشن میں حصہ لیں گے، حکومت بنائیں گے اور وہ پھر ....عوام کی خدمت کریں گے۔

اور ان کے چاہنے والے عوام سالہا سال سے اس انتظار میں ہیں کہ ان رہنماؤں کے آنے کے بعد ان کی زندگی کے حالات بہتر ہو جائیں گے۔

نوٹ: ایسا تو نہیں ہوتا کہ حاضر سروس رہنما عوام کی حالت بہتر بنانے میں کوئی کمی کمزوری رکھتے ہیں اس لیے عوام باہر رہنے والے رہنماؤں کا انتظار کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہوتا ہے؟

☆☆☆

جمہوریت کیلئے کوششیں

دنیا میں اپنے اپنے زمانے کی جمہوریت (عوام کیلئے نظام) کیلئے کوششیں ہوتی رہیں۔مختلف زمانوں میں کئی نامور شخصیتوں نے اپنے اپنے طرز کی جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔

1- سکندر اعظم نے اپنے زمانے کی جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔

2-چنگیز خاں نے اپنے زمانے کی جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔

3-ہٹلر نے بھی اپنے زمانے کی جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔

آج کل بھی کئی ملکوں میں جمہوریت قائم کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

ہر ملک کا سربراہ یہ کہتا ہے کہ اس کو اللہ کی مرضی سے حکومت کی سربراہی ملی ہے۔وہ یہ بھی کیوں نہیں کہتا کہ اگر وہ ایک مقررہ وقت پر (دو سال۔تین سال۔چار سال۔پانچ سال)

کے اندر اس ملک کے شہریوں کو

(1) صاف پانی اور پوری خوراک نہ مہیا کر سکا۔ (2) جان و مال کا تحفظ نہ کر سکا۔

(3) تعلیمی اداروں میں داخلوں، نوکریوں میں بھرتی اور ترقی کے سلسلے میں میرٹ نہ قائم کر سکا۔

تو وہ ملک کے شہریوں کو سلام کر جائے گا۔

اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

☆☆☆

عوام کی نمائندگی اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ

جب سے دنیا میں معاشرہ قائم ہوا ہے۔ قبیلوں کے سردار، پھر بادشاہ، پھر جمہوریت کے متعارف ہونے کے بعد عوام کے نمائندوں کو عوام کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے۔ لیکن مشاہدے میں ہے کہ عوام کے مسائل، حل طلب ہی رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں تجویز ہے کہ عوام کی نمائندگی حاصل کرنے کے خواہشمند لوگوں کے نام لے لیے جائیں اور ان کی قرعہ اندازی کر دی جائے۔ جس خوش نصیب کی پرچی نکل آئے گی اس نے بھی وہی کام کرنا ہے جو پہلے نمائندے اتنا خرچ کر کے کرتے ہیں۔ عوام کی خدمت تو بغیر کسی ذاتی مفاد اور لالچ کے کی جاتی ہے۔ امیدواروں نے بینروں اور اشتہاروں پر لکھا ہوتا ہے "ایماندار، مخلص، دیانتدار، سچا خادم"۔ ہوسکتا ہے کہ قرعہ اندازی کے ذریعے اللہ ایسے انسانوں کی ذمہ داری لگا دے جن کی وجہ سے دنیا کے مسائل کم ہو جائیں۔ اللہ پر بھروسہ کر کے دیکھیں۔

نوٹ: جس طرح حکمرانوں نے غریبوں کے مسائل کا حل اللہ پر چھوڑ رکھا ہے کیونکہ اللہ نے ان کو غریب پیدا کیا ہے اس طرح عوام کی نمائندگی بھی اللہ پر چھوڑ کر دیکھیں۔ شاید اللہ حالات بہتر کر دے۔

☆☆☆

سرکاری ملازم، تنخواہ، حکمران اور علماء سے رہنمائی

کسی بھی ملک میں جو انسان سرکاری ملازمت کرتے ہوں اور ان کی ماہانہ تنخواہ ان کے

گزارے کے مطابق نہ ہو، (خوراک، گھر کا کرایہ، علاج، ٹرانسپورٹ وغیرہ وغیرہ) اور وہ اپنے گزارے کیلئے مجبور ہو کر نا جائز ذرائع آمدنی میں ملوث ہو جائیں تو کیا اس بات کا گناہ حکمرانوں پر آئے گا یا نہیں؟ علماء حضرات راہنمائی فرمائیں۔

☆☆☆

عجب رنگ ہیں زمانے کے

جو کل کسی کو برا بھلا کہنے والے جلوسوں میں شامل تھے وہ آج اسی کو "اچھا اچھا" کہنے والے جلوسوں میں شامل ہیں۔ جو کل کسی کو "اچھا اچھا" کہنے والے جلوسوں میں شامل تھے وہ آج اسی کو برا بھلا کہنے کے لیے جلوسوں میں شامل ہیں۔ جلوسوں والے بھی عجب لوگ ہیں ہر ایک کو کندھوں پر اٹھاتے ہیں چاہے وہ برا کہتا رہا یا اچھا کہتا رہا۔ دونوں طرف سے نئے آنے والوں کو "ویلکم ویلکم" کہا جاتا ہے یہ سب اصولوں کی قربانی کے نام پر ہوتا ہے۔ یہ اصول عوامی مفاد کے ہیں یا......؟ کیسے سنہری اصول ہیں زندگی کے؟ کتنے سمجھدار ہیں وہ لوگ جو ایسے لوگوں کو رہنما کہتے ہیں اور ان سے اپنی بھلائی کی امید رکھتے ہیں۔

عجب رنگ ہیں زمانے کے

ایسے لوگوں کے لیے بے رنگ ہے زمانہ...... بے رنگ زمانہ اندھیرا کہلاتا ہے

☆☆☆

دولت اکٹھی کرنے والے رہنما سے سوال اور غیر ملک

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ دنیا کے ایک ملک میں ایک ایسا رہنما جو ہر جائز و نا جائز طریقے سے دولت اکٹھی کرنے کا لالچی ہو گیا تھا سے سوال کیا گیا کہ ایک عام امیر انسان اچھے گزارے کے لیے کار، بنگلہ، زرعی زمین، کاروبار کے لیے ایک مناسب حد تک دولت اکٹھی کرتا ہے لیکن بے تحاشا، بے شمار دولت اکٹھی کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ رہنما نے جواب دینے کی بجائے خاموشی اختیار کر لی اور جواب نہیں دیا۔

غالباً وہ رہنما ستاروں کا علم جانتا تھا کہ جب اسے اپنا ملک چھوڑ کر جانا ہو گا تو پھر اس کی

اکٹھی کی ہوئی دولت ہی کام آئے گی۔ (غیر ملک میں مہنگائی بہت ہوتی ہے)۔ دنیا میں ایسی کئی مثالیں مل جاتی ہیں کہ اپنے وقت میں بظاہر عوام سے مخلص رہنما عوام کی خدمت کرنے کے جرم میں اپنے وطن سے جانے کے بعد غیر وطن میں بڑی آرام دہ زندگی گزارتے ہیں اور عوام ان کے بغیر خدا کے سہارے جیتے رہتے ہیں اور آس امید لگائے بیٹھے رہتے ہیں کہ رہنما وطن واپس آکر اپنے ستاروں کے علم جاننے کی خوبی سے ان کا مستقبل بھی سنواریں گے۔

نوٹ: غیر ملک ایسے رہنماؤں کی نیک نامی کی وجہ سے ان کو لمبے لمبے عرصے کے ویزے دے دیتے ہیں اس کے برعکس ان کے ملکوں کے طالب علموں، عام شہری، کاروباری افراد اور محنت مزدوری کرنے والے حضرات کو ویزے دینے سے انکار کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

مبارکباد کے مستحق کون......؟

جو معاشرے کے گندے نظام کو برقرار رکھتے ہیں اور بدلنے کی کوشش نہیں کرتے۔ یا وہ لوگ جو ایسے لوگوں کو سپورٹ کر کے ووٹ دے کر منتخب کرتے ہیں۔ جو پرانے نظام کو نہیں بدلتے ہیں۔ نظام کو بدلنے کی کوشش اسی ملک میں رہنے والے انسانوں کو ہی کرنا پڑتی ہے۔

یہ ملک کے لوگوں کی مرضی ہے بدل لیں......مرضی ہے نہ بدلیں۔

اگر نہیں بدلنا چاہتے تو پھر رب سے گلہ کے حقدار نہیں اس نے تو ہر انسان کو عقل جیسی نعمت سے نوازا ہے۔

☆☆☆

وہ کیسے عقل مند لوگ ہوں گے

کہیں ایسا تو نہیں ہوتا غریب ملکوں میں سازش کے تحت ایک ایسا نظام برقرار رکھا جاتا ہے جس سے عوام کو عدل و انصاف کے لیے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے۔ مہنگائی میں اضافہ کیا جاتا ہے، بیروزگاری بڑھتی چلی جاتی ہے، ملازمتیں مخصوص لوگوں کو ملتی ہیں، ناانصافی، علاج کی سہولتیں نامناسب ہوتی ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ ایسے نظام کے دکھوں کے مارے لوگ انہی رہنماؤں

کے نعرے لگا کر اپنے اوپر دوبارہ مسلط کر لیتے ہیں۔ جو پہلے سے رائج نظام کو برقرار رکھنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اگر رہنما سچے اور مخلص ہیں تو انہوں نے نظام کو بدلنے کی کوشش کیوں نہ کی؟

اللہ ایسے عقل مند لوگوں پر خصوصی رحمت نازل فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

رہنماؤں کی ذہنی سوچ اور اصولوں کی قربانی عوام کیلئے یا......؟

انسان عمر گزرنے کے ساتھ جب بالغ ہوتا ہے تو خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے برے بھلے کی تمیز کر سکتا ہے۔ اس طرح وہ زندگی گزارنے کیلئے مختلف شعبے اختیار کرتا ہے۔ ایک شعبہ عوام کی خدمت کرنے کا بھی ہے۔ اس شعبہ میں مختلف الخیال/نظریہ رکھنے والی جماعتیں ہوتی ہیں۔ انسان اپنی ہم خیال جماعت میں شامل ہو جاتا ہے اگر موقع ملے تو عوامی نمائندگی حاصل کر کے خدمت بھی سرانجام دیتا ہے۔ زندگی کے سفر میں دیکھا گیا ہے کہ ایک سوچ رکھنے والا انسان کچھ عرصہ بعد کسی دوسری مختلف سوچ والی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔ ایک وقت میں ایک دوسرے سے نفرت کرنے والے، برے ناموں سے پکارنے والے، دوسرے کی بے عزتی میں خوشی محسوس کرنے والے، عوام کے اعلیٰ مفاد کے لیے ایک دوسرے سے تعاون بھی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی نیت کے متعلق شکوک وشبہات میں بھی مبتلا رہتے ہیں کہ کہیں کوئی چکر تو نہیں دے رہا۔ یہ سب لوگ اسے عوامی مفاد (عوام کو، خوراک، روزگار، علاج) کے لیے ''قربانی'' کا نام دیتے ہیں۔ گذشتہ 63 سال سے عوام کی حالت میں کتنی بہتری ہوئی یا ابتری ہوئی یہ عوام جانتے ہیں۔

نوٹ: بے چارے مصیبت زدہ رہنما جو ہر وقت عوام کے دکھ دور کرنے کی سوچ کی مصیبتوں میں مبتلا رہتے ہیں کہ کس طرح غریب عوام کی تکلیفوں کو دور کر سکیں۔ خدا غیبی مدد سے عوام کی ہر لحاظ سے (صاف پانی، خوراک، علاج وغیرہ) حالت بہتر بنا کر رہنماؤں کو ان کی سوچوں کی مصیبت سے نجات دلائے۔ (آمین)

خدا کسی بھی طریقہ سے عوام کی بہتری فرمائے (آمین)

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

خدا کی کائنات میں بے شمار بڑی بڑی نشانیاں موجود ہیں، سورج، چاند، ستارے، سیارے، دریا، سمندر۔

ایک سوال: کیا انسانی ایجادات بھی خدا کی نشانیوں میں شامل کی جاسکتی ہیں؟
کیونکہ عقل تو خدا ہی دیتا ہے۔

☆☆☆

مہذب اور جنگلی کا فرق

انسانیت کا خیال رکھنے والوں کو مہذب (Civilized) کہا جاتا ہے۔ جنگل کے طور طریقوں (بغیر کسی ضابطہ قانون کے، طاقت کے بل بوتے پر) پر رہنے والوں کو جنگلی (Wild) کہا جاتا ہے۔ یہ کیسے مہذب لوگ ہونگے جو جنگل کے طور طریقوں پر عمل کرتے ہوئے دوسرے انسانوں کے وسائل تیل، ربڑ، ہیرے دوسری معدنیات چھین کر اپنے استعمال میں لاتے ہیں اور دوسروں کو محروم و محکوم رکھتے ہیں۔

دنیا میں ایسے لوگ کون ہوسکتے ہیں اور کس خطے میں رہتے ہیں؟

☆☆☆

چوری اور اس کی سزا

چوری کیا ہے؟ جو کسی دوسرے انسان کی ملکیتی چیز کو اٹھا لے اس کو اپنے فائدہ کے لیے استعمال کرے یا بیچ کر کوئی دوسری چیز اپنے استعمال میں لے آئے۔

اگر کوئی بجلی کی تاروں پر کنڈی ڈال کر بجلی چوری کر لے تو اس کو بجلی چور کہا جاتا ہے۔ چوری ہونے والی بجلی کا بل یا نقصان سرکاری خزانے سے پورا کیا جاتا ہے۔ جو لوگ سرکاری چیزوں کا ناجائز استعمال کرتے ہیں جس سے قومی خزانے کو نقصان ہوتا ہے کیا وہ بھی چور نہیں کہلائیں گے۔ دنیا میں چور کی کسی معاشرے میں کیا حیثیت سمجھی جاتی ہے؟ کسی بھی ملک کے عوام ڈائریکٹ یا اِن ڈائریکٹ ٹیکسز کے ذریعے ملک کے خزانے میں پیسے جمع کرتے ہیں۔ سرکاری خزانے کا نقصان عوام کی دولت کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔

کیا قومی خزانے کے چوروں کو چوری کے جرم میں اسلامی سزا دی جاسکتی ہے؟

☆☆☆

دولت، طاقت، انسانیت اور غیرت

کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ دولت مند اور طاقتور ملک مفادات کی خاطر لفظ انسانیت اور غیرت (Honour) کے معنوں سے بے بہرہ ہو جاتے ہیں۔ ان کی کوشش ہو جاتی ہے کہ درمیانے درجے والے اور غریب لوگ بھی ان کی طرح انسانیت اور غیرت سے بے بہرہ ہو جائیں۔ ایسی کوشش کرتے ہوئے وقت کے ساتھ خود ان کی دولت اور طاقت بھی چھن جاتی ہے۔ دنیا میں تمام انسان برابر ہیں۔ ان کے حقوق برابر ہیں۔ زندگی کے اصول بھی سب پر ایک جیسے لاگو ہونے چاہئیں۔ دنیا میں دولت و طاقت وقتی اور عارضی ہوتی ہے۔ ان کو انسانیت کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لیے استعمال کرنے سے ان میں اضافہ ہوتا ہے اور عزت قائم رہتی ہے۔

☆☆☆

عذاب کو دعوت

دوسری عالمی جنگ کے بعد بین الاقوامی مالیاتی سازشوں کے ذریعے تیسری دنیا کے ملکوں کو مجبور و محکوم رکھا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے کئی ملک ایسے حالات سے دوچار ہو گئے ہیں کہ ان میں رہنے والے لوگوں میں مجبوراً ایسی سوچ پیدا ہو گئی کہ ہر جائز و ناجائز طریقے اور ذرائع سے دولت اکٹھی کی جائے تاکہ آنے والے کل کو ان کے بچے مشکلات کا شکار نہ ہوں۔ ایسا کرتے ہوئے وہ غالباً یہ خیال نہیں کرتے کہ ناجائز طریقوں کے استعمال سے کسی بھی ملک کے معاشرے کا نظام بگڑ جاتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے بچوں کے لیے دولت تو چھوڑ جائیں گے لیکن معاشرے کے نظام میں نفسا نفسی اور افراتفری ہو گی تو دولت ان کے بچوں کے کسی کام نہیں آئے گی۔ کیا ایسی سوچ رکھنے والے ذمہ دار لوگ ملکی نظام کو درست نہ رکھنے کی غفلت اور کوتاہی کا شکار تو نہیں ہو رہے؟ اگر اکثریتی لوگوں کی سوچ ایسی ہو جائے تو ایسا معاشرہ کسی عذاب یا انقلاب کو دعوت دیتا ہے جس میں سب کا نقصان ہوتا ہے۔

غربت، میرٹ اور جلد انصاف

دنیا میں غریب ملک مالی کمزوری کی وجہ سے غریب کہلاتے ہیں اور مالی کمزوری کی وجہ سے ہی غریب ملکوں کے عوام مختلف قسم کے مسائل سے دوچار اور مشکلات کا شکار رہتے ہیں۔

میرٹ قائم کرنے اور جلد انصاف مہیا کرنے پر تو زیادہ خرچہ نہیں آتا

غریب ملکوں کے اکثر لوگ میرٹ اور جلد انصاف سے محروم رہتے ہیں۔ آخرت میں ہر انسان کے ہر عمل کا حساب ہوگا، اور ذمہ دار لوگ جواب دہ ہونگے۔

نوٹ: ترقی یافتہ ملکوں میں ذمہ دار لوگوں کو دنیا میں بھی عوام کے سامنے جواب دہ ہونا پڑتا ہے۔

☆☆☆

دنیا میں بڑے بڑے سودے اور کمیشن

دنیا کے کاروبار زندگی میں ملکوں/کمپنیوں کے درمیان بڑے بڑے سودے طے ہوتے ہیں۔ ہوائی جہازوں کی خریداری، ہتھیاروں کی خریداری، بڑے بڑے مختلف قسم کے قومی پراجیکٹ، ان میں خریدار کی طرف سے جو دستخط کرتا ہے یا منظوری دیتا ہے اس کو فروخت کرنے والا ایک طے شدہ رقم بطور کمیشن ادا کرتا ہے۔ کمیشن کی یہ رقم قیمت خرید میں شامل ہوتی ہے۔ زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی اور ہر سطح پر کمیشن کی ادائیگی ہوتی ہے۔ مثلاً مختلف ٹھیکوں کی منظوری، بالآخر یہ رقم اس ملک کے عوام ہی کو ادا کرنا پڑتی ہے (جن کی ادائیگی قومی خزانے سے ہوتی ہے)

کیا یہ سب عوام سے محبت کے اظہار میں ہوتا ہے ......یا......؟

☆☆☆

لوگوں کی چند اقسام

ایک قسم وہ ہوتی ہے جو کسی چیز کی حقیقت کو ظاہراً تسلیم کرتے ہیں۔

ایک قسم وہ ہوتی ہے جو چیزوں کی حقیقت کو ظاہر میں تسلیم کرنے کے بعد اس کو جاننے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ ایسے لوگ دنیا کے دوسرے لوگوں سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ قرآن میں بار بار کہا گیا ہے کہ جو انسان غور کرتے ہیں، سوچ بچار کرتے ہیں ان کے لیے اشارے اور نشانیاں ہیں۔

غور کرنا کائنات کے راز جاننے کے لیے......یا......صرف کھانا کھانے پر

☆☆☆

جو مرد حضرات دو یا زائد شادیاں کرتے ہیں

جو مرد حضرات کسی بھی وجہ سے دو یا زائد بیویاں رکھتے ہیں وہ شاید اپنی زندگی تو مطمئن گزار لیتے ہیں لیکن ان کے رشتہ ازدواج کی وجہ سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ ان کے مرنے کے بعد ایک مسلسل عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ سوتیلے پن کی وجہ سے آپس میں چھوٹی چھوٹی لڑائیاں، مال و دولت کی وجہ سے جھگڑے، بالآخر ایک دوسرے سے سخت نفرت کرنا شروع کر دیتے ہیں جو نسلوں تک چلی جاتی ہے۔ ایسے مرد حضرات خود بھی اولاد میں انصاف نہیں کر پاتے۔ جہاں نہ کر سکیں وہاں مذہب میں دوسری شادی کی اجازت نہیں ہے۔

مستقبل میں دوسری شادی کی خواہش رکھنے والے پہلے سے دو شادیاں کرنے والے کی زندگی کے حالات دیکھ کر فیصلہ کریں تو ان کے لیے زیادہ مناسب ہوگا۔

☆☆☆

کسی قوم کی دولت اور وحشی درندے

دنیا میں کسی بھی ملک کا خزانہ اس کے عوام کے خون پسینہ سے جمع ہوتا ہے۔ دنیا میں خون پینے والوں کو درندے کہا جاتا ہے۔ جو لوگ قوم کا خزانہ لوٹتے ہیں اُن کو کیا نام دیا جا سکتا ہے؟ ایسے لوگ چھوٹی بڑی سطح پر ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ خدا نے ہر انسان کو عقل جیسی نعمت سے نوازا ہے تا کہ وہ اپنے برے بھلے کی تمیز رکھ سکے، پہچان کر سکے۔

کسی قوم کی بہتری کس طرح ممکن ہوتی ہے؟

☆☆☆

معاشی فساد......عذاب......ممکنہ خونی انقلاب

دنیا میں آئے دن کسی نہ کسی قسم کے فسادات ہوتے رہتے ہیں جن سے انسانی جانیں

ضائع ہوجاتی ہیں۔ رنگ ونسل کی بنیاد پر فساد، فرقہ واریت کی بنیاد پر فساد، قبیلوں اور علاقائی وجوہات کی بنا پر فساد۔ ان کے علاوہ دنیا میں ایک الگ قسم کا فساد بھی ملکوں میں برپا ہوجاتا ہے، جس کے اس ملک کے معاشی اور معاشرتی نظام پر بھیانک اثرات مرتب ہوتے ہیں، یہ کسی معاشرہ میں معاشی فساد کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جو بے ایمانی، ناپ تول میں دغا بازی، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری، دو نمبر مال کی تیاری، مال کی ہوس میں جائز و ناجائز کی تمیز نہ رکھنے والے عناصر پر مبنی ہوتا ہے۔ کسی بھی ملک کے معاشرے میں اگر ایسی صورت پیدا ہوجائے تو اس ملک کا معاشرتی نظام درہم برہم ہوجاتا ہے۔ اس سے ایسی صورتحال اس ملک کے شہریوں کے لیے عذاب بن جاتی ہے۔ کبھی کبھی یہ خونی انقلاب کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ دنیا میں جن ملکوں میں ایسے معاشی فساد کی صورت پیدا ہوئی وہاں کے مقامی لوگوں نے ہی اسے ٹھیک کیا۔ تاریخ میں کسی جگہ ذکر نہیں ہے کہ کسی آسمانی مخلوق یا فرشتوں نے آکر اس کو بہتر کیا ہو۔ اس کا ٹھیک کرنا اس ملک کے شہریوں کا ہی کام ہوتا ہے یہ شہریوں کی مرضی و منشاء پر منحصر ہے کہ حالات ٹھیک کریں یا ایسے عذاب کو آنے دیں جو قوم کے بچوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ کسی آنے والے عذاب سے بچنے کے لیے انسان کوشش کر سکتے ہیں کہ شہری ملکی قانون کی پابندی کریں۔ قانون نافذ کرنے والے اپنے فرائض دیانتداری سے سرانجام دیں۔ انصاف کرنے والے جلد انصاف مہیا کریں۔ شہریوں، حکومتوں کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ زندگی کے تمام شعبوں اور خصوصاً قانون نافذ کرنے اور انصاف کرنے والے لوگوں کی تنخواہیں، مشاہرے، زندگی کے گزارے کے مطابق مقرر کریں۔ دنیا کا کوئی نارمل انسان ذہنی عقلی طور پر حرام کھانے کو ترجیح نہیں دیتا۔

☆☆☆

چھوٹی ایک سی بات

دنیا میں جہاں جہاں ماسوائے چند ملکوں کے اقوام متحدہ کی امن فوج جاتی ہے، کیا اس ملک کی معدنی دولت (تیل، ہیرے وغیرہ) کوئی بڑا ملک اپنے ملک میں تو نہیں لے جاتا اور اس دولت میں ہی سے اس کے پانچ فیصد حصے سے اقوام متحدہ اور امن فوج کا خرچہ ادا کرتا ہے۔ جب سے اقوام متحدہ قیام میں آئی ہے۔ ماسوائے چند ملکوں کے باقی تمام ملکوں کے اعداد و شمار جمع کئے جائیں تو اندازہ ہوسکتا ہے کہ دنیا کی دولت کدھر جا رہی ہے اور ایک ملک دوسروں کی دولت کے

بل بوتے پر امیر ہو رہا ہے۔ اور وہ دوسرے ملک بیچارے غریب کے غریب ہی رہ رہے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہوتا رہے گا تو آئندہ مستقبل میں بھی ایسے ملک غریب ہی رہیں گے۔ ان ملکوں کے مختلف گروہوں کو آپس میں لڑایا جاتا ہے۔ دونوں کو اسلحہ دیا جاتا ہے۔ وہ اپنے مفاد کیلئے لڑتے رہتے ہیں اور امن فوج ان میں برائے نام امن قائم کرتی ہے۔ ان کی دولت کوئی اور لے جاتا ہے۔ یہ بات اس ملک کے شہریوں کے لئے باعث شرم ہے کہ ان کے حکمران مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے دوسرے ملکوں میں دولت لیجا کر خود اچھی زندگی گزار رہے ہیں اور پہلے والے ملک غریب اور محتاج ہو جاتے ہیں۔ پھر وہی ملک چند ڈالر دے کر اپنے آپ کو مخیر اور امداد دینے والا ملک کہلاتا ہے۔

دنیا کے امیر ملکوں کے حکمرانوں اور شہریوں کو یہ خیال ہونا چاہیے کہ دوسرے ملکوں میں ان کو امیر کہا جائے گا یا لٹیرا کہا جائے گا۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

آج کل کے جدید دور میں جہاں اخبار، ٹی وی، انٹرنیٹ، کمپیوٹر جیسی سہولتیں عام ہو گئی ہیں پھر بڑے بڑے جلسے جلوسوں کی کیا ضرورت رہ گئی ہے۔ کسی بھی نظریہ کے حامی جلسہ یا جلوس نکالتے ہیں وہ بعد میں صرف یہی فقرہ کہتے ہیں۔ بڑا اوڈا جلسہ سی، بڑا اوڈا جلوس سی، آدم ہی آدم سن، بندے ہی بندے سن۔ کیا ان بڑے بڑے جلسوں اور جلوسوں سے عوام کی زندگی گزارنے کا نظام بہتر ہو گیا ہے۔ انصاف، صحت، میرٹ، تحفظ، نوجوانوں کو روزگار؟

کیا باقی دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے یا ہم ہی اس معاملے میں سب سے ترقی یافتہ ہیں۔ جدید دور کے جدید تقاضے اپنایئے۔

آج نہیں تو کل یہ اپنانے پڑیں گے۔ عوام اپنے بچوں اور روزگار کی فکر کریں۔

☆☆☆

شادی بیاہ میں سادگی اختیار کریں اور اپنے اوپر اعتماد کریں

ایک شادی والے گھر میں دولھا کا ماموں کسی بات پر ناراض تھا۔ پہلے گھر والوں نے

منت سماجت کی وہ نہیں مانا۔ پھر خاندان والوں نے کوشش کی وہ نہیں مانا۔ پھر اس کے نہایت قریبی دوست کو بھیجا گیا اس نے اس دوست کو سچی بات بتائی کہ وہ دولھا کا ماموں ہے اور اس موقع پر اسے کچھ دینا پڑے گا لیکن اس کی مالی حالت ایسی نہیں۔ وہ کسی رشتہ دار سے ایسی بات نہیں کہہ سکتا کہ سب کو پتہ چل جائے گا اور اس کی ناک کٹ جائے گی۔ اگر تم پیسے دے دو تو میں شادی میں شامل ہو جاؤں گا ورنہ میں ہر صورت میں ناراض ہوں اور مجھے منانے کوئی نہ آئے۔

دولت کی تقسیم تو اللہ تعالیٰ کا نظام ہے۔ فضول قسم کی رسم و رواج سے اجتناب کیجئے اور جس کے پاس پیسے نہیں ہوتے وہ بھی خود اعتمادی سے بتادے اور بچوں کی خوشیوں میں شریک ہو۔

اپنے اوپر اعتماد کریں۔ کچھ نہیں ہوتا۔

اللہ سب کا نگہبان ہے۔

☆☆☆

پاکستان کے ماہرین معاشیات سے ایک درخواست

پاکستان کے تمام ماہرین معاشیات سے درخواست ہے کہ وہ پاکستان کے تمام سرکاری شعبوں کے ملازمین کی تنخواہ اشیائے ضرورت کی چیزوں کی قیمتوں۔ ٹرانسپورٹ۔ میڈیکل اور رہائش کے کرایہ وغیرہ کے حساب سے تنخواہوں کا گریڈ وائز تعین کر کے آگاہ کریں کہ قومی خزانہ پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔

یہ ایک قومی خدمت ہوگی۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اللہ ایک ہے۔ خالق کائنات ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

دنیا کے تقریباً 200 ملکوں میں دنیاوی خدا ہیں جو ایک دوسرے سے ڈرتے ہوئے جنگی اخراجات پر تقریباً 800 ارب ڈالر خرچ کرتے ہیں۔ اور ان ملکوں کے انسانوں کی اکثریت بنیادی سہولتوں اور پوری خوراک سے محروم رہتی ہے۔

اور خود ان کے رہنے سہنے کے طریقے؟

اللہ سب دیکھتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا کے تمام ملکوں میں جو شخص ملک کے قومی خزانہ سے تنخواہ لیتا ہے وہ قوم کا خادم ہوتا ہے۔ چاہے وہ صدر، وزیراعظم، وزیر، رکن اسمبلی، جج، افسر یا عام سرکاری ملازم ہو۔ وہاں پر کوئی صاحب نہیں ہوتا۔ صرف مسٹر کہہ کر پکارتے ہیں۔

برصغیر میں شاید انگریزوں کے حکومت کرنے کی وجہ سے لفظ ''صاحب'' شامل ہو گیا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دوسری جنگ عظیم کے بعد جاپان کا جنگی اخراجات کا بجٹ اس کی قومی آمدنی کے بجٹ کا ایک فیصد ہوتا ہے۔ جس سے جاپان نے اپنی پوری توجہ صنعتی ترقی کی طرف دی۔ اور وہ جلد ہی دنیا کا ایک بہت بڑا صنعتی تجارتی ملک بن گیا۔ حالانکہ رقبہ کے لحاظ سے ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اب وہ دوسرے ملکوں کو امداد بھی دیتا ہے۔

دنیا کے ترقی پذیر ملکوں اور نئی نسل کے لئے ایک مثال ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں بعض اوقات انسانوں کی زندگی کا سفر بڑا عجیب ہوتا ہے جن کو وہ اپنی منزل (رہنما) سمجھتے ہیں وہ دراصل لٹیرے ہوتے ہیں۔

انسان پھر بھی ان سے بھلائی کی امید رکھتا ہے۔

لٹیرے اور بھلائی؟

اللہ سب کو ہدایت دے۔

☆☆☆

خوش قسمت عوام

اس ملک کے عوام کتنے خوش قسمت ہیں جہاں پر ان کے دکھ درد اور تکلیفیں دور کرنے کیلئے الیکشن میں (ہر سطح پر) خدمت کے جذبے سے بھرپور امیدوار اپنا بے شمار پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ بعض اوقات جھگڑا ہو جاتا ہے اور انسانی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ یہ ساری جدوجہد عوام کی نمائندگی حاصل کرنے کیلئے کی جاتی ہے۔

کیا الیکشن کے بعد عوام کے دکھ درد دور ہو جاتے ہیں؟

میری جان۔ پاکستان

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جن ملکوں میں حکومتیں جلدی جلدی ٹوٹ جاتی ہیں اس کا نقصان کیا ہوتا ہے

ایک حکومت جب کام شروع کرتی ہے تو عوام کی بہتری کیلئے منصوبے بناتی ہے

اس کیلئے ماہرین کی کمیٹی منصوبے کی مختلف زاویوں سے جائزہ لیکر رپورٹ تیار کرتی ہے جس میں ایک سے تین سال کا عرصہ لگتا ہے۔ اگر اس دوران حکومت ٹوٹ جائے تو یہ منصوبہ بھی ملتوی ہو جاتا ہے۔ پھر نئی حکومت آ کر یہ منصوبہ پھر شروع کرتی ہے۔ لیکن حکومت پھر تین سال میں ختم ہو جائے تو یہ منصوبہ ملتوی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر نو سال میں تین حکومتیں ختم ہو جائیں تو عوام کے مفاد کے منصوبوں کی تکمیل میں تقریباً نو سے پندرہ سال تاخیر ہو جاتی ہے۔ اور اس دوران نقصان عوام کا ہوتا ہے اور اسی طرح قوم باقی دنیا سے پیچھے رہ جاتی ہے۔ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی؟

اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں ہر حکمران اپنے ملک کے عوام کو یہی کہتا ہے کہ وہ ہر کام ملک اور عوام کے مفاد میں کرتا ہے لیکن ملک کی زیادہ آبادی پوری خوراک اور بنیادی سہولتوں سے محروم رہتی ہے۔

کیا یہ ہی ان ملکوں کے عوام کا "مفاد" ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا کے ملک تقریباً 800 ارب ڈالر جنگی اخراجات کے طور پر خرچ کرتے ہیں۔

کیا ایک ملک دوسرے ملک سے ڈرتا ہے؟

یہ ڈر کس بات کا ہے؟

کہ ایک ملک دوسرے ملک سے وسائل پر قبضہ نہ کر لے۔

دنیا کی 6 ارب آبادی میں سے 4 ارب آبادی پوری خوراک سے محروم ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں ایک ہی نظام نافذ ہے اور اس کا نام ''نظام حکومت'' ہے۔ جس کا مطلب حکومت کرنا ہوتا ہے اس میں اچھے برے کام دونوں کیے جاتے ہیں۔ عوام کو جس زبان میں وہ سمجھیں زبردستی یا آرام سے سمجھایا جاتا ہے۔ نعرہ وہ لگایا جاتا ہے جو عوام کو پسند ہو۔ مقصد وہ بتایا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ عوام کی خاطر کیا جاتا ہے۔

کسی جگہ جمہوریت چلے۔ کسی جگہ ڈکٹیٹر شپ چلے۔ کسی جگہ بادشاہت چلے

کسی جگہ آدھی جمہوریت آدھی ڈکٹیٹر شپ۔

کسی جگہ آدھی بادشاہت آدھی جمہوریت

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کسی ملک کی حکومت میں بہت سے نظام ہوتے ہیں۔

ان میں سے ایک پروٹوکول ہوتا ہے......اور پروٹوکول کیا ہوتا ہے؟

جہاں حکومت والے جائیں وہاں گھگو بجے

بیشک عوام کا (مہنگائی) گھگو بجتا ہی رہے

امریکن طوطے

پرندوں کی نسل میں طوطا ایک ایسا پرندہ ہے جو سکھانے پر انسانی بولی بول سکتا ہے۔ دنیا کے ہر غریب ملک میں بولنے والے امریکن طوطے پائے جاتے ہیں۔ ایسے طوطے مختلف رنگ اور مختلف خاصیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ مقامی بولی کے ساتھ ایک خاص طرز کی امریکن بولی بھی بولتے ہیں۔ یہ نہایت تابعدار ہونے کے ساتھ ساتھ ظالم اور زہریلے بھی ہوتے ہیں۔ مالک جب چاہے جس کو چاہے ان سے زخمی، معذور یا محتاج کروا سکتا ہے۔ ضرورت محسوس کرے تو جان سے بھی مروا سکتا ہے۔ یہ ملکوں کی فصلیں اجاڑ دیتے ہیں ان میں اندھیروں کا باعث بن جاتے ہیں۔ بعض ملکوں میں لوگ فاقہ کشی اور خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

امریکن طوطے جس جگہ بھی ہوں ان کو اچھی خوراک ملتی ہے، صحت مند ہوتے ہیں، اچھی خوراک کیلئے آپس میں لڑتے بھی رہتے ہیں۔ بعض طوطوں کی حفاظت پر بے پناہ خرچہ آتا ہے۔ کچھ بوڑھے طوطوں کو تحفظ بھی فراہم کیا جاتا ہے۔ ایسے طوطے کبھی امریکہ کی سیر کو بھی جاتے ہیں۔ اگر کبھی مالک خود محسوس کرے کہ طوطوں کی اہلیت میں کچھ کمی ہے تو ان کو بولی کے مزید سبق سکھانے کیلئے غریب ملکوں میں وقتاً فوقتاً اپنے کارندوں کو بھیج دیتا ہے۔ غریب ملکوں کے لوگوں کو یہ احساس دلایا جاتا ہے کہ امریکن طوطے رکھنے کیوجہ سے ان کے دکھ درد اور غربت دور ہو جائے گی۔ ترقی کے راستے کھل جائیں گے۔ دنیا میں ایک اچھا مقام حاصل ہو جائے گا۔

شاید ایسا بھی ہوتا ہو کہ طوطوں کی اخباری دنیا میں ایسے طوطے اپنے مالک کے کارندے کے ساتھ تصویر چھپوانے میں فخر محسوس کرتے ہوں۔

☆☆☆

حق تلفی......انتقام سے بچیئے!

ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق کو کیسے پہچان سکتا ہے؟

جو حقوق ایک انسان اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

کسی کی حق تلفی کرنے سے نفرت پیدا ہوتی ہے، نفرت سے غصہ اور غصہ سے انتقام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ حق تلفی سے بچنا انتقام سے بچنا ہے۔ عوام کے حقوق کو پہچاننا حکمرانوں کا فرض

ہوتا ہے اوران حقوق کو پورا کرنا بھی حکمرانوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

کسی بھی معاشرے میں کسی بھی قسم (خوراک میں ملاوٹ، چوری، ڈاکے، قتل وغارت، قومی خزانوں کو نقصان، ناجائز منافع خوری، ذخیرہ اندوزی وغیرہ وغیرہ) کے جرائم میں ملوث مجرموں کو بروقت سزا نہ ملنے سے لوٹ کھسوٹ اور ظلم وستم میں اضافہ ہوتا ہے۔ معاشرہ افراتفری، نفسانفسی کا شکار ہو جاتا ہے۔

عوام عدم تحفظ اور بدحالی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

قانون کی حکمرانی قائم کرنا بھی حکمرانوں کی ذمہ داری ہوتی ہے

☆☆☆

کار چوری اور سر پرست

ماضی میں دنیا کے بعض حصوں میں غذائی پیداوار کی کمی یا لالچ کی وجہ سے کچھ قبیلوں کے لوگ مویشی چوری کرتے تھے اور اس قبیلے کے کچھ بڑے ایسے چوروں کی سر پرستی کرتے تھے۔ زمانے کی تبدیلی کے ساتھ اب معاشی تنگی یا لالچ کی وجہ سے کچھ لوگ کار چوری کرتے ہیں اور کچھ بڑے ان کی سر پرستی کرتے ہیں کیونکہ سر پرستی کے بغیر اکیلا چور چوری کا مال چھپا نہیں سکتا۔ آج کے تعلیم وتہذیب کے دور میں پرانے قبیلوں کے لوگ اب تقریباً مویشی چوری کا کام چھوڑ چکے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ جدید دور میں کچھ بڑے لوگ اب کار چوروں کی سر پرستی کرتے ہوں۔ بڑے کہلانے والے لوگوں کی ذمہ داری عام انسانوں کا خیال رکھنا ہوتا ہے نہ کہ چوروں کی سر پرستی۔

سورۃ المائدہ آیت نمبر 38: ''اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ ان کے فعلوں کی سزا اور خدا کی طرف سے عبرت ہے اور خدا زبردست اور صاحب حکمت ہے''۔

کیا ایسا ممکن ہے کہ کار چوری کی سر پرستی کرنے والے کا اگر ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا تو اُس کی ایک انگلی ہی کاٹ دی جائے؟ ''انگلی کٹے بڑے لوگ''؟

ایسے بڑے لوگ ...... کیسے بڑے......؟

بعض ملکوں میں بغیر چھت کے بڑے بڑے کھلے میدان چوری شدہ کاروں کے ویئر ہاؤس کا کام دیتے ہیں۔ سیٹلائٹ سے ان کی تصویریں بھی لی جاسکتی ہیں۔

شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والے اس پہلو پر بھی توجہ فرمائیں۔

جو مسلمان نہیں......وہ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے۔

☆☆☆

ڈوبنے سے پہلے......آخری فقرے

ڈبویا مجھ کو میرے رہنماؤں نے......محافظوں نے......منصفوں نے......سب ذمہ داروں نے اپنی کم عقلی/کم فہمی کو عقل مندی سمجھیں......دشمن شاطر......چالاک......اور عیار

ڈالر کے جال میں مچھلی......بغیر پانی تڑپے

دردر کشکول اٹھائے......بھیک مانگیں

معافی مانگیں......ایسے سب ذمہ دار

خدا سے......عوام سے

توبہ کریں......اور......اپنا اپنا کام کریں

جمہوریت......اجتماعی عقل سے کام لیں

بہتر ہوگا......!وگرنہ

ڈبویا مجھ کو میرے محافظوں نے......سب ذمہ داروں نے

عوام بے چارے......مہنگائی، لوڈشیڈنگ، آٹا

بھوک، ننگ......فاقے

انصاف، روزگار، صحت......عوام بیچارے بدحال

سابق یا حال......حکمران......ہمیشہ خوشحال

قسمت کے مارے......عوام بیچارے......بے حال......برے حال......بدحال

☆☆☆

مہنگائی در مہنگائی......عوام کی برداشت آخر کب تک

مہنگائی کے ہتھوڑے......لوڈ شیڈنگ کے اندھیرے
بے روزگاری ناانصافی......فاقے اور خودکشی
آخر کب تک......اس کھیل نے جاری رہنا ہے؟
جلد ہی......یہ سب کچھ بدلنا ہے
عوام کے بگولے اٹھیں گے......سب ذمہ دار لپیٹ میں آئیں گے
ایسا ہونا ہے......ایسا ہوتا آیا ہے......ایسا ہوگا
یہ قانون فطرت ہے......کسی کے روکے رک نہیں سکتا
زیادہ دیر نہیں......زیادہ دور نہیں
ایسا وقت قریب ہے......بہت قریب ہے

☆☆☆

دن جو گزر گئے

دن پہلے جو گزرے......وہ گزر گئے
زندگی کے آخری دن......ایسے ہی گزر گئے
ابھی کل کی بات تھی......آئے کل اور آج چلے بھی گئے
بال بچے کاروبار......کتنا شور کتنا زور
یہ کل اور یہ آج
آنا اور جانا......صرف ایک دن کی بات تھی
گننے کو عمر ساٹھ سال تھی
ابھی کل کی تو بات تھی
مٹھی میں ریت کی طرح یہ زندگی گزر گئی
ابھی کل کی تو بات تھی

☆☆☆

ماما کون......چاچا کون

ماما کون اور چاچا کون......ساٹھ سال بیت گئے

یہی پتہ نہ چلا......جو بھی آیا نہ وہ ماماں تھا نہ وہ چاچا تھا

بس آیا کچھ اٹھایا اور چل دیا......نہ پتہ چلا ''ماما'' تھا یا ''چاچا'' تھا

ماں بے ہوش پڑی......نہ وہ بتا سکے یہ کون تھا......لگتا تو اپنوں جیسا تھا

پتہ نہیں چور تھا......یا ڈاکو تھا......نہ وہ ماما تھا......نہ وہ چاچا تھا

بچے سہم کے بیٹھے تھے......ماں بے ہوش پڑی

کئی دفعہ ڈاکٹر بوٹ آئے......وہ بھی ٹیکے لگا کر چلے گئے

ایک ڈاکٹر بوٹ نے سرجری سے......ماں کا ایک بازو کاٹ دیا

ماں بے ہوش پڑی......ماں کو ہوش نہ آیا

گھر میں نہ آٹا نہ بجلی......بچے آٹے کی لائن میں

یہ مامے یہ چاچے یہ ڈاکٹر بوٹ سب کدھر گئے......ابو شروع میں چلے گئے......ماں بے ہوش پڑی

کبھی مولانا انکل بھی آتے ہیں......بس دعا کر کے چلے جاتے ہیں

ایک نئے انکل آتے ہیں......بم دھماکے ہوتے ہیں......بچے بوڑھے سب مرتے ہیں

ایک مامے کو گولی ماری......دوسرے مامے کو پھانسی دی

ایک چاچا......بھارہ کھو میں قید......ایک چاچا......جج کالونی میں قید (رہائی سے پہلے نظم لکھی گئی)

نہ کوئی ''ماما'' نہ کوئی ''چاچا''......مامے چاچے انکل بوٹ......سب کدھر گئے

بنگالی بچے اپنے گھر چلے گئے......شاید ان کا کوئی ماما تھا کوئی چاچا تھا

بچے آپس میں لڑ لڑ تھک گئے......نہ کوئی ماما نہ کوئی چاچا

ماما کون اور چاچا کون......اور مولانا کون......ساٹھ سال بیت گئے......یہی پتہ نہ چلا

ماں بے ہوش پڑی......!

ظالم کا خدا پر یقین......؟

جو خدا سے ڈرے......وہ ظلم کیسے کرے؟

جو ظلم کرے......وہ خدا سے نہ ڈرے

وہ خدا پہ یقین نہ کرے

جو خدا سے نہ ڈرے

اس کا یقین کیسا......؟

وہ خدا پہ یقین کرے تو......اُس سے ڈرے

جو خدا سے ڈرے......وہ کبھی ظلم نہ کرے

☆☆☆

سستے زمانے ہوتے تھے

جب سستے زمانے ہوتے تھے......تب انسانیت کے کوئی ناتے ہوتے تھے

چوری ڈاکے......کہیں کہیں......اِکا دُکا ہوتے تھے

جب کسی شہر میں......دھوکے باز، جعل ساز، رشوت خور، ملاوٹ خور......ایک یا دو ہوتے تھے

لوگ کھلے صحن......کھلی گلی میں......سکون کی نیند سوتے تھے

جب کوئی گانے والی گاتی تھی......کوئی لُٹیرا آ کے......دل لوٹ گیا

آج کے زمانے میں عوام......مل کر گاتے ہیں......کوئی لُٹیرا آ کے......قومی خزانہ لوٹ گیا

چوری ڈاکے عام......دھوکے عام......رشوت عام

ملاوٹ عام......ڈاکو نا کے عام......اب تو لٹتا ہے قومی خزانہ سرِ عام

مظلوم بے بس مجبور عوام......کیا کرے عوام

ووٹ دے پھر بھی لُٹ جائے......عوام

رب ہی جانے کب ہوگا......ایسے لٹیروں کا......خاتمہ تمام

کب ملے گا عوام کو......سکھ اور آرام......نا اہل نکمے ایسے حکمران

جہاں رہ رہے ہوں عوام......آٹے، بجلی اور مہنگائی کے طوفان سے پریشان

وہ کیسے آزاد لوگ......؟

آٹے کی لائن میں لگنے والے
بجلی کا انتظار کرنے والے
پہرے میں نماز ادا کرنے والے
بم دھماکوں میں زخمی ہونے والے
ملاوٹ سے بیمار ہونے والے
جعلی دوائیوں سے معذور ہونے والے
ڈاکوؤں سے لٹ جانے والے
درندوں، رکھوالوں سے عزت لٹوانے والے
ظلم و بربریت کا نشانہ بننے والے
تحفظ کا تحفہ دے کر خود قید ہونے والے
انصاف کی امید رکھنے والے
انصاف کرنے والے.....خود انصاف مانگنے کی لائن میں لگنے والے
روزگار کی تلاش میں دربدر ٹھوکریں کھانے والے
کتنے خوش نصیب......ایسے زندہ رہنے والے

☆☆☆

گو (GO)......فلانے......گو (GO)

اب کسی کے جانے یا نہ جانے سے.....کوئی فرق نہیں پڑتا
جائے یا نہ جائے......جو نقصان ہونا تھا وہ ہو چکا
جو نقصان اب ہونا ہے......وہ بھی ہونا ٹھہر گیا
نقصان تو اب ہونا ہی ہے
یہ بچوں کا کھیل نہیں

جب چاہا کسی کو اٹھوا دیا...... کسی کو تھما دیا...... کسی کو لڑ وا دیا

دیکھنے والا سب سے بڑا...... سب دیکھتا ہے

وہ ساتھ دینے والوں...... خاموش رہنے والوں کو بھی...... سزا دیتا ہے

وہ ایسا کیوں کرتا ہے......؟ ایک خیال

عقل سب کو عطا کر رکھی ہے...... برے بھلے کی تمیز بتا رکھی ہے

قصور عقل کے استعمال کا...... مثبت کر دیا منفی کرو...... کرو یا نہ کرو

جیسا کرو...... ویسا بھرو

☆☆☆

اپنے رہنے کو بھی دیکھو

اپنے رہنے کو بھی دیکھو

اور دنیا کو بھی دیکھو...... وہ کیسے رہ رہے ہیں

انصاف کے ساتھ...... غریب کے کتنے خیال کے ساتھ

ہر ایک کو مفت علاج کے ساتھ...... ہر ایک کو خوراک روزگار کے ساتھ

ہر ایک کی جان کے...... تحفظ کے ساتھ

یورپ، امریکہ میں عیسائی...... چین جاپان میں بدھ مت کے ماننے والے

تم ویسے تو رہتے نہیں...... جیسا ایمان رکھتے ہو

کچھ دوسروں کو ہی دیکھ کر...... کچھ سیکھ لو

اپنے جینے کا...... کچھ تو خیال کر لو

کچھ دوسروں ہیسے...... سبق حاصل کر لو

☆☆☆

یہ زندگی

خیال...... کوشش...... عمل

کسی خیال کا...... خیال ہی فیصلہ کر دے کہ نا قابل عمل

عمل نہ ہو سکے تو بس خیال
عمل ہو جائے تو اگلا خیال
پھر نئے خیال......کچھ نا قابل عمل......کچھ پر عمل
خیال اور عمل کے گرداب میں
زندگی بیت جائے
پھر یکدم گرداب سے نکل جائے
نا معلوم کہاں سے آئے......کیوں آئے......اور کدھر جائے؟
یہ زندگی!
اگر آئے تو پھر کیوں جائے......یہ زندگی
جتنی بھی ملے یہ زندگی......مثبت سوچ، سچ، علم، انصاف، نفرت سے پاک
امانت دیانت کے ساتھ گزاری جائے......تو اچھی گزر جائے یہ زندگی
اچھے اصولوں کے ساتھ......سب زندگی والوں کی ذمہ داری ہے......یہ زندگی

☆☆☆

زندگی کا ایک سیدھا اصول

بڑے جو کریں......چھوٹے وہی سیکھیں
بڑے اگر اچھے کام کریں......چھوٹے بڑے ہو کر اچھے کام کریں
سارے چھوٹے بڑے خوش رہیں
بڑے اگر برے کام کریں......چھوٹے بڑے ہو کر برے کام کریں
ایک دوسرے کو دھوکہ فریب دیں......جعل سازی کریں بد دیانتی کریں
ظلم کریں، ناانصافی کریں، ملاوٹ کریں
سارے چھوٹے بڑے افراتفری، نفسانفسی میں رہیں
کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

اہل با اختیار کیلئے اور اہل بے اختیار کیلئے

تقریباً 63 سال پہلے پاکستان بطور ایک ملک معرض وجود میں آیا۔ اس کی زندگی کا سفر شروع ہوا۔ ہر ایک شہری/لیڈر نے اپنا اپنا حصہ ڈالا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ 1971ء میں اس کا ایک حصہ مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔ اس حصے کے لوگوں کو شکایت تھی کہ مغربی حصے والے لوگ ملکی معاملات میں ان کو برابر کا حصہ دار نہیں سمجھتے۔ یہ بتانا ضروری ہے کہ پاکستان کا پہلا بجٹ اس وقت کے مشرقی پاکستان کی پٹ سن کی ایکسپورٹ سے جو رقم حاصل ہوئی تھی، اس سے بنا تھا۔ اس بجٹ میں دفاع کی رقم میں 95 فیصد حصہ مغربی پاکستان کے دفاع کیلئے رکھا گیا اور صرف 5 فیصد مشرقی پاکستان کے دفاع کے لیے رکھا گیا تھا۔ جس سے مشرقی پاکستان والوں کو شکایت پیدا ہوئی۔ ایک خیال ہے کہ اگر یہی پٹ سن مغربی پاکستان کی ہوتی اور دفاع کی 95 فیصد رقم مشرقی پاکستان کیلئے مختص ہوتی تو مغربی پاکستان کے عوام کے کیا خیالات ہوتے؟ بہر حال 1971ء کے سانحہ کے بعد بقیہ ماندہ پاکستان میں بھی معاشرتی حالات ابتر ہوتے گئے۔ آج ہم اپنے معاشرے کو دیکھیں تو افسوس ہوتا ہے کہ ہم اپنی نئی نسل کیلئے کیسا معاشرہ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ ابھی وقت ہے کہ ہم معاشرے کی بہتری کیلئے کوئی کردار ادا کریں۔ یہ سوچنا اور اس پر عمل کرنا ہم سب پاکستانیوں پر ایک فرض ہے اور ایک قرض ہے۔ اور اس دھرتی کا قرض اتارنا بھی ہمارا فرض ہے۔

☆☆☆

مختلف شعبوں میں کام کر کے ریٹائرڈ انسانوں کیلئے مصروفیت

دنیا میں انسانی زندگی کو چلانے کے لیے انسان مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں۔ ان کیلئے کام کرنے کی عمر کی ایک حد مقرر ہوتی ہے اس کے بعد وہ سروس سے ریٹائر ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگ کوئی کام یا کاروبار شروع کر دیتے ہیں اور بعض لوگ فارغ رہتے ہیں۔ ان فارغ رہنے والے ریٹائرڈ لوگوں کو زندگی میں مصروف رہنے کیلئے ایک تجویز ہے کہ وہ کسی ہسپتال میں داخل مریضوں کی صحت کا حال پوچھنے یا ممکن ہو سکے تو کسی قسم کی مدد کرنے جا سکتے ہیں۔ کئی مریضوں کے وارث اپنی مجبوریوں کے باعث ہر وقت ان کے پاس نہیں رہ سکتے ہیں۔ اگر ریٹائرڈ لوگ روزانہ

کی روٹین بنالیں تو مریضوں کی نفسیاتی حالت بہتر ہونے میں مدد ہوسکتی ہے۔

نوٹ: ترقی یافتہ ملکوں میں ایسے ریٹائرڈ لوگ مریضوں کی وہیل چیئر کھینچنے کیلئے ہسپتالوں میں انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں کہ وہ کسی انسان کی مدد کرسکیں۔

☆☆☆

گھر، گلی، محلّہ اور شہر میں صفائی ضروری ہے

ترقی یافتہ ملکوں میں تعلیم کی وجہ سے شہروں یا دیہات کی گلی محلوں میں صفائی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ وہاں پر کوئی گندگی پھیلائے مثلاً فروٹ کا چھلکا پھینکے، خالی شاپر اور بیگ وغیرہ کھلے طور پر پھینکے تو اس بات کو نہایت برا سمجھا جاتا ہے۔ اور گری ہوئی چیز اٹھا کر کوڑا کرکٹ والی جگہ پر رکھ دینا ان کی نارمل روٹین ہے اور اسے باعث عزت سمجھا جاتا ہے۔ ترقی پذیر ملکوں کے لوگ اگر چھلکے، شاپر وغیرہ پھینکنے میں احتیاط کریں اور پہلے سے گرے ہوئے چھلکے اور شاپر اٹھا کر کوڑا کرکٹ والی جگہ پر رکھیں تو ان کیلئے بھی یہ بات باعث عزت ہوگی اور صفائی بھی رہے گی۔ دنیا کے تمام مذاہب میں صفائی پر زور دیا گیا ہے اور اسلام میں خصوصی طور پر صفائی کو نصف ایمان کا درجہ دیا گیا ہے۔ اپنے گلی، محلّہ اور شہر کو صاف ستھرا دیکھنے میں خود اپنے آپ کو اور کوئی دوسرے شہر یا غیر ملک سے آئے تو اس کو بھی اچھا محسوس ہوگا۔ خالی شاپر، بیگ، چھلکا وغیرہ اٹھانے سے بے عزتی محسوس نہ کیجئے۔ آپ جہاں رہتے ہیں وہ آپ کا اپنا گھر، اپنا شہر اور اپنا ملک ہے۔

نوٹ: گندگی میں جراثیم پرورش پاتے ہیں جن سے بیماریاں پھیلتی ہیں اور مہنگائی کے اس دور میں علاج پر بہت زیادہ خرچہ ہوتا ہے۔ کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جب دنیا کے کسی بھی ملک کے معاشرے میں جھوٹ عام ہو جائے تو معاشرتی بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔

جب کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ ہوتی ہو تو، تو جسمانی بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔

جب انصاف میں جلد فراہمی نہ ہو سکے تو مختلف قسم کے جرائم پھیل اور بڑھ جاتے ہیں جب انسان عدم تحفظ کا شکار ہونا شروع ہو جائیں۔

تو بے یقینی نا اعتمادی کی فضا قائم ہو جاتی ہے اور جب معاشرے میں نو جوانوں کو روزگار میسر نہ ہو تو............................

☆☆☆

سوچنے کی ایک بات

دنیا میں جب کوئی بڑا ملک اپنے ملک میں انصاف قائم رکھے گا اور دنیا کے دوسرے ملکوں سے اپنی طاقت اور دولت کے بل بوتے پر ناانصافی کرے گا تو کیا ناانصافی اور ظلم سہنے والوں (اربوں انسانوں) کی آہ زاری اور بددعا کا اثر اس کے ملک تک نہیں پہنچے گا؟

اللہ سب سے بڑا ہے۔ وہ سب دیکھتا ہے

☆☆☆

دنیا کے معاشی ماہرین کو سوال/چیلنج

دنیا میں تقریباً ساٹھ فیصد انسان بھوک، ننگ، افلاس جیسی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔

کیا دنیا کا موجودہ معاشی نظام فیل ہو چکا ہے؟

اس کا کوئی نعم البدل ہے اور وہ کیا ہے؟

☆☆☆

دنیا میں سیاسی آدمی

دنیا میں جو لوگ کسی ملک کی سیاست میں حصہ لیتے ہیں ان کو عام طور پر سیاسی آدمی کہا جاتا ہے۔ کردار کے لحاظ سے یہ لفظ کن معنوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

1۔ لوگوں کو بہلا پھسلا کر باتوں سے اپنا مطلب حل کر لینے والا۔

2۔ لوگوں کو ان کے مسائل کے حل کے سلسلہ میں چکر پہ چکر لگوانے والا۔

3۔ لوگوں سے جھوٹے وعدے کرنے والا۔

4-اپنی حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے مال ودولت بنانے والا۔

5- جرائم اور مجرموں کی سرپرستی کرنے والا۔

6- مسائل کے مارے اور مشکلات سے دوچار انسانوں کے جذبات سے کھیل کر اپنی لیڈری چمکانے والا۔

7- اپنے قبیلے، برادری، گروپ یا دوستوں کو نوکریوں، لائسنسوں، ٹھیکوں اور دیگر مالی مراعات سے نوازنے والا۔

یا

سچا، دیانت دار، غریبوں کا خیال کرنے والا، میرٹ پر انصاف کرنے والا اور عوام کی بے لوث خدمت کرنے والا انسان ہوتا ہے۔

☆☆☆

انسانی جان کا ختم ہونا اور اس کا حساب کتاب

جب سے دنیا قائم ہوئی ہے قدرتی آفات (زلزلہ، طوفان) کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں جانیں ضائع ہوتی رہی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اور اسی کی حکمت ہے۔

1945ء میں ہیروشیما اور جاپان میں ایٹم بم کا دھماکہ کرنے سے چند لمحوں میں ایک لاکھ چالیس ہزار انسانی جانیں جس میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے، ختم ہوگئیں۔ لاکھوں انسان جس میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے معذور ہوگئے۔ پوری انسانی تاریخ میں صرف یہ ایک ہی واقعہ ہے۔ کیا اتنی جانوں کا ضائع ہونے کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا۔ یقیناً ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا اپنا ایک نظام ہے۔ چاہے وہ حساب آج کرلے یا کل کرلے۔

اللہ سے ڈر کر زندگی گزارنے میں ہی عافیت ہے

☆☆☆

دیہاتی لوگوں کیلئے دنیا میں قیامت کی ریہرسل

کہیں ایسا تو نہیں ہوتا بعض ملکوں کے دیہات میں رہنے والے لوگوں میں جب کوئی

جھگڑا ہو جاتا ہے ان کیلئے قیامت کی ریہرسل شروع ہو جاتی ہے۔

لڑائی جھگڑے میں ہمیشہ نقصان ہوتا ہے

☆☆☆

رہنماؤں کا اتحاد اور نااعتمادی

دنیا کے کسی ملک میں عوام کے خدمت کے جذبے سے لبریز مختلف فکر اور مختلف پروگرام سے تعلق رکھنے والے رہنما کبھی عوامی خدمت کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اتحاد کر لیتے ہیں اور وقت کے ساتھ ایک دوسرے پر نااعتمادی کی وجہ سے یہ اتحاد ٹوٹ جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ اسی عوامی خدمت کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے پھر اتحاد کر لیتے ہیں اور پھر بکھر جاتے ہیں۔ اگر ایک دوسرے پر اعتماد کا فقدان ہے تو یہ اتحاد ہی کیوں کرتے ہیں۔

اگر کوئی ایک حق اور سچ پر ہے تو اس پر قائم کیوں نہیں رہتا؟

عوام سب کچھ دیکھتے ہیں، سب کچھ جانتے ہیں۔ عوام پر اعتماد کیجئے۔

☆☆☆

زمینی سیارہ/ انسان اور اس کا انتظام کرنا

زمین کو انسانوں نے تقریباً 200 حصوں/ملکوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ ہر حصے/ ملک کے انتظام کیلئے مینجر/ حکمران/ رکھوالے مقرر ہیں۔ ان کو کسی جگہ بادشاہ، صدر یا وزیر اعظم کہا جاتا ہے۔ ان سارے مینجر/ حکمران/ رکھوالوں کو بہت سارے اختیارات، بہت سی سہولیات اور بہت سی عزت حاصل ہوتی ہے۔ یہ سب زمین کے رہنے والوں کیلئے ضروریاتِ زندگی مہیا کرنے کے لیے اپنی اپنی جگہ اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہیں۔ کیا یہ مینجر/ حکمران/ رکھوالے سب لوگ تمام انسانوں کیلئے ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کے لیے کامیاب ہیں؟ دنیا کی آبادی تقریباً چھ ارب ہے جس میں سے آدھی آبادی پینے کا صاف پانی، پوری خوراک اور دیگر بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔ کیا یہ ایک ناکام انتظامی کارکردگی نہیں ہے۔ یہ سب حکمران اپنے اپنے طور پر اہل اور عقل مند لوگ ہوتے ہیں صرف سوچ میں تبدیلی لا کر یہ سارے انسانوں کو ضروریاتِ زندگی مہیا کر سکتے ہیں۔

نوٹ: دنیا میں جنگی تیاریوں پر آٹھ کھرب ڈالر خرچ کیے جاتے ہیں اور دنیا میں محروم انسانوں کی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لیے صرف چند ارب ڈالروں کی ضرورت ہے۔

جنگ میں ہمیشہ نقصان ہوتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کسی بھی ملک میں نفسا نفسی کے آغاز کی ایک وجہ وہاں کے شہریوں میں نظام ہاضمہ/ معدے میں خرابی یا ملکی قانون نافذ ہونے میں کمزوری ہو سکتی ہے۔

☆☆☆

بعض ملکوں کے غیبی امداد کے منتظر عوام

1- دنیا کے بعض ملکوں کے عوام کے محبوب لیڈر اپنے وطن سے دور غیر وطن میں سالہا سال سے رہتے چلے آ رہے ہیں۔ دکھوں اور مصیبتوں کے مارے ان ملکوں کے عوام اللہ تعالیٰ سے اپنے مسائل کے حل کیلئے کسی غیبی امداد کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

2- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان تمام غیبی لیڈروں کو ان کے وطن واپس بے سہارا عوام کے پاس ہمیشہ کیلئے جلد از جلد اور اکٹھے بھیج دے تاکہ منتظر عوام کے دیرینہ مسائل جلد اور اکٹھے حل ہو جائیں اور ان کے چاہنے والے عوام صرف ٹیلی فون اور ٹیلی ویژن کے سامنے ان کا انتظار نہ کرتے رہیں۔ اس طرح اپنی اچھی امیدوں کے برآنے کے انتظار میں عوام کے مزید کچھ سال اور نہ گزر جائیں۔ زندگی تو مختصر ہوتی ہے۔

3- ان ملکوں کے حاضر سروس لیڈران عوام کے مسائل حل کرنے میں دیر کیوں کرتے ہیں؟ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ عوام کو کسی کا انتظار ہی نہ کرنا پڑے؟

قیامت کے روز سب انسانوں نے اللہ کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

زندگی کے مشاہدے میں آیا ہے کہ ریاستوں کے مالک بے شمار زمینوں کے مالک،

کارخانوں کے مالک لوگوں کی بری عادات میں مبتلا ہونے کی وجہ سے آج ان کے بچے دوسروں کی نوکریاں کرتے پھرتے ہیں۔ کئی گھرانے زکوٰۃ پر گزارا کرتے ہیں۔ کئی لوگوں نے اپنی زندگی میں بہت اونچے درجے کا عروج دیکھا اور اپنی زندگی میں ہی بہت نچلے درجے کا زوال بھی دیکھا۔ یہ سب کچھ دولت اور امارت کے زمانے میں دوسرے انسان کو انسان نہ سمجھنے سے بھی ہوسکتا ہے۔

برائیوں سے بچنے اور اللہ سے ڈر کر زندگی گزارنے میں ہی عافیت ہے۔

اللہ سب دیکھتا ہے، سب جانتا ہے، وہی سب کا مالک ہے، وہی سب کو دیتا ہے

☆☆☆

میرٹ کے قاتل

دنیا کے ہر ملک میں بچے بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے اور پھر روزگار حاصل کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے۔ اس کے لیے دنیا کے ہر ملک میں طریقہ کار وضع کیا گیا ہے جسے میرٹ کا نام دیا جاتا ہے۔ دنیا کے جس ملک میں میرٹ کو مدنظر رکھ کر بچوں کو داخلہ اور روزگار ملتا ہے وہ ملک ترقی کر جاتا ہے اور جس ملک میں میرٹ کو نظر انداز کیا جاتا ہو وہ ملک مقروض اور منگتو کی طرح رہتا ہے۔ کسی بھی ملک میں کسی طرح کے میرٹ چاہے وہ تعلیمی ادارے میں داخلہ ہو یا روزگار کا حصول ہو یا زندگی کے سفر میں کوئی ترقی کی منزل ہو وہاں اگر میرٹ کو قتل کیا جاتا ہو اس ملک میں ترقی کی بجائے نفسا نفسی پیدا ہو جاتی ہے جس سے مختلف قسم کے جرائم جنم لیتے ہیں۔ میرٹ کو قتل کرنے والوں کو قاتلوں کی کس کیٹگری کا قاتل کہا جاسکتا ہے؟

(1) ملک کی ترقی کا قاتل (2) مستقبل کی نسل کے روزگار کا قاتل (3) اصولوں کا قاتل (4) یا دیگر

نوٹ: مستقبل میں ایسے لوگوں کی اپنی اولاد بھی کسی ایسے ہی میرٹ کے قاتل کی نذر ہوسکتی ہے۔

میرٹ کو نظر انداز کرنے والا اور نظر انداز کروانے والے دونوں ہی قصوروار تصور کیے جائیں گے۔

☆☆☆

ملک میں ہڑتال اور کاروبار میں نقصان

اگر کسی بھی وجہ سے کسی بھی ملک میں ہڑتال کی جائے تو اس ملک کے کاروبار کو اربوں روپے کا نقصان ہوتا ہے۔ کیا یہ غیر ملکی سازش تو نہیں ہوتی کہ دوسرا ملک مالی طور پر کمزور ہو جائے؟ ایسا کرنے والے غیر شعوری طور پر کسی ملک کے ایجنٹ کے طور پر تو کام نہیں کر جاتے؟ اس سلسلہ میں ترقی یافتہ ملکوں میں احتجاج کرنے کا طریقہ اپنایا جا سکتا ہے جس سے ملک کو مالی طور پر نقصان نہ ہو اور دیہاڑی لگا کر روٹی کھانے والے بے شمار گھرانے بھوکے نہ رہیں۔ اللہ سب کو ہدایت دے۔ (آمین)

☆☆☆

بغیر وردی والے عوام کا المیہ

بغیر وردی والے نیلی یا کالی وردی والے سے ڈرتے ہیں۔

نیلی یا کالی وردی والے کسی اور رنگ کی وردی سے ڈرتے ہیں۔

کسی اور رنگ کی وردی والے کسی ٹیلی فون والے سے ڈرتے ہیں۔

ٹیلی فون والے کسی سے نہیں ڈرتے۔

اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

☆☆☆

ملک میں پانی کی کمی کا علاج

ماہرین کے مطابق مستقبل میں دنیا میں پانی کی زبردست کمی واقع ہوگی۔ اسی طرح وطن عزیز پاکستان میں بھی پانی کی کمی ہو جائے گی۔ جس کیلئے ڈیمز کی ضرورت ہوگی۔ اگر یہ ڈیم نہیں ہوں گے تو پانی کی کمی پوری کرنے کے لیے سیاچن گلیشیر پگھلانا پڑے گا۔ کیونکہ پہاڑوں پر برف تو فضول پڑی ہوگی۔ اس کو استعمال میں لا کر پانی کی کمی دور کی جا سکتی ہے۔ اس کو پگھلانے کے عمل میں ایک بہت بڑا سیلاب آ سکتا ہے جو سارے پاکستان کو بہا کر لے جا سکتا ہے۔

فیصلہ آپ کا ہے کہ ڈیم بنانے ہیں یا سیاچن گلیشیر پگھلانا ہے۔

☆☆☆

بے عزتی

وہ کہتے ہیں کہ جب یاسر عرفات آیا تھا بھٹو نے ہمیں اس کے استقبال کیلئے سڑک پر کھڑا کر کے ہماری بے عزتی کی تھی۔ لہٰذا ہم نے......! جب پلٹن میدان میں...... جب بھٹو ملتان گیا تھا............ جب جنگی قیدی تھے............ ایک نے کہا تھا کہ میں نے عورت کو سلیوٹ نہیں کرنا۔ پھر دوسرے نے 1993ء میں کیوں سلیوٹ کیا تھا؟ یہ عزت اور بے عزتی کے اشارے کہیں باہر سے آتے ہیں۔

☆☆☆

ایک خیال

دنیا میں کسی بھی قوم کی اکثریت ہو اور وہ آپس میں بٹی ہوئی ہو تو وہ قوم ہمیشہ محکوم رہتی ہے ذہنی طور پر اور عقلی طور پر بھی۔

☆☆☆

میری بھٹو سے آخری ملاقات

میری بھٹو سے آخری ملاقات 1977ء میں سڑک پر ہوئی تھی۔ جب اس کے خلاف تحریک زوروں پر تھی، وہ لاہور آیا تھا اور گورنر ہاؤس سے واپس ایئر پورٹ جا رہا تھا۔ وی آئی پی سواری گزرنے سے پہلے خبردار کرنے کیلئے دوسری جیپیں ہوٹر بجاتی ہوئی جاتی ہیں۔ میں مال روڈ اور ڈیوس روڈ کے چوراہے پر سڑک کے دوسری جانب تھا۔ اپنا سکوٹر کھڑا کر کے بھاگا۔ سواری گزری بھٹو کو ہاتھ ہلایا (میرے ہاتھ ہلانے کا مقصد اس کو یہ بتانا تھا کہ میں تیرے ساتھ ہوں) اس نے جواباً بازو اٹھایا اور ہاتھ ہلایا۔ یہ میری اور اس کی آخری ملاقات تھی۔ وہ چلا گیا...... پھر وہ چلا ہی گیا۔ 30 سال گزر گئے اس کے بعد میں اب غور کرتا ہوں، خاموش ہو جاتا ہوں۔ میں پھر غور کرتا ہوں، پھر خاموش ہو جاتا ہوں۔

کیا ....اور ....بھٹو صرف چند بچوں کا پاپا نہیں بلکہ جو شہید ہو گئے جنہوں نے کوڑے کھائے، جنہوں نے سزائیں بھگتیں اور وہ سب جنہوں نے اس کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا............ وہ سب کا لیڈر تھا۔

دنیا میں اختیار کیلئے جند جان سے کوشش

اختیار والے لوگ اگر بے اختیار ہو جائیں تو وہ دوبارہ اختیار حاصل کرنے کیلئے جند جان سے کوشش کریں گے، سازشیں کریں گے جس کے تحت ان کا اصول، اصول نہیں رہے گا۔ حتی کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ کی گئی کسی بھی قسم کی زیادتی کو وقتی طور پر بھول جائیں گے۔ آپس میں مل جل کر دوبارہ اختیار حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ چونکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مخلص نہیں ہوتے۔ لہٰذا ان کو اختیار دوبارہ مل بھی جائے تو ان کے کاموں میں برکت نہیں ہوتی۔ یہ برکت کیا ہے؟ انسانوں کے مسائل کے حل ہونے کو برکت کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆

بلڈی سویلین کیا ہوتا ہے؟

دنیا میں کئی جگہ کہا جاتا ہے بلڈی سویلین۔ یہ کون لوگ ہیں اور یہ کونسا ایسا کام کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کو بلڈی سویلین کہا جاتا ہے۔ کیا یہ دنیا میں ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ یا صرف دنیا کے مخصوص خطوں میں ہوتے ہیں۔ بلڈی سویلین کہنے والے کن کے بچے ہوتے ہیں؟

☆☆☆

اگر تمام دنیا میں ایک ہی ملک کی حکومت ہو؟

اگر دنیا کے تمام ممالک ایک ہی ملک کو اپنے اپنے اختیارات دے دیں تو ایسا کرنے سے دنیا کے انتظامی اخراجات میں حیرت انگیز کمی واقع ہوگی۔ مثال کے طور پر سربراہ، کابینہ، غیر ملکی دورے، اسمبلیاں، فوج، انٹیلی جنس، وغیرہ وغیرہ۔ کیا وہ ایسا ملک دنیا کے تمام ذرائع استعمال کر کے دنیا کے تمام انسانوں کو سوشل سیکورٹی دے سکتا ہے۔ دنیا میں تقریباً 200 ملک ہیں جو ہر وقت ایک دوسرے سے ڈرتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے وسائل پر قبضہ کرنے کے پلان بناتے رہتے ہیں اور کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ایسے تمام مسائل ختم ہو سکتے ہیں۔

یہ ایک خیال ہے اور یہ ممکن بھی ہو سکتا ہے اگر کسی دوسرے سیارے سے زمینی سیارے پر حملہ ہو جائے تو اس دنیا کے تمام انسان اکٹھے ہو جائیں گے؟

☆☆☆

بڑے آرام سے کہہ دیتے ہیں یہ اللہ کا نظام ہے

یہ بات اس حد تک درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات بنائی۔ انسان بنایا، پھر انسان کی عقل میں درجے رکھے۔ اور انسانوں کی مختلف ذمہ داری لگائی۔ مثال کے طور پر اگر مزدور نہ ہو، یا کاریگر نہ ہو تو عمارت نہیں بن سکتی۔ لیکن یہ تو نہیں درجے رکھے کہ ایک انسان بھوکا رہے، علاج سے محروم رہے، بیروزگار رہے، تحفظ سے محروم رہے وغیرہ۔ یہ دنیا میں طاقتور اور امیر انسانوں کا دوسرے انسانوں سے غیر ذمہ دارانہ برتاؤ ہے۔ وہ سب کچھ کسی انجانے خوف کے تحت اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔ خود تو زندگی کے مزے لینا چاہتے ہیں۔ مذہب کا صرف نام لیتے ہیں۔ لیکن اس کی تمام تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔ تمام مذاہب میں انسانیت کا ذکر ہے، بھلائی کا ذکر ہے، اور ساتھ ساتھ ذمہ داری کا بھی ذکر ہے۔ مثال کے طور پر مسلمان زندگی کے مزے سب لے گا لیکن زکوٰۃ دینے سے کترائے گا۔ اگر تمام مسلمان زکوٰۃ دیں تو دنیا میں کوئی مسلمان غریب، مفلس یا بھوکا نہیں رہ سکتا۔ ایسے ہی حالات دنیا کے تمام دوسرے مذاہب میں ہیں۔ اسی لیے دنیا میں 70 فیصد انسان غربت کی لکیر پر رہتے ہیں۔ انسان جتنا امیر ہوتا جائے اتنا ہی بزدل ہوتا جائے گا۔ ہتھیار اور اس کے ساتھ پہرے دار رکھنا اس بات کی علامت ہے۔ دنیا میں انسانوں کی کل آبادی چھ ارب تیس کروڑ ہے جن پر کھانے پینے کا خرچہ چند سو ارب ڈالر سالانہ ہے اور ان کے دفاع پر خرچہ 8 ٹریلین ڈالر سالانہ ہے۔

☆☆☆

دنیا میں آبادی کم کرنے کے حالیہ رائج طریقے

دنیا کی آبادی میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے اور وسائل کم پڑتے جا رہے ہیں۔ اس کیلئے غالباً بڑی طاقتوں نے یہ منصوبہ بنایا ہے کہ خاص طور پر غریب ملکوں کے حالات ایسے کر دیئے جائیں کہ لوگ خودکشی کرنے پر مجبور ہو جائیں یا خودکش بم دھماکوں سے اپنے آپ کو ہلاک کر دیں۔ اس کیلئے وہ کسی نہ کسی طریقے سے غریب ملکوں کے عوام کو مجبور اور محتاج رکھتے ہیں۔

☆☆☆

مستقبل میں دنیا کے وسائل اور اُن کا استعمال

دنیا میں علم وشعور میں تیزی سے اضافہ کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ مستقبل کے انسان کے عقل وشعور میں اتنی ترقی ہو جائے گی کہ دنیا میں زمین کے تمام وسائل زمین پر رہنے والے تمام انسان برابری کی بنیاد پر استعمال کیا کریں گے۔ کسی کو کسی پر بالادستی نہیں ہوگی اور یہ سارے معاملات بالاتفاق طے پایا کریں گے۔

اللہ کو نہ ماننے والوں کے لیے اللہ کی ایک نشانی

دنیا میں تقریباً چھ ارب تیس کروڑ انسان رہتے ہیں۔ اور ان تمام انسانوں کی انگلیوں کے نشان ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ کسی ایک انسان کے نشان دوسرے انسان سے نہیں ملتے۔ کیا انسان کو پیدا کرنے والی اللہ کی ذات کو نہ ماننے والوں کے لیے یہ ایک ہی نشانی کافی نہیں ہے؟ کائنات کا خالق و مالک اللہ ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ کائنات کا کنٹرول اسی کے پاس ہے۔ کسی کے ماننے یا نہ ماننے سے اللہ تعالیٰ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

☆☆☆

جمہوریت کی بحالی کی کوششوں کے نتیجے میں یتیم بچے بچیاں

آج کل دنیا میں جمہوریت کے علمبرداروں کی طرف سے طاقت کے ذریعے دنیا کے چند ملکوں میں جمہوریت قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس کے نتیجے میں صرف عراق میں پچھلے چند سالوں میں اب تک لاکھوں معصوم بچے بچیاں یتیم اور لاوارث ہو چکے ہیں اور کسمپرسی کی حالت میں رہ رہے ہیں (بی بی سی رپورٹ 20 جون 2007ء)۔ نا معلوم جمہوریت کب بحال یا قائم ہوگی۔ نہ جانے مزید کتنے بچے بچیاں یتیم، لاوارث، بے آسرا اور روٹی کو محتاج ہو جائیں گے۔ جب ایسے بچے بڑے ہونگے تو ان بچوں کو یتیم بنانے والے کے بارے میں یہ بچے کیا خیال کریں گے۔

o اپنی قسمت سمجھیں گے؟ o جمہوریت کے لیے قربانی سمجھیں گے؟ o لعنت بھیجیں گے؟

o یا کوئی بدلہ لینے کا خیال کریں گے؟

آج کے دور میں ایسا ظلم کرنے والوں کے لیے ان کی آنے والی نسل کے بارے میں ایک لمحہ فکریہ

نوٹ: دنیا میں میڈیا کی وجہ سے حقائق چھپے نہیں رہ سکتے۔

☆☆☆

صاف پانی۔ اچھا معاشرہ == گدلا پانی۔ برا معاشرہ

اگر صاف پانی میں گندگی کا ایک قطرہ بھی شامل ہو جائے تو صاف پانی گندا تصور کیا جاتا ہے اور پینے کے قابل نہیں سمجھا جاتا۔ اگر کسی معاشرہ میں بھی سچ (صاف) میں تھوڑا سا جھوٹ (گند) ملا دیا جائے تو انسانی معاشرے پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے؟

بچے معصوم ہوتے ہیں معاشرہ میں جو عمل ہو رہے ہوتے ہیں انھی کو حقیقت یا سچ (صاف) سمجھتے ہیں۔ یہ والدین، بزرگوں اور ذمہ دار لوگوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے معاشرے کو آنے والی نسل کے لیے کیسا چھوڑ کر جائیں گے؟

صاف پانی ۔اچھا معاشرہ یا گدلا پانی۔ برا معاشرہ۔

☆☆☆

سیٹلائٹ کیمروں کی وجہ سے دنیا چھپ نہیں سکتی

دنیا میں کمیونیکیشن نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ اب انٹرنیٹ پر کوئی بھی انسان اپنے گھر کو دیکھ سکتا ہے۔ دنیا کے کسی بھی حصے کو دیکھا جا سکتا ہے۔ موبائل فون کے ذریعے دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں رابطہ ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر آپ کا فون بند بھی ہے۔ لیکن اس میں بیٹری ہے تب بھی ٹیکنالوجی کے حامل لوگ آپ کی گفتگو جو آپ کسی دوسرے شخص سے یا میٹنگ میں کر رہے ہیں سن سکتے ہیں۔ اسی لیے اب بڑی بڑی تجارتی میٹنگ میں فون الگ رکھے جاتے ہیں۔ اب دنیا میں کسی ملک کا اپنے مفادات کے لیے دوسرے ملکوں کو بیوقوف بنانا ممکن نہیں رہا۔ دنیا تیزی کے ساتھ ایک ہوتی جا رہی ہے اور آنے والا دور ساری انسانیت کی فلاح و بھلائی کا دور ہوگا۔ لہٰذا ایک دوسرے کے وسائل کو مختلف طریقوں سے لوٹنے کی بجائے دنیا کے سارے

انسانوں کے استعمال میں لانے کی پالیسی اپنانا ضروری ہوگا۔

☆☆☆

جرم کرنے والے نڈر لوگ

کیا دنیا میں ایسے بھی ممالک ہیں جہاں کے رہنے والے نہ خدا سے ڈرتے ہیں نہ ملکی قانون سے؟

1- خدا سے اس لیے کہ خدا کسی جرم کی سزا فوری طور پر نہیں دیتا۔ لہٰذا جرم کرنے والے عملی طور پر خدائی طاقت سے نہیں ڈرتے۔ عقلی طور پر تسلیم کرنا شاید اُن کی معاشرتی مجبوری ہوتی ہے۔

2- ملکی قانون سے اس لیے نہیں ڈرتے کہ وہ قانون کے نفاذ اور انصاف کی کمزوریوں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

جو چیز خدائی حکم کے مطابق منع ہو اور انسان وہ کر گزرے تو اس کو کیا کہا جائے گا۔

نافرمان.......نہ ڈرنے والا......معصوم......یا......؟

چھوٹے بچے زیادہ بہتر نام دے سکتے ہیں۔

☆☆☆

زندگی کا انوکھا اصول

کسی گھر کا بجٹ گھر کے نظام کو چلانے کیلئے بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح ملک کا بجٹ ملک کو چلانے کیلئے بنایا جاتا ہے جو کہ ملک کے شہریوں کی فلاح و بہبود، روزگار، بہتری بھلائی کیلئے خرچ کیا جاتا ہے، درج ذیل اصول کو معیشت کے کونسے اصولوں میں رکھا جائے گا۔

1- انسانوں کے خیال کیلئے خرچہ کل آمدن کا 30%

2- انسانوں کے رہنے والے ملک کی سرحدوں کا تحفظ کا خرچہ کل آمدن کا 70%

دنیا کے ممالک کیلئے ایک لمحہ فکریہ......!

☆☆☆

دنیا میں ملکوں کا قیام

دنیا میں ملک کیوں قائم ہوتے ہیں؟ اس لیے کہ اس کی سرحدوں میں رہنے والے تمام

انسانوں کی خوراک، صاف پینے کے پانی، تحفظ، صحت، روزگار،، رہائش کا خیال رکھا جائے گا۔

ہوتا کیا ہے؟

کیا ملک کے رہنے والے ہر شہری کو یہ سہولتیں میسر ہو جاتی ہیں؟

☆☆☆

دنیا سے بھوک کا خاتمہ سادہ حساب آسان حل

دنیا کی کل آبادی 6 ارب 30 کروڑ ہے اس میں سے تقریباً 3 ارب انسان پوری خوراک سے محروم رہتے ہیں۔ اگر ایک انسان کی دن کی خوراک ایک برگر/ بند کباب/ دال روٹی تین دفعہ دن کے حساب سے خرچہ لگایا جائے تو حساب یہ بنتا ہے۔

ایک برگر/ بند کباب/ دال روٹی .... خرچہ ایک ڈالر۔ ایک دن کا خرچہ..... تین ڈالر

ایک دن کا خرچہ (3 ارب انسانوں کی خوراک)..... 9 ارب ڈالر

ایک مہینے کا خرچہ (3 ارب انسانوں کی خوراک)..... 270 ارب ڈالر

سالانہ خرچہ (3 ارب انسانوں کی خوراک)........... 3240 ارب ڈالر

دنیا میں سالانہ جنگی اخراجات کا تخمینہ 8 ہزار ارب ڈالر جو 8 ٹریلین ڈالر بنتے ہیں۔ (انٹرنیٹ کی معلومات ملٹری اخراجات) دنیا میں خوراک سے محروم انسانوں کی بھوک صرف چند سو ارب ڈالروں کے خرچے سے ختم ہو سکتی ہے۔

نوٹ: اگر صاف پانی کی بوتل جس کا خرچہ 1/2 ڈالر ہے وہ بھی انسانوں کو مہیا کرنے سے سالانہ خرچہ صرف 540 ارب ڈالر بنے گا۔

اقوام متحدہ دنیا کے صدور وزیر اعظم انسانیت کے علمبرداروں سے درخواست ہے کہ اپنی مصروف زندگی میں سے چند لمحے نکال کر اس پہلو پر بھی غور فرمائیں۔

☆☆☆

فرد کی تعلیم ہر ملک وقوم کی اپنی ضرورت ہے

انسان کے اچھائی اور برائی کی تمیز کرنے اور عقلی شعور میں اضافہ کیلئے علم حاصل کرنا نہایت ضروری سمجھا گیا ہے۔ اچھی اور بہتر زندگی گزارنے کیلئے تعلیم حاصل کرنا ہر انسان کی ضرورت ہے۔ کسی ملک کے افراد کے علم میں اضافہ کیلئے تعلیم کے آسان مواقع سستے اور برابری کی سطح پر فراہم کرنا اُس کے حکمرانوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

تعلیم حاصل کرنا اگر مہنگا ہو جائے تو غریب و درمیانے درجے کے لوگوں کے لیے مشکل اور ناممکن ہو جاتا ہے جو انسانیت کی بھلائی کیلئے ایک نقصان دہ بات ہے۔ امیر تو پہلے ہی امیر اور دولت مند ہوتے ہیں ان کو علم حاصل کرنے کی شاید ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

فراہمی تعلیم کی سہولت مہیا کرنے والے ادارے اتنے مہنگے کیوں؟

تعلیمی ادارے تعلیم کی پہنچ سے دور کیوں؟

دنیا کے ہر فرد کو علم حاصل کرنے کے برابر اور سستے مواقع فراہم ہونے میں انسانیت کی بھلائی کا راز ہے۔ فراہمی تعلیم کو کاروباری انداز میں چلانا انسانیت کیلئے متضاد ہے۔

☆☆☆

اقوام متحدہ کے ادارے کی حیثیت

اقوام متحدہ کا ہر رکن ملک اپنے بجٹ کا کم از کم حصہ 0.0001 سے لے کر زیادہ سے زیادہ 22 فیصد تک (جو اس ملک کی قومی آمدنی اور ادا کرنے والے قرضوں کو مد نظر رکھ کر مقرر کیا جاتا ہے) اقوام متحدہ کو ہر سال ادا کرنے کا پابند ہے۔

لیکن عملی طور پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ کا ادارہ بین الاقوامی سطح پر ایک یتیم خانہ ہے۔ جس کی ساری مالی مدد ایک ہی ملک کرتا ہے۔

☆☆☆

دنیاوی مفاد اور انسان کی عزت و وقار

بعض اوقات انسان اپنے کسی چھوٹے سے مفاد کی خاطر لوگوں کے دلوں میں اپنی عزت

ووقار کھو بیٹھتا ہے۔ شاید ایسا ہونا اللہ کی طرف سے اس کے کسی گناہ کی سزا ہو جو اس کو یاد بھی نہ ہو۔

انسان کو زندگی میں جتنی زیادہ عزت ملتی ہے اسے اتنی ہی زیادہ احتیاط کرنا پڑتی ہے۔

اللہ کے خوف سے زندگی گزارنا بہتر ہے۔

☆☆☆

اپنے ہی دل کے چور

جو انسان کسی بھی ملک کے خزانے (عوام کے پیسے) سے تنخواہ لیتا ہے وہ عوام کی بہتری کیلئے کسی نہ کسی ذمہ داری پر فائز ہوتا ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے عہدے کی تمیز نہیں۔ اگر اس ذمہ داری کے دوران کسی کوتاہی، غیر ذمہ داری یا کرپشن کا باعث بنتا ہے لیکن وہ کسی قسم کی جوابدہی اور احتساب سے کسی بھی وجہ سے بچ جاتا ہے۔ اپنے دل میں وہ خود تو جانتا ہے کہ اس سے کیا غفلت اور کوتاہی ہوئی؟ وہ سمجھے یا نہ سمجھے، محسوس کرے یا نہ کرے۔ وہ اپنے دل کا چور ضرور ہوتا ہے۔ جو انسان اپنے ہی دل کے چور ہوں وہ لوگ دوسرے انسانوں کیلئے، بہتری اور اچھائی کے کیا کام کریں گے؟ ایسے لوگ اس دنیا میں صرف اپنی زندگی کا وقت گزارتے ہیں جتنی مہلت اللہ نے ان کو دی ہے۔

کیا معاشرے کے زوال کی وجہ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں؟

☆☆☆

لوڈ شیڈنگ اور معاشرتی اندھیرا

جب بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے تو اندھیرا چھا جاتا ہے۔ لوگ اس لوڈ شیڈنگ کے خلاف احتجاج کرتے ہیں کیونکہ لوڈ شیڈنگ کے دوران طالبعلم پڑھ نہیں سکتا۔ ہسپتالوں میں مریضوں کی جان خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ پانی نہ ہونے کے باعث لوگ نہا دھو نہیں سکتے۔ کھانے کے برتنوں کی صفائی نہیں ہو پاتی۔ کاروبار کا نقصان الگ ہوتا ہے۔ اسی طرح کی بے شمار تکلیفیں در پیش آتی ہیں۔

بالکل اسی طرح معاشرے کی برائیاں معاشرے کیلئے معاشرتی اندھیرا ہیں۔ کسی

معاشرے کا اندھیرا کس طرح دور ہوسکتا ہے؟

قرآن میں بتائی گئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت، ہدایات، احکامات پر عمل کرنے سے معاشرے کا اندھیرا دور ہوسکتا ہے۔ یہ تعلیمات سب کیلئے ہیں چاہے وہ عام شہری ہو یا حاکم۔ اگر قرآن میں بتائی گئی تعلیمات پر پورے طریقے سے عمل کیا جائے تو معاشرہ اچھائیوں کی روشنی سے جگمگا اٹھے گا۔

سورۃ ھود آیت 114 ''کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں یہ اُن کیلئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں''۔

☆☆☆

موبائل کا بے جا استعمال اور مہنگائی

انسان نے زندگی کو سہل بنانے کیلئے بے شمار ایجادات کی ہیں ان میں سے ایک موبائل فون بھی ہے۔ جس سے انسانوں کا ایک دوسرے سے ہر وقت رابطہ رہتا ہے۔ ایسی ہر سہولت کو استعمال کرنے پر انسان کو خرچ بھی کرنا پڑتا ہے۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ ضروری گفتگو کے علاوہ ''ہور کیہ حال اے، کیا کر رہے ہو، کیا ہو رہا ہے'' پوچھنے پر گفتگو میں زیادہ وقت صرف ہو جاتا ہے جس سے موبائل فون کے استعمال میں مہنگائی کے اس دور میں اضافی خرچہ بن جانا لازمی امر ہے۔ گاڑی چلاتے ہوئے زیادہ سپیڈ پر چلائیں تو ٹریفک والا چالان کر لیتا ہے۔ لیکن موبائل فون کے بے جا استعمال کا چالان آپ کی اپنی ذات پر منحصر ہے۔ شاید بچے موبائل فون کا زیادہ استعمال اس لیے کرتے ہیں کہ فون کارڈ والدین نے خرید کر دینا ہوتا ہے۔ جن ملکوں میں ہر فرد کو کام کر کے کمانا پڑتا ہے وہ اپنے پیسے پیسے کا خیال رکھتے ہیں۔

غیر ضروری گفتگو سے پرہیز کر کے مہنگائی کے اس دور میں بچت کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

انسانی شعور میں بیداری کی لہر

الیکٹرانک میڈیا کی وجہ سے دنیا میں انسانیت کی بہتری اور بھلائی کیلئے عوام کے اندر

پیدا ہونے والی شعور کی بیداری کی لہر کو نہ سمجھنے والے ریت کے ٹیلے پر بیٹھے ہیں۔اس لہر کو نہ سمجھنے والے غیر شعوری طور پر اس کو سمجھ نہیں سکتے یا شعوری طور پر اپنے کسی مفاد کی خاطر سمجھنا نہیں چاہتے۔

صحرا میں جب ہوا چلتی ہے تو ریت کے ٹیلے غائب ہو جاتے ہیں۔

انسانوں میں بیداری کی یہ لہر کسی وقت بھی دنیا کے ظالم اور استحصال کرنے والے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔

☆☆☆

دنیا میں امیر بادشاہ اور اس کی ملکائیں

اس وقت دنیا کا نظام ایک امیر بادشاہت کی طرز پر چل رہا ہے۔اس بادشاہ نے بے شمار ملکہ بنا رکھی ہیں۔ کسی کو چہیتی ملکہ کا درجہ حاصل ہے۔ کسی کو دوسرے درجے کی اور بہت ساری ملکاؤں کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ جن کو نظر انداز کر رکھا ہے اس غریب ملکہ کے بچے بھی آپس میں لڑتے رہتے ہیں ان میں سے کئی بچے بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے چکر میں رہتے ہیں۔ کسی غریب ملکہ کے بچوں کے پاس بادشاہ کا چھوٹا سا کارندہ بھی آ جائے تو وہ اس کو کھانا کھلا کر اور اس کے ساتھ تصویر بنوا کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے دنیا میں دو بادشاہ ہوتے تھے۔ایک غریب ہو گیا اور اس کی سابق ملکائیں اب امیر بادشاہ کی نظر التفات کی طلبگار رہتی ہیں۔اور ان کے بچے بد حال زندگی گزار رہے ہیں۔ کچھ چھوٹے چھوٹے بادشاہ بڑے بادشاہ کو اپنی سطح پر خودداری کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دنیا کے امیر بادشاہ کو اپنے ملک اور دنیا کے باقی سب انسانوں سے ایک جیسا برتاؤ رکھنے کی ہدایت دے۔

☆☆☆

دنیا کے ممالک میں عدل و انصاف میں کمزوری

1- دنیا کے جن ممالک کے عدل و انصاف میں کمزوری ہوگی ان ممالک کے راہنماؤں،

سربراہوں کو غیر ضروری حفاظتی اقدامات اختیار کرنا پڑتے ہیں۔

2- جو ممالک اپنے ملک کی حد تک تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوں لیکن دوسروں کے ساتھ لوٹ کھسوٹ برپا کریں گے، انسانوں کو قتل کریں گے، ان کے سربراہوں کو بھی حد سے زیادہ غیر ضروری حفاظتی اقدامات کرنا پڑتے ہیں۔

اگر ملکوں میں انصاف خود اپنے لیے اور انصاف سب کیلئے کا اصول اپنایا جائے تو سربراہوں کو حفاظتی دروازوں کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی

☆☆☆

غریب ملکوں کا قائم رہنا

دنیا کے ہر غریب ملک میں ایسے پیٹریاٹ موجود ہوتے ہیں جو اپنے عوام کو یہ باور کرواتے رہتے ہیں کہ انہوں نے سپر طاقت کا ساتھ دے کر اپنے ملک کو تھامے رکھا ہے ورنہ خدانخواستہ ملک باقی نہیں رہے گا۔

اللہ سب کا مالک ہے۔

☆☆☆

دنیا کے تمام سربراہان مملکت کو زندگی کی میسر سہولتیں مبارک ہوں

دنیا میں سالانہ آٹھ کھرب ڈالر جنگی ساز و سامان جو لوہے کے ہتھیار بنانے اور اس میں بارود یعنی آگ بھرنے میں خرچ ہوتے ہیں۔ ہر سال پرانے ناکارہ ہتھیار سکریپ ہو کر کباڑیوں میں بیچ دیئے جاتے ہیں۔ اس کی مالیت بھی سالانہ کھرب ڈالر بنتی ہے۔ دنیا کے ساٹھ فیصد پوری خوراک سے محروم انسانوں کی بھوک صرف سالانہ چند ارب ڈالروں سے ختم ہو سکتی ہے۔ دنیا کے تمام سربراہ اپنے آپ کو عقل مند سمجھتے ہیں اور ہر سال اقوام متحدہ کے ادارے میں اکٹھے بھی ہوتے ہیں لیکن پھر بھی دنیا کے ساٹھ فیصد انسان بھوکے رہتے ہیں۔

خود دنیا کے سربراہان مملکت کو زندگی کی تمام سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔

☆☆☆

دنیا میں زمینی زلزلے اور معاشرتی زلزلے

دنیا میں ہمیشہ چھوٹے بڑے زلزلے آتے رہتے ہیں اگر زلزلے کی شدت زیادہ ہوتو لاکھوں افراد ہلاک اور تباہی سے دوچار ہوجاتے ہیں۔ بالکل اسی طرح دنیا کے غریب ملکوں کے معاشرے بھی معاشرتی زلزلوں کا شکار رہتے ہیں۔ انسانوں کے طے کیے ہوئے اصول وضوابط کے مطابق ہر ملک میں مختلف ادارے ہوتے ہیں جن کے کام کرنے کے لیے دائرہ کار کومتعین کردیا جاتا ہے۔ جس ملک میں ادارے ایک دوسرے کے کام میں مداخلت شروع کردیتے ہیں وہاں معاشرتی بگاڑ پیدا ہوجاتا ہے۔ اور اس ملک کے لوگ معاشرتی زلزلوں کے کے جھٹکوں کی زد میں آجاتے ہیں اور بسا اوقات روزانہ جھٹکے محسوس کرتے ہیں۔ ایسے ملکوں کے معاشرے اصلاح وترقی کی بجائے زوال کی طرف گامزن ہوجاتے ہیں۔ نیز ہر قسم کی معاشرتی برائیوں میں اضافہ ہونا شروع ہوجاتا ہے۔

اللہ غریب ملکوں کو معاشرتی زلزلوں کی زد سے محفوظ رکھے۔

☆☆☆

جمہوریت ......اجتماعی عقل

ترقی یافتہ ملکوں میں اجتماعی طور پر عقل ودانش سے کام لیا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ مل کر فیصلہ کرتے ہیں اور ایک منتخب رہنما ان کے فیصلوں پر عملدرآمد کرواتا ہے۔ اس کو Collectivewisdom یا اجتماعی دانش کہتے ہیں۔ ترقی پذیر غریب ملکوں میں نامعلوم وجوہات کی بناء پر ایک فرد کو عقل کل تسلیم کیا جاتا ہے اور اسی سے ہر چیز کی امید رکھی جاتی ہے۔ (ایسے افراد زمانہ قدیم میں ہوتے تھے)

☆☆☆

یہ کیسے ممکن ہوگیا؟

اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کی تمام دولت دنیا کے صرف دوفیصد لوگوں کے پاس ہے۔ حیرت ہے کہ دنیا میں بڑے طاقتور صدر، وزیراعظم، قانون ساز اسمبلیاں، بے شمار

قانون نافذ کرنے والے ادارے، عقلمند، اعلیٰ تعلیم یافتہ، ہزارہا تعلیمی اداروں، یونیورسٹیوں کے ہونے کے باوجود چند لوگ دنیا کی ساری دولت اکٹھی کر گئے۔ دنیا میں ساٹھ سے ستر فیصد لوگ صاف پانی، پوری خوراک، پورا لباس اور مناسب علاج سے محروم ہیں۔ کیا اپنے آپ کو عقلمند، باشعور، دانشور سمجھنے والے لوگ کسی دوسری مخلوق کیلئے کام کرتے ہیں؟ کیا یہ لوٹنے والوں اور اُن کو پکڑنے والوں کا آپس میں کوئی گٹھ جوڑ تو نہیں ہے؟ کیا دنیا کے ملکوں میں دو فیصد لوگوں کی دولت کنٹرول کرنے کیلئے ایسے قوانین نہیں بن سکتے کہ ان کی بے پناہ دولت کا تھوڑا سا حصہ دنیا میں سہولتوں سے محروم انسانوں کی فلاح و بہبود کیلئے استعمال ہو سکے۔

☆☆☆

بڑی طاقتیں دنیا کے چھوٹے ملکوں کو چھوٹے بچے تصور کرتی ہیں

دنیا میں چند بڑی طاقتیں اپنی بے پناہ دولت اور طاقت ہونے کی وجہ سے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے مختلف قسم کی مشروط امداد اور قرضے دے کر اُن کو اپنے تسلط میں رکھتے ہیں۔ یہ اسی طرح ہے جیسے چھوٹے بچوں کو میٹھی ٹافیاں دے کر اُن کا دل بہلا دیا جائے۔ غریب ملکوں کے مصیبتوں کے مارے، مشکلوں سے دوچار، سہولتوں سے محروم انسان اپنے گھروں کے قریب ایک پکی نالی بن جانے یا گاؤں کیلئے پکی سڑک بن جانے یا کوئی اور زندگی کی سہولت فراہم ہو جانے پر بہل جاتے ہیں۔ اور بیچارے محروم انسان انہی چیزوں کیوجہ سے چند دن آرام ملنے کی صورت میں اس کو بہت بڑی نعمت تصور کرتے ہیں اور دوسری طرف بڑی طاقتوں کا چھوٹے ملکوں سے اپنا مفاد حاصل کرنے کا کھیل جاری رہتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے ملک بھکاریوں کی طرح اُن سے قرضے اور مدد حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ مجبور ہی رہتے ہیں۔

☆☆☆

نئی نسل کیلئے ایک سوچ

کیا انصاف کی جلد فراہمی کیلئے مستقبل میں ایسا قانون بن سکتا ہے؟

اگر انصاف میں تاخیر ہو تو تاخیر کرنے کے ذمہ دار لوگ سزا کے مستحق ٹھہرائے جائیں۔

وہ اہلکار یا افسر ہوں۔ وہ قانون ساز ہوں۔ وہ قانون کی مدد کرنے والے ہوں یا وہ قانون کے مطابق انصاف کرنے والے ہوں۔

نوٹ: اگر قانون میں کوئی خامی ہو یا انصاف کی فراہمی کے عمل Procedure میں کوئی خامی ہو تو وہ فوری طور پر دور کر کے جلد انصاف کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

سفید جرائم اور کالے جرائم

سفید جرائم	کالے جرائم
دنیا کی مالی تنظیموں کی جانب سے غریب ملکوں کو قرضہ دے کر مرہون منت رکھنا جس کے نتیجہ میں غریب ملک غریب تر ہوتے جا رہے ہیں اور ان ملکوں میں کرپشن پھیل جاتی ہے۔ ملاوٹ، دو نمبر مال، دھوکہ دہی، غلط بیانی انسانوں کو لوٹنے والی معاشی سکیمیں	جیب کاٹنا، چوری، ڈاکہ وغیرہ

☆☆☆

دنیا میں جمہوریت کے علمبردار اور تصویر کا دوسرا رخ

انگلینڈ کو دنیا میں جمہوریت کی ماں کہا جاتا ہے۔ اور امریکہ دنیا میں جمہوریت کا سب سے بڑا علمبردار کہلاتا ہے۔ لیکن ان دونوں کو یونائیٹڈ نیشنز کی سیکورٹی کونسل میں ویٹو پاور کا اختیار حاصل ہے۔ وہاں پر ان کی جمہوریت کی علمبرداری کا دعویٰ کیوں خاموش ہے؟ اس پر ستم ظریفی یہ ہے کہ دنیا میں ایک اور بڑی جمہوریت کے دعویدار ملک انڈیا بھی یونائیٹڈ نیشنز کی سیکورٹی کونسل میں ایسے ہی اختیار کیلئے کوشش کر رہا ہے۔ ایسا کرنے سے جمہوریت کے یہ علمبردار خود ہی اس کی

نفی کر رہے ہیں۔

کیا یہ دنیا میں منافقت اور دوغلا پن کی سب سے بڑی مثال نہیں ہے؟

☆☆☆

عبرت کی ایک مثال

ایران کے شہنشاہ رضا شاہ پہلوی کو 1953 کے الیکشن کے بعد عوامی دباؤ کے تحت اپنے ہی ملک سے جلاوطن ہونا پڑا تھا۔ لیکن امریکی سازش کے ساتھ ملک کے منتخب وزیراعظم مصدق کو فوج کے ذریعے عہدے سے علیحدہ کیا گیا اور قتل کر دیا گیا۔ شاہ ایران چند دنوں کی جلاوطنی کے بعد واپس ایران آ گیا اور امریکہ کو سالہا سال باقی دنیا سے سستا تیل فراہم کیا۔ جس سے اس کے ملک اور قوم کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا۔ (1980ء میں امریکہ میں Return of CIA کے نام سے ایک فلم دکھائی گئی تھی جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ CIA کی کارکردگی کی وجہ سے شاہ ایران کو واپس تخت پر بٹھایا گیا)

شاہ ایران جب دوبارہ جلاوطن ہوا تو دنیا کا کوئی ملک اس کو اپنے پاس رکھنے کیلئے تیار نہیں تھا۔ شاہ ایران کو دفن ہونے کے لیے بھی اپنے ملک میں جگہ نہیں ملی، مصر میں دفن ہوا۔

اللہ سب سے بڑا ہے

☆☆☆

امیر کا ایک دُکھ

کسی بھی معاشرہ میں جب کبھی کسی کے ہاتھ میں دولت آ جاتی ہے تو اسے امیروں کی صف میں شامل کیا جاتا ہے۔ ایک چھوٹا امیر اپنے پاس گھر، گاڑی، کاروبار، جائیداد کا مقابلہ اپنے سے بڑے امیر کے گھر، گاڑی، کاروبار، جائیداد سے کرتا ہے۔ اس طرح چھوٹا امیر اپنے آپ کو ذہنی طور پر بڑے امیر کے مقابلہ میں غریب تصور کرتا ہے۔ اس کے دماغ میں لاشعوری طور پر غربت کا دکھ رہنے لگتا ہے۔ ہر چھوٹا امیر اسی کوشش میں رہتا ہے کہ وہ بڑا امیر کیسے بنے۔

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ایسا دکھ نہیں پالتے اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں اور اس کے ساتھ غریبوں کا بھی خیال رکھتے ہیں۔

☆☆☆

انصاف اور طاقت

انصاف ہر حالت میں انسانیت کی بھلائی ہے۔
اگر طاقت انصاف کی مدد کرے تو انسانوں کیلئے زمین پر جنت ہے۔
اگر طاقت کا غلط اور بے جا استعمال ہو تو انسانوں کیلئے ظلم کا باعث بنتا ہے۔

☆☆☆

قریب ہے...... ایسا وقت قریب ہے

گزر جاتی ہے سب کی زندگانی...... بے بسوں، مجبوروں، محتاجوں کی بھی
ظالم، لٹیروں اور درندوں کی بھی
ظلم بربریت، درندگی...... جانوروں کی نشانی
جلد ایسے بھی آئیں گے...... نفرت کریں گے...... ظلم سے ناانصافی سے
ایسا وقت آئے گا...... منہ چھپایا کریں گے...... انسانیت پر ظلم کرنے والے
نسل انکار کرے گی...... وارث ہونے کی
ماضی کے ایسے تمام بھیانک کرداروں کی
جن کے گندے کردار نے لفظ ''شرم'' کو شرما دیا...... چہروں کو مکروہ بنا دیا۔
پتلے جلائیں جائیں گے...... مردے اکھاڑے جائیں گے
سب ڈکٹیٹروں کے...... سب لٹیروں کے
لٹ جائے قوم کا پیسہ...... بگڑ جائے قوم کی تقدیر
نہ کوئی پوچھنے والا...... آج نہیں تو کل
قریب ہے...... ایسا وقت قریب ہے

☆☆☆

حقیقت، خواب اور مستقبل

ماضی کی حقیقتیں آج کے لیے خواب ہوتی ہیں۔
ماضی کے روشن باب آج کے لیے اچھے احوال اور مستقبل کے لیے اچھی بنیاد ہوتے

ہیں۔ یہی روشنی انسانوں کی زندگی کو بہتر سے بہتر اور انسانیت کے قریب تر لے جاتی ہیں۔ جس کے لیے پیغمبر بھیجے گئے۔

ماضی کے نواب...... آج کی اولاد کے لیے صرف خواب

حال خراب...... محنت کوشش کامیاب

☆☆☆

ایک عام سیاسی پارٹی کے مجلس عاملہ کے رکن کا المیہ

اگر کسی سیاسی جماعت کا پشاور، کراچی، کوئٹہ، لاہور میں اجلاس ہو رہا ہو تو اس کے رکن کے پاس کرائے اور رہنے سہنے کیلیے بمشکل رقم ہوتی ہے۔

کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ جب اس کی پارٹی حکومت میں آئے گی تو وہ اپنے پرانے کرائے اور مستقبل کے کرایوں کی کسر پوری کرلے گا۔ کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ عوام کی خدمت کرنے کا معاملہ وہ اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں کہ انسان کا خالق اللہ ہے وہی اس کا خیال رکھے گا۔

اللہ سب دیکھتا ہے۔ اور وہی سب کا حساب لے گا

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں عقل و دانش وراثت سے نہیں ملتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے جس پر چاہے عنایت کردے۔ اس میں غریب امیر کی بھی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔

☆☆☆

دوزخ کی آگ

دوزخ میں آگ...... آگ میں دوزخی گناہگار

مریں گے نہیں جلیں گے...... جلنے کی تکلیف ہی ان کی سزا

دنیا میں ایسے لوگ...... غریب لوگ مظلوم لوگ مجبور لوگ

جو تکلیف میں رہتے ہیں...... وہ دنیا کی آگ میں رہتے ہیں

دوزخ کی آگ اور...... دنیا کی آگ

فرق صرف اتنا

دوزخ میں عذاب کے نظارے

دنیا میں کھیتوں پہاڑوں صحراؤں کے نظارے

دوزخ میں جلیں گے......مریں گے نہیں

دنیا میں جلتے نہیں......مرتے ہیں

فرق صرف نظاروں کا......دنیا میں دکھ کے ماروں کا

یہ زندگی یا سزا......!

☆☆☆

دنیا میں انصاف

دنیا میں انسان......دنیا میں وطن......انسان نے وطن بنائے

طور طریقوں سے رہنے کے لیے......ضابطے قانون بنائے

انسانوں میں سے انسان نے......جج بنائے

ضابطے، قانون سے تجاوز کرنے والوں کیلئے......جج فیصلہ کرے

کسی وطن میں جج......میرٹ پر بنتے ہیں یا لابی سے

میرٹ پر بننے والے جج......میرٹ پر فیصلہ کریں

لابی سے بننے والے جج......ملے جلے فیصلے کریں

کسی وطن میں رہنے والے انسانوں کی......حالت دیکھ کر ہی کہا جا سکتا ہے

جج میرٹ پر بنتے ہیں یا لابی سے......فیصلے میرٹ پر ہوتے ہیں یا ملے جلے

میرٹ کے لیے سب برابر......لابی کے لیے لابی کا خیال یا کوئی اور خیال

ایک غلط فیصلہ......وطن کی بربادی

اچھے فیصلے اچھے حال......برے فیصلے برے حال

انسانوں کے حالات بتائیں......کیسے حال

نہ کوئی خیال کرے......تو نہ کرے

کرلے تو اچھی بات......اچھے فیصلے اچھے حالات

انسان وہ جو رکھے دوسروں کا......انصاف سے خیال نہ کہ اپنا خیال

☆☆☆

پڑھا لکھا......غیر مہذب

یہاں پڑھا لکھا بھی غیر مہذب......ان پڑھ بھی غیر مہذب

پھر باقی بھی کیا بچا......کون مہذب

پھر ایک ہی رہ جاتا ہے مہذب......طاقت کا مہذب

اگر یہی اصول......تو دنیا میں ایک سے بڑھ کر ایک طاقتور

جو آنکھ لگائے بیٹھے ہیں......جن ملکوں کے ایسے اصول

خدا پر بھروسہ کرو......جمہور کا فیصلہ قبول کرو......فیصلے کون کرتا ہے

ایسا سمجھ سے باہر ہے......فیصلے کون کرتا ہے

یہی سمجھ سے باہر ہے......پھر خدا ہی حافظ

خدا ہی سب کا محافظ

ایک بار سورۃ فاتحہ پڑھو......ایک بار سورۃ اخلاص پڑھو

ایک دفعہ درود پڑھو......پھر ہوا میں بکھیر دو......شاید بخشش ہو جائے

☆☆☆

اپنے رہنے کو بھی دیکھو

اپنے رہنے کو بھی دیکھو

اور دنیا کو بھی دیکھو......وہ کیسے رہ رہے ہیں

انصاف کے ساتھ......غریب کے کتنے خیال کے ساتھ

ہر ایک کو مفت علاج کے ساتھ......ہر ایک کو خوراک روزگار کے ساتھ

ہر ایک کی جان کے......تحفظ کے ساتھ

یورپ، امریکہ میں عیسائی......چین جاپان میں بدھ مت کے ماننے والے

تم ویسے تو رہتے نہیں...... جیسا ایمان رکھتے ہو

کچھ دوسروں کو ہی دیکھ کر...... کچھ سیکھ لو

اپنے جینے کا...... کچھ تو خیال کر لو

کچھ دوسروں سے ہی...... سبق حاصل کر لو

☆☆☆

دنیا میں سچ......اور......سچ پر عمل

دنیا میں سارا سچ کس کتاب میں ہے؟

قرآن میں

قرآن کس لیے ہے...... انسان کی رہنمائی کیلئے

رہنمائی صرف دماغ میں رکھنے کے لیے......یا......عمل کرنے کے لیے

کیا اس کتاب کو سارا سچ ماننے والے...... مسلمان

اس سچ پر عمل بھی کرتے ہیں......یا

صرف دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بتانے......اور

جتلانے کے لیے کہ...... قرآن سارا سچ ہے

سچ کو سچ کس طرح ثابت کیا جا سکتا ہے...... سچ بول کر...... سچ پر عمل کر کے

کیا مسلمان سچ بولتے ہیں...... کیا سچ پر عمل کرتے ہیں؟

سچ زبانی...... سچ عملی؟

دنیا کیسے مانے سچ کو...... صرف بحث و مباحثہ سے......یا......عمل سے

☆☆☆

ملکی خزانے کے مالک عوام ہیں

کیا عوام کو علم ہے کہ قومی سرکاری خزانے کے وہ مالک ہیں۔ ماچس، ملز کا آٹا، گھی، کپڑا، بنیان، جرابیں، جرسیاں، جوتے، پالش، سوئی دھاگہ، کنگھی، برتن، کپڑے دھونے والا

صابن، پاؤڈر، نہانے والا صابن، شیمپو، کھلونے، پین، پنسل، ربڑ، کتابیں، کاپیاں، ٹافیاں، بسکٹ، چپس، کھیلوں کا سامان، جوس، کوکا کولا، پیپسی جیسی مشروبات، شربت، سائیکل، کمپیوٹر، ٹی وی، فریج، ڈیک وغیرہ غرض یہ کہ ہر وہ چیز جو فیکٹری سے بنی ہو اور عوام خرید کر استعمال کرتے ہوں اس کی قیمت میں سیلز ٹیکس (کئی پیکٹوں پر بھی لکھا ہوتا ہے) شامل ہوتا ہے۔ جو فیکٹری والا گورنمنٹ کے سرکاری خزانے میں پہلے ہی جمع کروا دیتا ہے۔ دکاندار ٹیکس شامل شدہ قیمت فیکٹری والے کو ادا کر کے لاتا ہے اور عوام اس شامل شدہ ٹیکس والی قیمت ادا کر کے خریدتے ہیں۔ اسطرح ہر شہری قومی خزانے کا حصہ دار اور ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ قومی خزانہ عوام کی فلاح و بہبود اور ملک کے انتظام پر خرچ کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہسپتال، سڑکیں، بجلی، ٹیلیفون وغیرہ۔ اور ہر وہ سہولت جو حکومت عوام کو باہم پہنچاتی ہے۔ اگر کسی جگہ تعمیر کے دوران نالی، یا سولنگ یا عمارت میں کوئی ایک اینٹ بھی دوم کوالٹی کی لگے، دفتروں میں فالتو بجلی استعمال ہو، سرکاری گاڑیوں کا غلط استعمال ہو، پتنگ بازی سے واپڈا کا نقصان ہو، کسی احتجاج کے دوران قومی املاک کو نقصان پہنچے، یا کوئی بچہ سرکاری بلب کو توڑے یہ سب نقصان آپ کے جمع شدہ پیسوں کا ہوتا ہے۔ سرکار کا مال مفت کا مال نہیں ہوتا۔ یہ سارے عوام کی جیبوں سے گئے ہوئے پیسے ہوتے ہیں اور اس کا خیال رکھنا بھی قوم کے بچے بچے کی ذمہ داری ہے۔ اگر آپ کی جیب سے کوئی پیسے نکال لے یا آپ کے گھر کو کوئی نقصان پہنچائے تو کیا آپ اس کو چھوڑ دیں گے؟

اکیسویں صدی ہو اور عوام کے پیسے ہوں؟

اپنے قومی خزانے کا خیال کیجئے۔

☆☆☆

کوئی کھا گیا......وہ کھا گیا

ایک کہتا ہے دوسرا کھا گیا......دوسرا کہتا ہے پہلا کھا گیا

کون کھا گیا......کوئی غریب کھا گیا

غریب ہوتا تو......پکڑا جاتا

یہ تو کوئی جن کھا گیا......یا کوئی بھوت کھا گیا

انتظامیہ، عدلیہ، پارلیمنٹ...... پولیس، فوج کے ہوتے ہوئے

کوئی کیسے کھا گیا......؟ قومی خزانہ کھا گیا

عوام کا پیسہ کھا گیا...... یہ کون کھا گیا؟

کوئی بیوقوف بنا گیا...... ایک دو کو نہیں، کروڑوں کو بیوقوف بنا گیا

ان سب عقل والوں کو...... بیوقوف بنا گیا

نہ عوام پکڑے...... نہ کوئی پکڑے...... تو پھر کون پکڑے؟

جو کھا گیا...... ملک کا نظام بگاڑ گیا

کسی کو علم نہیں...... کون کھا گیا؟

جن کھا گیا...... یا...... بھوت کھا گیا

☆☆☆

اینیمل فارم...... جانوروں کا فارم

کسی لکھنے والے نے "اینیمل فارم" جانوروں کا فارم کتاب لکھی۔ جانوروں کی اسمبلی کا حال لکھا۔ ایک جانور نے لیڈر کی بدعنوانی کے بارے میں سچ بات کی۔ جانوروں کی اسمبلی میں موجود کتوں نے اس جانور کی چیر پھاڑ کی۔ پھر کسی دوسرے جانور نے حق سچ کی بات نہ کی۔ جانوروں کی اسمبلی میں۔

☆☆☆

ظالم کون

ظلم کا حکم دینے والا ایک فرد ہوتا ہے۔ حکم پر عمل کرنے والے بے شمار ہوتے ہیں۔ ظالم کون ہوتا ہے۔ حکم دینے والا یا اس کے حکم پر عمل کرنے واالا، لاٹھی مارنے والا، یا دونوں......!

ظالم کا ساتھ دینے والے، اس کی طاقت کا باعث بنتے ہیں۔ بدنام حکم دینے والا ہوتا ہے۔ ساتھ دینے والے نیک اور پارسا بن جاتے ہیں۔

ظالم کی طاقت کا باعث بننے والے اگر ظالم کا ساتھ نہ دیں تو کیا ظالم، ظالم رہ سکتا ہے؟

ظلم کا ساتھ دینے والوں کی کیا مجبوری ہوسکتی ہے؟

(1) ذاتی مفاد (2) جرم کار (3) یا کسی اور وجہ سے ظالم کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں۔

ماہر دماغ سے ایک سوال!

کیا ظلم کرنے والے کے دماغ کے خلیوں میں کوئی بے ربطی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو ظلم کرنے سے ربط میں آ جاتے ہیں۔

☆☆☆

بھیک مانگنے اور لوگوں کو لوٹنے والوں کی تعداد میں اضافہ اور رہنما

کسی ملک میں مہنگائی یا غربت کی وجہ سے بھیک مانگنے اور لوگوں کو لوٹنے کی وارداتوں میں اضافہ یا کمی کی تعداد سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس ملک کے رہنما / حکمران عوام سے کتنے مخلص ہیں؟ ان کی تعداد میں اضافہ ہوا یا کمی ہوئی؟ خدا کسی بھی ملک کے حکمران کو اس ملک کے تمام انسانوں سے ممتاز کرتا ہے اس کو سب سے زیادہ عزت ملتی ہے، سہولتیں میسر ہوتی ہیں اور وہ اس ملک کے رہنے والے انسانوں کی بہتری و بھلائی کے لیے حلف بھی اٹھاتا ہے۔ خدا کسی کو جتنی زیادہ عزت عطا کرتا ہے اس کی ذمہ داری بھی اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔ اگر وہ انسانوں کی تکالیف اور مصائب دور نہیں کر سکتا تو اس کے لیے اس ذمہ داری سے راضا کارانہ طور پر الگ ہونے کا راستہ بھی ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے اگلا آنے والا رہنما / حکمران انسانوں کی زیادہ بہتر خدمت کر سکے۔ قیامت کے روز سب کا حساب ہونا ہے۔ اگر کوئی آخرت کو مانتا ہو۔

☆☆☆

جھوٹ! بچے......اور...... بڑے

ایک گھرانہ چند افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ والدین اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے ذمہ دار ہوتے ہیں، معصوم بچے ان کی خوشیاں ہوتے ہیں، بڑے ہو کر ان کے ساتھی بنتے ہیں۔ پھر والدین کے دنیا سے رخصت ہونے پر ان کے وارث بنتے ہیں۔ یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک رہے گا۔ بچوں کی تربیت میں سچ اور جھوٹ کا فرق بیان کیا جاتا ہے اور سچ بولنے کی تلقین کی

جاتی ہے۔ اگر کسی گھرانے میں کوئی جھوٹ بولے تو گھر میں اس کی حیثیت کے مطابق درجہ بنتا ہے۔ بچہ جھوٹ بولے تو ''چھوٹا جھوٹا'' بڑا جھوٹ بولے تو ''بڑا جھوٹا'' کہلائے گا۔ اسی طرح ملکی معاشرے میں انسانوں کے عہدوں/درجوں کے لحاظ سے ایسا پیمانہ مقرر کیا جا سکتا ہے۔ اگر ملک کا سربراہ جھوٹ بول دے تو وہ اس ملک کا سب سے ''بڑا جھوٹا'' قرار دیا جا سکتا ہے کسی سربراہ کو ملک میں سب سے زیادہ عزت و احترام ملتا ہے۔ اس کی کسی غلطی پر اتنا ہی بڑا قصوروار بھی جاننا چاہیے۔ ماضی میں دنیا کی ایک بڑی طاقت کے سربراہ کو جھوٹ بولنے پر مستعفی ہونا پڑا تھا۔

سچ طاقت بھی ہے.....عزت بھی ہے

☆☆☆

ہیومن رائٹس کمیشن اور ایسے دیگر اداروں سے سوال

زمانہ قدیم سے دنیا میں رہنے سہنے کیلئے دنیا کے ملک ایک دوسرے سے تجارت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اگر دنیا کے کسی ملک کا اپنے وسائل سے گزارہ ہو رہا ہو تو اس کو دوسرے ملک کے معاملات میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن جب ایک ملک کسی بھی ہتھکنڈے سے دوسرے ملک کے وسائل چھین لیتا ہے تو دوسرے ملک کو اس کے وسائل سے محروم کر دیتا ہے۔ اس طرح وہ خود روٹی کھا کر دوسرے انسان کو بھوکا مرنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ کیا ترقی یافتہ ملکوں میں ہیومن رائٹس کمیشن یا ایسے دیگر اداروں نے کبھی اس بات کا بھی نوٹس لیا ہے کہ ان کی حکومتیں دراصل کیا کردار ادا کر رہی ہیں؟

نوٹ: کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ جن غریب ملکوں میں امیر ملکوں کے لوگ خوراک تقسیم کرنے جاتے ہیں وہ دراصل انہی غریب ملکوں کا لوٹا ہوا مال ہوتا ہے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

ایک خدا کو نہ ماننے والے نے کہا

حیرت میں ہوں

خدا کو ماننے والے انسان

یہ کیسے انسان......؟

قتل وغارت، لوٹ مار، نفسانفسی، افراتفری

سات ارب انسان......آدھے بھوکے......آدھے کھائیں

انصاف، خوراک، برابری، روزگار سے محروم

یہ کیسے انسان......؟

خدا کے بنائے ہوئے......خدا کے ماننے والے

انسان ...... یا کوئی اور مخلوق

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

ملکی مفاد کے لیے قانون کی خلاف ورزی کرنے کو اگر برا نہیں سمجھا جائے گا تو ایک عام انسان کو اپنے کسی مفاد کے لیے قانون کی خلاف ورزی کرنے کا جواز مل جائے گا۔

ملکی مفاد......قوم کا مفاد

قوم کا مفاد......افراد اور فرد کا مفاد ہوتا ہے

بڑی طاقت اپنے ملک کے مفاد کے لیے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرتی ہے تو چھوٹے ملکوں میں بھی ایسی روایت قائم ہو جاتی ہے۔

کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کا مجموعی نظام لفظ ''ملکی مفاد'' کے نام پر انتشار کا شکار ہے جبکہ انسانوں کی اکثریت زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔

☆☆☆

نوجوان نسل توجہ فرمائے

ایسا معاشرہ جس میں زندگی کے ہر شعبے میں برائی اتنی پھیل جائے کہ برائی کو برائی نہ سمجھا جائے بلکہ انصاف اور احتساب نہ ہونے کی وجہ سے برائی (کرپشن) پر عمل کرنا زندگی کیلئے ضروری سمجھا جائے۔ اس طرح کرپشن روزمرہ زندگی کا حصہ بن جائے۔ ایسے ملک میں کسی بیرونی

سازش کا داخل ہونا معمولی بات ہوگی۔

کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ کسی بیرونی طاقت نے ایسے ملک میں پہلے قدم کے طور پر کرپشن کو پھیلانے والے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی، مدد کی۔ پھر کرپٹ لوگوں نے ایک دوسرے کی پردہ پوشی کی۔ آہستہ آہستہ کرپشن ناسور کی طرح پھیل گئی۔ ملک کے سارے ادارے اس کا شکار ہو گئے۔

اب!

سازش کو منطقی انجام تک پہنچانے کیلئے ساری بیرونی دشمن طاقتیں اکٹھی ہوگئیں اور پورا دباؤ ڈال دیا۔ جس کا مقابلہ کوئی ایک ادارہ نہیں کرسکتا۔ بلکہ

بھائی کو بھائی سمجھنا ہوگا۔ سب کے حقوق پورے کرنا ہوں گے۔ جلد انصاف رائج کرنا ہوگا۔ ہر ایک کو برابر کی عزت کرنا ہوگی۔ عورت کی عزت کرنا ہوگی۔ سب کو تحفظ دینا ہوگا۔ کرپشن کو بند کرنا ہوگا۔ خود انحصاری پر عمل کرنا ہوگا۔ ایسا سب کو آپس میں مل کر کرنا ہوگا۔ نہیں تو الزام ہی لگاتے رہ جائیں گے۔ یہ سب کچھ برا ایک یا دوسرے کی وجہ سے ہوا۔ پھر کیا پچھتائے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ سب کو قدم اٹھانے ہوں گے۔ قدم ملانے ہونگے۔ وگرنہ سب کو ذلت کا سامنا کرنا ہوگا۔ کوئی چھوٹی بڑی تکبری ہو یا نہ ہو سب کو۔

دیوار پر لکھا کچھ نظر نہ آئے تو......آنکھوں والے اندھے

حیرت ہے کہ عقل بھی ہے، سمجھ بھی ہے، جذبہ بھی ہے طاقت بھی ہے۔ پھر بھی قدم اٹھانے سے ہچکچاہٹ۔ ایسا سمجھ سے باہر ہے۔ نوجوان جنہوں نے ابھی عملی زندگی گزارنی ہے وہ بھی کسی کشمکش کا شکار ہیں۔ بزرگوں نے جو کیا اُس کا نتیجہ سامنے ہے۔

کوئی کسی گڑھے میں گر جائے تو نوجوان ہی اسے نکالتے ہیں۔ ڈوبنے والے کو بھی نوجوان ہی زندہ بچاتے ہیں۔ طوفان سے مقابلہ کرنے والے بھی نوجوان ہی ہوتے ہیں۔

میرے نوجوان......؟ سوالیہ نشان

ملک تمہارا ہے......بچالو اسے

نہیں تو پہلے مفتوح ہوں گے......پھر ساری عمر آزادی کی جدوجہد میں گزرے گی

ابھی تھوڑی سی جدوجہد......تھوڑی سی کوشش کے ساتھ اپنا معاشرہ ٹھیک کرلو

باقی زندگی آرام سے گزرے گی۔

☆☆☆

دنیا میں لڑائی......عقیدہ یا وسائل......لا حاصل

دنیا میں فساد کا آغاز......زمین کے وسائل پر

انسانی معاشرہ آئین قانون

ایسا سب امن اور سلامتی کے لیے

انسانوں کی رہنمائی کے لیے مذہب

ہدایت دینے والے آئے

انسانیت کا سبق......علم، مثبت سوچ، انصاف،

دیانت، امانت، مساوات برداشت، محبت اور درگزر

مذہب عقیدہ کی لڑائی لا حاصل

اصل لڑائی، وسائل پر......چند مفاد پرستوں کی

بہانے، وجوہات، وطن، گروہ، قبیلہ ......لوگوں کو بہکانے کے لیے۔ نتیجہ لا حاصل

حکمران اور ساتھی مزے میں ...... مال غنیمت ...... انسانوں کی اکثریت بنیادی سہولتوں سے محروم

دنیا میں وسائل کا اندازہ......آبادی کا شمار۔

سب مل جل کر کھا سکتے ہیں

آج کی لڑائی......ایک وطن کے لوگ سب کچھ کھائیں......باقی بے شک محروم رہیں۔

ناں بھائی......ناں

جسم، بھوک، خوراک، گفتگو، عادتیں ایک جیسی

سب انسان......مل جل کر کھائیں

مستقبل کا انسانی شعور......سب انسان......ایک جیسے

زندگی کی بعض باتوں میں بھارت پاکستان سے بہت ''پیچھے'' ہے

پاکستان کی ترقی	بھارت کی پسماندگی
سورج چھپنے کے بعد لوگ گاؤں سے گاؤں یا شہر سے گاؤں آتے جاتے ہوئے انجانے ڈر سے سفر نہیں کرتے، ڈرانے والوں کے ناکے لگتے ہیں	لوگ رات کو بھی سفر کرتے ہیں، ڈرانے والوں کے ناکے نہیں لگتے
ڈاکوؤں کے پاس جدید ہتھیار کلاشنکوف ٹرپل 222 اور ٹی ٹی پستول	اگر کوئی ڈاکو ہو تو اس کے پاس پرانی 12 بور کی بندوق ہوتی ہے
خوراک مہنگی اور ملاوٹ کھلی	خوراک سستی اور ملاوٹ کم
دوائی مہنگی اور جعلسازی عام	دوائی سستی اور جعلسازی نہ ہونے کے برابر
ٹریفک بے ہنگم	ٹریفک اصول کے مطابق
ریلوے ٹرین کے ایکسیڈنٹ ہو جانے پر ریلوے وزیر ٹرین ڈرائیور پر ذمہ داری ڈال دیتا ہے اور استعفیٰ نہیں دیتا	ریلوے وزیر بطور سربراہ محکمہ ذمہ داری قبول کرتا ہے اور مستعفی ہو جاتا ہے
آئین بار بار معطل، اداروں کی ایک دوسرے کے معاملات میں دخل اندازی	ایک ہی پرانا آئین اور اداروں کا ایک دوسرے میں کوئی عمل دخل نہیں
مذہبی عبادات کی ادائیگی کے وقت پولیس کے پہرے، بم دھماکے عام	مذہبی عبادت گاہوں میں عبادات کی ادائیگی بغیر پولیس پہرے کے۔
مسلمان مسلمان کو مارتا ہے	ہندو، ہندو کو نہیں مارتا ہے
کاشتکار کو ٹیوب ویل کے بجلی کے بل	کاشتکار کو بجلی فری
مسلمان بطور مسلمان آٹومیٹک جنتی	ہندو بطور کافر دوزخی

☆☆☆

مال ودولت سے محروم غریب انسان بھی لٹتا ہے

غریب آدمی دولت، جائیداد، روپے پیسے سے محروم ہوتا ہے۔ بعض اوقات کھانے کے لیے ایک روٹی کو ترستا ہے لیکن کسی ملک کا ایک شہری ہونے کی وجہ سے بظاہر بہت سے حقوق کی دولت سے مالا ہوتا ہے۔ ہر ملک کے آئین میں لکھا ہوتا ہے کہ اُس کے تمام شہریوں کو زندہ رہنے اور چلنے پھرنے کی آزادی، کھانا کھانے کی آزادی، روزگار کمانے کی تعلیم حاصل کرنے کی، تحریر و تقریر کی، ووٹ کے استعمال کی آزادی۔

رہنما لوگ ان غریب لوگوں کو ان کی محرومیت دور کرنے کا نعرہ لگا کر، وعدہ کر کے، مختلف عقیدتوں کا اظہار کر کے، ان کی جذباتی وابستگی کا خیال رکھتے ہوئے ویسے ہی عقیدتوں کا اظہار کر کے غریب لوگوں کی بہتری، بھلائی، انصاف، روزگار، خوراک، صحت کے علاج، رہائش کی سہولتوں کے سہانے خواب دکھا کر اپنے مخصوص انداز میں ان کی کل جائیداد حقوق کی دولت بھی لوٹ لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں روٹی، کپڑا، مکان، انصاف، غریب انسان کے لیے بہترین نعرے ہیں۔ لوگ ان نعروں کے سبب ایسے رہنماؤں کا ساری عمر ساتھ دیتے رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے غریب ملکوں میں آبادی کی اکثریت ان سب حقوق سے محروم ہی رہتی ہے۔ اور نعروں اور وعدوں پر لٹ جانے کا سلسلہ قائم رہتا ہے۔ یہ سلسلہ ختم ہوسکتا ہے اگر غریب انسان تعلیم حاصل کرے۔ اُسی کی بدولت لٹیروں سے آگاہی ہوسکتی ہے۔ ایک نسل نہیں اگلی نسل ہی سہی۔ اسی طریقے سے دنیا میں انسانوں نے اپنے حقوق حاصل کیے۔

☆☆☆

تعلیم حاصل کرنا اور کلچر کے نام پر تعلیم سے محروم رکھنا

دنیا کے بعض علاقوں میں کلچر کے نام پر اپنی نئی نسل کو تعلیم سے محروم رکھا جاتا ہے۔ ایسا عمل نئی نسل پر ظلم اور اپنے ساتھ زیادتی کے مترادف ہے۔ تعلیم کے ساتھ انسانی عقل و شعور میں بہتری آتی ہے۔ پہلے سے معلوم علم میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ علم حاصل ہونے کی وجہ سے اچھائی اور برائی کے عمل کے فرق کرنے میں تمیز حاصل ہوتی ہے۔ اچھی بات یا عمل انسان کی بہتری/ بھلائی کیلئے فائدہ مند ہوتا

ہے۔ جن علاقوں، قبیلوں میں تعلیم حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی وہاں کے لوگ رہنے سہنے میں دنیا کے دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ دنیا میں انسانیت ایک جاری سفر کے عمل سے مسلسل گزرتی رہتی ہے۔ ضروریات زندگی کی وہ چیزیں جو پچھلی صدی میں موجود نہیں تھیں آج وہ ہر انسان کی اہم ضرورت بن چکی ہے۔ مثال کے طور پر موبائل فون وغیرہ۔

انسانیت کے ساتھ سفر میں ساتھ رہنے کیلئے تعلیم حاصل کرنا لازم ہو چکا ہے۔ تعلیم یافتہ قبیلے اور لوگ اپنی شناخت اسی طرح برقرار رکھ سکیں گے وگرنہ تعلیم کے بغیر انسانیت کے سفر میں ایسے لوگ بغیر کسی شناخت کے تحلیل ہو جائیں گے۔ دنیا کے جن علاقوں میں قدرتی معدنیات کے ذخائر موجود ہیں آنے والے وقت میں ان ذخائر کو انسانی استعمال میں لایا جائے گا۔ دنیا کے دوسرے علاقوں کا رخ اس علاقے کی طرف ہوگا۔ اس علاقے کے لوگوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ تعلیم کے شعبے پر خصوصی توجہ دیں تاکہ تعلیم کی کمی کی بنیاد پر مقامی آبادی کسی بھی لحاظ سے پیچھے نہ رہ جائے۔ کیونکہ باہر کی آبادی کے لوگوں کی آمدروفت اتنی تیزی سے ہوگی کہ مقامی آبادی ان ذخائر سے اپنے مفاد کے لیے کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکیں گے۔

اس ضمن میں ان علاقوں کے رہنماؤں اور قبیلوں کے سرداروں کو تعلیم کے شعبے پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور آنے والے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے تعلیم لازم ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

سب ایک

روح کو بھیجنے والا خدا

خدا کو ماننے اور نہ ماننے والے......سب کے ہاں

روح......بے اختیار

بھیجے......بھیجنے والا

جسم......ہندو مسلم سکھ عیسائی یہودی اور لا مذہب......سب انسان

عقیدہ مذہب بچے کا وہی......جو والدین کا......پیدائش پر

آج کا بچہ......کل کا بڑا

انسانوں کی آپس میں نفرت

انسانوں کی پیدا کردہ......مختلف مفادات کے لیے

نفرت......خدا کا فرمان نہیں......نہ ہی ہوسکتا ہے

انسان کو پیدا کرنے والا خدا خود......انسان اس کی تخلیق

اپنی تخلیق سے سب کو محبت......خدا کو انسان سے محبت

آپس میں محبت......سب کی سلامتی کا سبب......خوشی کی علامت

علم، مثبت سوچ، انصاف، دیانت امانت، مساوات کے ساتھ

☆☆☆

نئ نسل کی ایک پریشانی

ملک پاکستان میں جب ایک مسلمان گھرانے میں ایک بچہ کی پیدائش ہوتی ہے اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے۔ وقت کے ساتھ جوان ہوتا ہے پھر اپنی شناخت کے لیے پریشان ہوتا ہے۔

1-والدین کی ذات برادری قبیلہ،

2-والدین کا مذہبی عقیدہ سنی، شیعہ (مختلف فرقے)

3-علاقہ پٹھان، پنجابی، سندھی، بلوچی

4-علاقائی گفتگو کی زبان، پشتو، پوٹھوہاری، پنجابی، سرائیکی، بروہی، سندھی، بلوچی، اردو

ان سب کی بنیاد پر لڑائی جھگڑے، فسادات

ایک ہی وطن میں رہنے والے نفرت اور ہلاکت خیزی کے شکار

(وطن پاکستان......مذہب اسلام)

مسلمان......ویسے سب انسان

خدا پاکستان کی نئی نسل کو اپنی شناخت کی پریشانی سے بچائے اور وطن کے لحاظ سے سب کو بطور پاکستانی ہونے کی پہچان کروائے۔ تاکہ علم و عقل کے خزانے سے بھرپور یہ نئی نسل اتفاق اور محبت کے جذبے کے ساتھ ملک پاکستان کو فلاح و بہبود اور ترقی کی منزل تک لے جائے۔ آمین

نئی نسل......ایک روشن امید

☆☆☆

عورتوں پر ظلم کرنے والے مرد حضرات کیلئے

انسان ایک ہے اس کی دو اصناف ہیں۔ ایک صنف مرد اور ایک صنف عورت۔ مرد اپنی جسمانی طاقت زیادہ ہونے کی وجہ سے عورت پر برتری رکھتا ہے۔ یہ قدرت کا نظام ہے۔ عورت کا ایک نہایت اہم فریضہ بچے کو جنم دینا ہے۔ دنیا میں خدا کی تخلیق انسان کی پیدائش عورت کے ذریعے ہی ہوتی ہے۔ عورت ماں کہلاتی ہے۔ بچہ بڑا ہو کر بھی ماں کی عزت زیادہ کرتا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ دنیا کے ہر حصے میں ظلم روا رکھا جاتا ہے۔ پاکستان، ہندوستان میں شادی کی پرانی روایات کے مطابق اکثر اوقات شادی کے وقت مرد کی عمر عورت سے زیادہ ہوتی ہے اور فرق عموماً 5 سے 15 سال تک ہوتا ہے۔

گھریلو زندگی میں مرد حضرات اپنی کمائی اور طاقت کی وجہ سے عورتوں پر ظلم کرتے ہیں۔ آئے دن لڑائی کرنا، مارنا وغیرہ۔ مرد لوگ زندگی گزرنے کے ساتھ اور عمر زیادہ ہونے کے باعث بڑھاپے کی سٹیج پر جلد پہنچ جاتے ہیں۔ بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ اس طرح مرد حضرات کو اپنی بیماری، بے بسی، معذوری کی وجہ سے عورت کی جھڑکیاں سہنا اور کھانے پینے کے لیے محتاج ہونا پڑتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی بوڑھے مرد کی لاٹھی اُسی عورت نے پکڑی ہوتی ہے جس پر وہ اپنی جوانی کے زمانے میں ظلم کرتا رہتا تھا۔ یہ عورت کی برداشت اور بلند ہمتی کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ مرد ہو یا عورت ایک دوسرے کی عزت، محبت اور احترام کے ساتھ زندگی گزارنے سے گھر میں خوشحالی قائم رہتی ہے۔

آج کے ظالم مرد......کل کے محتاج

دنیا کے ترقی یافتہ کہلانے والے ملکوں میں ایسے قوانین نافذ ہیں جن میں والدین بچوں کو مار نہیں سکتے۔ شوہر بیوی کی مرضی اور اجازت کے بغیر اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو گھور نہیں سکتا کہ وہ اسے ہراساں کر رہا ہے۔ ماضی میں ان باتوں کی واضح مثالیں اخبارات میں شائع اور ٹی وی میں دکھائی جا چکی ہیں۔

عورت پر ظلم کرنے سے بچنا ہی مرد کے لیے بہتر ہے۔

☆☆☆

دنیا میں اگر عورت نہ ہوتو......!

دنیا میں اگر عورت نہ ہوتو......!

مرد کو کوئی بھی خیال ہی نہ آئے

مرد اگر نہ ہوتو......!

عورت کو بھی کوئی خیال ہی نہ آئے

خالق کی حکمت......عورت اور مرد

ذمہ داری..........مشترکہ

عزت واحترام......برابر

☆☆☆

عورت کی عزت، حرمت کی حفاظت، قوم کی اپنی بھلائی

خوفزدہ عورت، بچی اور خوف کے اثرات

خدا نے انسان بنایا اور پھر مرد اور عورت کی الگ الگ صنف بنائی۔

کسی بھی انسانی معاشرے میں عورت یا بچی کیوں سہمی رہے خوفزدہ رہے؟

خصوصاً مسلمان معاشرہ میں۔ عورت کو عدم تحفظ کا احساس کیوں؟

تحفظ کے نظام میں کمزوری، مردوں کا ظلم۔ قانون پر عملداری کا نہ ہونا۔

ناانصافی۔ انصاف فراہم ہونے میں کمزوری

شہریوں، عوام کے نمائندوں، انتظامیہ، عدلیہ سب کی ذمہ داری؟

میڈیکل سائنس کے مطابق بچے کی نشوونما اور عادات میں ماں کی گزری ہوئی زندگی کا بہت عمل دخل ہوتا ہے۔ جس معاشرے میں بیٹیاں، بہنیں، مائیں خوفزدہ رہیں گی اُن کی اولاد میں خوف کا عنصر شامل ہو جائے گا۔ اولاد کی شخصیت میں تخلیقی قوت اور جرأت و ہمت کے جذبوں میں

کمی واقع ہوتی ہے جس سے اس قوم کی اچھائی، بہتری، بھلائی میں منفی اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ مردوں پر منحصر ہے کہ وہ اپنے معاشرے میں اپنی اولاد میں کیا خصوصیات دیکھنا چاہتے ہیں؟

نامعلوم اِن معاشروں میں عورت کی عزت وحرمت کیلئے نظام سے انکاری کیوں؟

عورت کی عزت وحرمت......قوم کی اپنی بھلائی

نوٹ: دنیا کے کئی معاشرے ایسے ہیں کہ ایک بچی یا عورت ہزاروں میل کا سفر اکیلی طے کرسکتی ہے، کسی مرد کی جرأت نہیں ہوتی کہ وہ بچی یا عورت کو تنگ کرے، کوئی حرکت کرے۔ اس کی وجہ وہاں کے قانون کے مطابق فوری عمل، جلد انصاف اور سخت سزا کا نظام رائج ہوتا ہے۔ ایسا نظام اُن معاشروں کیلئے ایک خواب کی صورت رکھتا ہے جن میں عورت ظلم وستم، ناانصافی اور ذلت کا شکار رہتی ہے۔

☆☆☆

غلامی کا دور...... بڑے گھر اور آزادی کے بعد

برصغیر میں انگریزوں کی غلامی کے دور میں انگریز بہادر نے عہدوں کے لحاظ سے سرکاری ملازمین کے لیے چھوٹے سے لے کر بڑے بڑے گھر بنائے جو چند مرلے سے لے کر بیس بیس ایکڑ پر مشتمل تھے۔ ایک صوبے کے گورنر کا گھر ایک سو ایکڑ پر محیط تھا۔ آزادی کے بعد بعض آزاد ملکوں کے عہدیدار انہی ایکڑوں والے گھروں میں رہائش پذیر ہیں۔ ایک بڑے گھر کے انتظام کا خرچے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس میں رہنے والا صرف ایک گھرانہ ہوتا ہے۔ عوام کی نمائندگی کرنے والے بھی انہی بڑے گھروں میں جا کر رہنا شروع کر دیتے ہیں (بڑے گھر سب کو پسند ہوتے ہیں) عوام کی آزادی، بحالی جمہوریت اور عوامی راج کے نعرے لگانے والے جب اقتدار میں آتے ہیں تو ویسی ہی سہولتوں کے مزے لیتے ہیں جو ان سے پہلے اقتدار والوں اور ان سے بھی پہلے انگریزوں کو حاصل تھیں۔

آقاؤں کی سہولتیں......غلامی سے آزاد ہونے والوں کی سہولتیں......ایک برابر

غریب عوام کیلئے ایک پیغام دیا جاتا ہے، صاف پانی مل جائے گا، انصاف مل جائے

گا، روزگار مل جائے گا، خوراک سستی ہو جائے گی اور وافر ملے گی، میرٹ ہوگا، غریب کی عزت ہوگی، حقیقت کیا ہے؟ کہ ایک اقتدار والے مہیا نہیں کرتے تو وہ آنے والے لوگوں پر یہ غیر حل شدہ مسائل چھوڑ دیتے ہیں۔ گذشتہ 60 سال سے عوام ایک مسلسل چلنے والی فلم "انتظار فرمائیے" دیکھتے رہتے ہیں۔ درمیان میں اگر بھوک پیاس لگے تو صرف "نعرے" کھاتے اور پیتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

بجلی کی بچت......فرمان الٰہی......غیر مسلم دنیا

سورۃ یونس آیت نمبر 67، سورۃ الفرقان آیت نمبر 47، سورۃ النمل آیت نمبر 86، سورۃ القصص آیت نمبر 73، سورۃ الروم آیت نمبر 23، سورۃ المومن آیت نمبر 61، سورۃ النباء آیت نمبر 11

فرمان الٰہی:

"دن کو روشن بنایا۔ کام اور معاش کا وقت قرار دیا"

غیر مسلم دنیا میں کاروباری نظام اوقات:

صبح 10-9 بجے سے لے کر شام 6-5 بجے تک

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں

عوام حکمران اور کاروباری لوگوں کیلئے کاروباری نظام اوقات توجہ کے لائق

ذمہ داری......؟

☆☆☆

دائروں کی دنیا

چھوٹے چھوٹے دائرے......ہر دائرہ ایک ملک

ہر ملک میں ایک نظام

کئی ملکوں کا ایسا نظام......عوام کی اکثریت ہر وقت پریشان

قرضے، کرپشن، جرائم کی داستان

ظلم ناانصافی......ان کی پہچان

قومیت، نسل، قبیلے، برادریاں، مذہبی فرقے
تعصب کا کوئی رنگ چل جائے
اس بنیاد پر
چند لوگوں کی عیاشی ...... باری باری
باقی بھوک ننگ افلاس کا شکار ...... مسائل اور مشکلات سے دوچار

☆☆☆

جہاں کوئی رہے

کوئی کہے یہ میرا گھر ...... کوئی کہے یہ میرا گاؤں
کوئی کہے یہ میرا شہر ...... کوئی کہے یہ میرا صوبہ
کوئی کہے یہ میرا ملک
لوگ بھی اُس کو کہیں ...... یہ اُس کا گھر، گاؤں، شہر، صوبہ، ملک
یہ سب کچھ کیسا ...... اگر کوئی ایک انسان بھوکا رہے، سہولتوں سے محروم رہے
کوئی کہے میں صوبے کا گورنر، وزیر اعلیٰ، وزیر شہر
کوئی کہے میں ملک کا صدر، وزیر اعظم
رہائش خوراک سفر (اندرون، بیرون ملک)، علاج، تحفظ، بجلی کا بل، سارے بندوبست
اربوں کا خرچہ ...... قوم کے خزانے سے
سہولتوں کے سارے مزے
ذمہ داری ...... عوام کے لیے صرف نعرے اور دلاسے
روکھی سوکھی کھاؤ ...... قسمت کے لکھے پر صبر کرتے جاؤ انتظار کی گھڑیاں گنتے جاؤ
صحت علاج، روزگار، انصاف اور جان کے تحفظ کے لیے دھکے کھاؤ۔

☆☆☆

دنیا میں نیکی کرنے والوں کا مقابلہ

دنیا کے تمام مذاہب انسان کو نیکی کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ اگر دنیا کے مختلف مذاہب

کے ماننے والوں کے درمیان نیک اعمال کا مقابلہ کیا جائے تو کس مذہب کے لوگوں کا امکان ہے کہ وہ یہ مقابلہ جیت جائیں گے۔ دنیا میں چھ ارب تیسکروڑ انسان رہتے ہیں ۔تقریباً 2 ارب عیسائی، ایک ارب تیس کروڑ مسلمان، ایک ارب سے زائد ہندو، ایک ارب سے زائد بدھ مت، باقی دیگر مذاہب کے لوگ اور بے مذہب لوگ شامل ہیں۔

مقابلہ کیلئے پیمانہ درج ذیل نکات پر طے کیا جاسکتا ہے۔

کس مذہب کے ماننے والوں کی اکثریت کو	صاف پینے کا پانی ملتا ہے۔
کس مذہب کے ماننے والوں کی اکثریت کو	پوری خوراک کھانے کو ملتی ہے۔
کس مذہب کے ماننے والوں کی اکثریت کا	صحت کا مناسب خیال رکھا جاتا ہے۔
کس مذہب کے ماننے والوں کی اکثریت کے لیے	روزگار کا مناسب انتظام کیا جاتا ہے۔
کس مذہب کے ماننے والوں کی اکثریت کے	تحفظ کا خیال رکھا جاتا ہے۔
کس مذہب کے ماننے والوں کی اکثریت کو	جلد انصاف مہیا ہوجاتا ہے۔
کس مذہب کے ماننے والوں کی اکثریت کی	زندگی کے ہر معاملے میں اور نوکری، ترقی میں میرٹ کا خیال رکھا جاتا ہے۔

☆☆☆

عورت کا مقام

سب سے پہلے انسان کو اللہ نے تخلیق کیا پھر دنیا میں پیدا کرنے کی ذمہ داری عورت کو سونپ دی۔ عورت ہی تمام انسانوں کو جنم دیتی ہے چاہے وہ غریب ہو یا امیر ہو، محکوم ہو یا حاکم ہو، مزدور ہو یا مالک ہو، کمزور ہو یا طاقتور ہو۔ عورت کو کھلونا نہ سمجھئے۔ مرد کا عورت کو ذلیل کرنا اپنے آپ کو ذلیل کرنا ہے۔ عورت کی عزت کیجئے۔ عورت ماں ہے۔

☆☆☆

پاکستانی ایک عظیم قوم ہے

1970ء کے عشرہ سے ایسا ہوتا چلا آرہا ہے کہ جو پاکستانی غیر ممالک میں جاتے ہیں، ائیر پورٹس پر اکثر اوقات دوسرے غیر ملکیوں کے مقابلہ میں صرف پاکستانیوں کو الگ کرکے تلاشی لی جاتی

ہے۔ایسا چند پاکستانیوں کی چرس سمگلنگ پھر ہیروئن سمگلنگ کی وجہ سے ہوا تھا اور اب.........وجہ سے

ایک سوال پیدا ہوتا ہے کیا کروڑوں پاکستانی ساری عمر چند لوگوں کی حرکات اور منصوبوں کی وجہ سے غیر ممالک کے ائیر پورٹس پر ہمیشہ تلاشی دیتے رہیں گے؟ کیا ایسے چند لوگوں کو سمجھایا یا کنٹرول نہیں کیا جا سکتا؟

پاکستانی ایک عظیم قوم ہے اگر چند غلطیوں کو درست کرلیا جائے

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اگر دو ہمسایوں کی آپس میں لڑائی ہو جائے اور وہ اپنی کمائی کا سو میں سے 70% لڑائی کی تیاری کے لئے خرچ کریں تو کیا اُن کے گھر اچھی خوراک، بجلی، گیس اور بیماری کا علاج، ٹرانسپورٹ وغیرہ کا خرچہ باقی 30% میں پورا ہو سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح اگر دو ہمسایہ ملک اپنی قومی آمدنی کا 70% گولہ بارود، ٹینک، لڑاکا جہاز، بمب وغیرہ پر خرچ کریں تو باقی 30% سے ملک میں سڑکیں، بجلی، ہسپتال یا زندگی کی دیگر سہولتیں پوری ہو سکتی ہیں۔

دیہاتوں میں اگر دو گھرانوں میں لڑائی ہو جائے اور مقدمہ بازی میں خرچہ کرنے سے گھر میں فاقہ کشی اور بیماری آجائے تو وہ آپس میں صلح کر لیتے ہیں۔

دیہاتی لوگ زیادہ عقل مند ہیں یا ان ملکوں کے حکمران۔

☆☆☆

زندگی ایک نعمت

خدا نے جتنے دن یہ زندگی دی ہے جی لو......پھر تو جینا ہی جینا ہے
بغیر آواز کے بغیر سانس کے...... جو کسی نے نہ سنی، نہ محسوس کی
مر کر ہی علم ہو سکتا ہے ایسے جینے کا......خدا نے جتنی زندگی یہ دی ہے جی لو
پھر تو جینا ہی جینا ہے......عذاب کے ساتھ......جو اس جینے میں بُرے ہیں
مزے کے ساتھ......جو اس جینے میں اچھے ہیں
جی لو جتنا جینا اس زندگی کے ساتھ

صرف نماز ہی نہیں اچھائی...... زکوٰۃ بھی اس کے ساتھ ہے
زندگی میں جینا...... اچھائی کے ساتھ یا برائی کے ساتھ
اچھے اعمالوں کے ساتھ...... یا بُرے اعمالوں کے ساتھ
گناہ اور گندی دولت کے ساتھ...... یا نیکی اور حلال کی دولت کے ساتھ
دو ڈھیر ہیں دولت کے...... ایک ڈھیر گندی دولت کا...... ایک ڈھیر جائز دولت کا
عقل بھی انساں کی ہے...... جینا بھی انساں کا ہے
گندی دولت...... بظاہر مزے اندرونی پریشانی
جائز دولت...... بظاہر تنگی اندرونی خوشی ہی خوشی سکون ہی سکون
انسان کیا...... دو وقت کی روٹی...... روکھی سوکھی گیلی گیلی

☆☆☆

معصوم بے بس مجبور بچیاں

دنیا کے جن ملکوں میں معصوم، بے بس مجبور بچیوں کی عزت لٹتی ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں (عزت و جان کے رکھوالے ہی درندے بن کر عزت لوٹ لیتے ہیں) ایسے ملکوں کے ذمہ دار، با اختیار لوگوں کی بچیوں اور عورتوں کی عزت محفوظ رکھنے کے لیے رکھوالے مقرر ہیں۔ اگر ان با اختیار لوگوں کی بچی یا عورت کی عزت پر کوئی معمولی سا حرف بھی آجائے تو ایک طوفان برپا ہو جاتا ہے۔ طاقتور کی عزت اور بے بس مجبور کی عزت کے لیے الگ الگ پیمانے مقرر ہیں۔ دنیا میں غریب ہو یا امیر سب کی عزت ایک جیسی اور برابر ہے۔ جنگل کے زمانے میں ماں، بہن، بیٹی کی تمیز نہیں رکھی جاتی تھی۔ پھر تمدن کا زمانہ آیا، مذاہب کا زمانہ آیا، جس میں عورت کی حرمت اور عزت کا خیال رکھنے کیلئے بہت زور دیا گیا ہے۔ اگر کسی ملک میں عورت کی عزت لٹ جانے پر کوئی پوچھنے والا نہ ہو تو پھر جنگل کے زمانے اور آج کے زمانے میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔ ذمہ دار، با اختیار انسانوں اور جنگلی انسانوں میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟

ایسے ملک کو دنیا میں انسانوں کا ''چڑیا گھر'' سمجھا جائے گا۔ دوسرے ممالک اس ملک کی سیٹلائٹ کیمرے سے فلمیں بنا کر اپنے بچوں کو سبق دینے کے لیے دکھایا کریں گے کہ پرانے

زمانے میں جنگل کے لوگ کیسے رہتے تھے؟

ہے کوئی خیال کرنے والا

☆☆☆

کردار کا لباس

دنیا میں انسان اپنے جسم کو چھپانے کے لیے لباس کا استعمال کرتا ہے، دیدہ زیب لگنے کے لیے اچھے درزی سے سلواتا ہے، اس کو دیکھ کر دوسرے لوگ اپنی رائے قائم کرتے ہیں کہ وہ اچھا انسان ہے یا برا انسان۔ اچھے انسان کی خوبیاں اور برے انسان کی برائیاں تمام مذہبی کتابوں اور درسی کتابوں میں بیان کی گئی ہیں۔ جن معاشروں میں برے کردار کے لباس والے لوگ زیادہ ہو جائیں ان کے لیے ایک دوسرے کو دیکھ کر اچھے برے کی تمیز کرنا ممکن نہیں رہتا۔

وہ کسی اچھے کردار کے لباس والے بھی شک کرتے ہیں کہ "کیوں اور کیسے؟"

عام کپڑے کا لباس عارضی ہوتا ہے اور بدلتا رہتا ہے۔ "اچھے کردار کا لباس دائمی ہوتا ہے" جن ملکوں کی انتظامیہ، عدلیہ، پارلیمنٹ، پولیس، فوج، مذہبی حلقے، بزنس اور زندگی کے دیگر شعبے میں اچھے کردار کے لباس والے لوگ زیادہ ہوتے ہیں ایسے ملک ترقی کر جاتے ہیں۔

امن و امان کی حالت بہتر رہتی ہے عام انسانوں کی زندگی بہتر حالات میں گزرتی ہے۔

عام شہری تحفظ محسوس کرتا ہے، انصاف محسوس کرتا ہے، صحت کے علاج میں بےفکر رہتا ہے۔

خوراک اور روزگار کی فکر میں پریشان نہیں ہوتا۔

اچھے کردار کے لباس میں ہونا ملک کے ہر شہری کا فرض ہے چھوٹا ہو یا بڑا

سب سے زیادہ ذمہ داری رہنماؤں اور والدین کی ہوتی ہے

جو بڑا کرے...... چھوٹا وہی سیکھے

☆☆☆

خدا بھی کیا کرے

خدا نے مخلوقات کی تخلیق کرتے وقت انسان کو عقل عطا کر کے افضل اور برتر بنا دیا۔ انسان نے تہذیب و تمدن کی زندگی گزارنا شروع کی۔ ملکی نظام چلانے کے لیے قومی خزانے کا

بندوبست کیا گیا۔حکومتی اہلکار مقرر اور منتخب کیے گئے۔کسی ملک کا قومی خزانہ ملک کے عوام کی خون پسینہ کی کمائی سے جمع کیا جاتا ہے۔ڈائریکٹ یا ان ڈائریکٹ ٹیکس لگا کر جمع کیا جاتا ہے۔بعض ملکوں میں حکمران سرکاری کارندے اس کا غلط استعمال کر کے ضائع کرنے کا باعث بنتے ہیں۔عوام ایسا سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی خاموش رہتے ہیں۔عوامی نمائندوں کی احتساب کرنے کی ذمہ داری ہوتی ہے وہ بھی خاموش رہتے ہیں۔اُن کی خاموشی سے یہ تاثر ملتا ہے کہ اُن کی قابلیت میں کوئی کمی ہے یا وہ خود بھی ایسے کام میں ملوث ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں ایک چھوٹی سی مثال دی جاسکتی ہے۔کسی بھی ملک کے سربراہ، وزیراعظم، وزیر اعلیٰ، گورنر کی سواری گزرنے کی وجہ سے ٹریفک میں گھنٹوں رکاوٹ ہوجاتی ہے۔موٹر سائیکل، کار، بس کے انجن چلتے رہتے ہیں، قومی زرمبادلہ تیل اور گیس کا ضیاع ہوتا ہے اور اس کا خرچہ عوام کی جیبوں سے ادا ہوتا ہے۔عوام پھر بھی خاموش رہتے ہیں۔(صدر وزیر اعظم اور دیگر لوگ کالجوں یونیورسٹیوں اور دیگر اداروں میں جانے کی بجائے اپنے سیکرٹریٹ میں فنکشن منعقد کرلیں تو خرچہ بھی کم ہوگا عوام بھی تکلیف سے بچ جائیں گے اور رہنماؤں کی قیمتی جانوں کو بھی تحفظ حاصل رہے گا)

جن ملکوں میں عوام عقل کا استعمال کرتے ہوئے ان باتوں کا نوٹس لیتے ہیں وہاں حکمران اور سرکاری کارندوں کو جرأت نہیں ہوتی کہ وہ سرکاری خزانے کا ناجائز استعمال کریں۔ایسا کرنے سے وہاں رہنے والے عوام کے مجموعی حالات ہر لحاظ سے درست رہتے ہیں۔

جن ملکوں کے عوام خاموش رہتے ہیں وہاں خدا بھی کیا کرے؟

عقل کا صحیح استعمال......انسان کے اپنے فائدے کے لیے ایک نعمت ہے

☆☆☆

صبر سے بھرے پیالے

حکومت چھن جائے تو......قیامت آجائے

آئین، قانون کی......خلاف ورزی ہوجائے

حکومت مل جائے......تو قیامت ٹل جائے

آئین، قانون کی خیر......حکومت مل جائے سب خیر

عوام ہر وقت دکھ، مصیبت، عذاب میں

کسی کی حکومت......آئے یا جائے

غریب کے لیے حقیقت......سہولتوں اور سستائی کے خواب

مہنگائی، اندھیرا، بے روزگاری، بھوک، ننگ اور افلاس

آزادی کے 63 سال بعد بھی......آٹا چینی کی لائنیں

مکے، ٹھڈے، دھکے......اور صبر سے بھرے پیالے

خدمت کے دعویدار......رہنما، حکمران کبھی خود یا خاندان

آٹا چینی لائن میں......کھڑے ہو کر تو دیکھو

انسانیت کی تذلیل کا......مزہ چکھ کر تو دیکھو

مفت رہائش، سفر، خوراک، سہولتوں کے جام

عوام کو صبر سے بھرے پیالے

☆☆☆

عقل کے ہاتھی انسان اور دنیا کی حالت

اگر دنیا کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو ایسا لگتا ہے کہ

1-دنیا کے ملک دنیا کے وسائل پر لڑائی جھگڑا کرتے ہیں۔

2-دنیا کے معاشی نظام میں دولت اکٹھی کرنے کا جنون طاری ہے۔

3-مذہب نسل علاقائی بنیادوں پر انسانوں کو تقسیم کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔

4-ملکوں کی ایجنسیوں کی ایک دوسرے کے خلاف جنگ جاری ہوتی ہے۔

اس کے برعکس تمام ملکوں میں سربراہ، انتظامیہ بھی موجود ہوتی ہے۔ ان کے باعمل ہونے کے باوجود دنیا میں انسانوں کی اکثریت دکھوں، مصیبتوں، مشکلات کا شکار ہے۔ ایسا محسوس

ہوتا ہے کہ دنیا کا نظام عقل کے ہاتھی نما انسان چلا رہے ہیں۔

دنیا کے حالات سب کے سامنے ہیں

اگر عقل کے مالک انسان عقل کا صحیح استعمال کرتے ہوئے دنیا کا نظام چلائیں تو دنیا کے ہر فرد کو زندگی کی بنیادی ضروریات خوراک، صاف پانی، لباس، روزگار، انصاف اور برابری جیسی سہولتیں میسر ہو جائیں۔

دنیا کے موجودہ چلتے ہوئے نظام میں تبدیلی کی ضرورت ہے

☆☆☆

زندگی میں خوشی کا حاصل ہونا

انسانی زندگی میں خوشی کا ایک پہلو روحانی خوشی ہے۔ یہ مذاہب میں بتائی گئی عبادات کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔

زندگی میں خوشی کا دوسرا رخ عملی خوشی کہا جا سکتا ہے۔ یہ خوشی زندگی میں کسی اچھے عمل کیلئے کی گئی کوشش کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر تعلیمی میدان میں اچھے نمبروں سے پاس ہونا، کھیل کے میدان میں کامیابی حاصل کرنا، کسی کی مدد کرنے کے بعد، لوگوں کی بے لوث خدمت کرنے کے بعد، جائز دولت کے حصول کے بعد۔ والدین کی خدمت، غریب کی مدد، ہمسایہ و یتیم کا خیال رکھنے سے، علاج سے محروم مستحق لوگوں کی مدد کر کے، غرضیکہ انسانی کار خیر کے کسی بھی کام میں حصہ لینے سے۔

ایسی خوشیاں انسان کے نیک اور اچھے اعمال کرنے
کے بعد حاصل ہوتی ہیں۔

☆☆☆

دنیا کے بہترین اداکار کون ہوتے ہیں؟

دنیا میں اداکاری کرنے والوں کیلئے مختلف شعبے ہیں تھیٹر، فلم۔ تھیٹر میں کام کرنے والے اداکار ایسے مکالمے زبانی یاد کرتے ہیں جو انہوں نے تھیٹر میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے سامنے

دہرانے ہوتے ہیں۔فلم میں اداکار مکالمے یاد کر کے یا کچھ مکالمے فوراً پڑھ کر کیمرے کے سامنے ادا کرتے ہیں۔ان کو کئی دفعہ بار بار مکالمے ادا کرنے پڑتے ہیں جب تک فلم بندی کرتے ہوئے ڈائریکٹر OK نہ کہہ دے۔دنیا کے بعض ملکوں میں رہنما بھی اداکاری کرتے ہیں۔وہ لوگوں کے مسائل کے حل کو پبلک کے سامنے ایسے انداز میں بیان کرتے ہیں کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں وہ پبلک کے مفاد میں کرتے ہیں۔ لیکن عوام کی اکثریت زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم رہتی ہے۔

ایسے رہنما یا تو بہت بھولے اور معصوم ہوتے ہیں یا پھر دنیا کے بہترین اداکار ہوتے ہیں۔یہ ریہرسل بھی نہیں کرتے۔ایسے رہنماؤں کیلئے شاید مستقبل میں آسکر ایوارڈ کی طرح کوئی ایوارڈ دینے کی تقریب بھی منعقد ہوا کرے گی۔

☆☆☆

وہ کیسے لوگ ہیں......؟

لوگوں کا حق مار کر، ناانصافی کر کے، دکھ دے کر، دھوکے دے کر، ملاوٹ کر کے، کمائی کے ناجائز ذرائع استعمال کر کے، زندگی کے پورے مزے لے کر، کوئی کارِ خیر کا کام کروا دیتے ہیں اور بظاہر نیک لوگوں میں اپنا نام لکھوا دیتے ہیں۔کوئی کہے کہ وہ گناہوں کا کفارہ ادا کرے، یہ کیسا کفارہ......جس کا حق مارا، وہ مظلوم ہو گیا۔جسے دکھ دیا وہ دکھی ہو گیا۔جس سے زیادتی کی وہ محروم رہ گیا۔رشوت لے کر کسی کو حق سے محروم کر دیا، انصاف سے محروم کر دیا۔ایسے سارے برائی کے کام کر کے آخر میں کفارہ ادا کر دیا۔وہ سارے بیچارے غم اور دکھوں کے مارے، یتیم بے کس مجبور مظلوم کدھر گئے۔دنیا کی جزا و سزا کیا ہے؟ آخرت کی جزا و سزا کیا ہے؟ لوگ بھو کے رہ گئے، ان کا کفارہ ادا ہو گیا۔یہ کیسا کفارہ ہے......؟

زندگی اول بھی وہی ہے......زندگی آخر بھی وہی ہے۔

انسانیت کے اصول زندگی کے شروع سے ہی لاگو ہو جاتے ہیں اور زندگی کے آخر تک جاتے ہیں۔

☆☆☆

مہنگی تعلیم، غریب بچوں کے خلاف ایک سازش

اگر کسی ملک میں کسی شخص کی آمدن صرف اتنی نہ ہو کہ مہنگائی کے اس دور میں خوراک

اور رہائش کا خرچہ ہی بمشکل پورا ہوتا ہو تو وہ اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلوا سکتا۔ اس کے بچوں کا بھی دل چاہتا ہے کہ وہ دوسروں بچوں کی طرح لکھیں، پڑھیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کریں جس سے ان کی قابلیت کے جوہر بھی نکھر جائیں، جس سے اُن کی ذات کے علاوہ قوم کو بھی فائدہ پہنچے۔ تعلیم کوئی بڑی گاڑی نہیں، بڑا بنگلہ نہیں، بڑی فیکٹری نہیں جس کو حاصل کر کے غریب کا بچہ دنیا کو دکھائے، جتلائے یا حسد میں مبتلا کرے۔

ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ عالمی سطح سے لے کر ملکی سطح تک صاحب اقتدار اور دولت مند لوگوں کی یہ شعوری یا غیر شعوری سازش ہے کہ تعلیم کا حصول اتنا مہنگا کر دو کہ غریب کا بچہ اسے حاصل کرنے کا سوچ بھی نہ سکے۔ دنیا میں شعور کی بیداری اتنی تیزی سے ہو رہی ہے کہ مستقبل میں غریبوں کی تعلیم کے حصول کے راستے میں ہر کھڑی رکاوٹ دور ہو جائے گی۔ جس ملک کے صاحب ثروت اقتدار لوگ جتنی جلد سمجھ جائیں گے اتنی ہی جلدی اس ملک کے اور عوام کے حالات پہلے سے بہتر ہو جائیں گے۔

کسی پہاڑی، کسی بستی، کسی گوٹھ، گلی، صحرا، ساحل یا شہر میں رہنے والے کسی بچے کے اندر قدرت نے ایسا جوہر چھپا دیا ہو جس کو اگر تعلیم کی روشنی حاصل ہو جائے تو اس سے انسانیت کی بہتری اور بھلائی ہو سکے۔

ایسے ملک بدقسمت کہلائے جائیں گے جو اپنے سب بچوں کی قابلیت سے فائدہ اٹھانے میں غفلت اور کوتاہی کریں۔ ہو سکتا ہے کوئی بچہ تیل پٹرول کا متبادل توانائی کا کوئی دوسرا ذریعہ دریافت کر دے جس سے پوری انسانیت کو فائدہ پہنچے۔

تعلیم حاصل کرنا بلا تمیز رنگ و نسل، امیر و غریب، پیشہ، ذات پات ہر بچے کا بنیادی حق ہے۔ اس کو مفت/سستا مہیا کرنا حکومتِ وقت کی ذمہ داری ہے

☆☆☆

ایک ضرورت مند

امن سکون خوشحالی کا منتظر

نام...... پاکستان

عمر......63سال

تعلیم......ایف اے

رہائش......دنیا(جنوبی ایشیا)

آبادی......سولہ کروڑ

دنیا کے باقی تمام چھ ارب چودہ کروڑ انسانوں سے دعا کے لیے درخواست ہے کہ ضرورت مند (پاکستان) اپنی مدد آپ کے تحت اپنا خیال رکھ سکے۔ زندگی کے ہر شعبے میں ہر سطح پر ہر قسم کے جرائم کی روک تھام کر سکے۔ علم (سائنس و ٹیکنالوجی)، سچائی، دیانتداری، جلد انصاف، وسائل کی منصفانہ تقسیم، میرٹ کا خیال، سستے علاج کی فراہمی، روزگار، سب (خواتین، مرد، بچے، امیر، غریب) کی برابر عزت ہو۔

☆☆☆

آبادی میں اضافے کا رجحان اور مہنگائی

دنیا میں وسائل کی نا منصفانہ تقسیم کا طریقہ کار اور جس رفتار سے مہنگائی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسے حالات میں عام انسان کو اپنی زندگی گزارنا مشکل ہو گیا ہے۔ لباس، خوراک، تعلیم، صحت کا علاج، گھر کا خرچہ پورا نہ ہونے کی وجہ سے لوگ فاقہ کشی اور خودکشیوں پر مجبور ہیں۔ شاید اسی خیال سے مستقبل میں لوگ اپنی اولاد کی تعداد کم سے کم رکھنے پر مجبور ہونگے۔ جس کی وجہ سے دنیا کی آبادی میں اضافے پر کنٹرول ہو سکے گا۔

دنیا میں خوراک کے وسائل کو مدنظر رکھ کر ہی انسانی آبادی کی تعداد کا تعین ہونا چاہیے۔

☆☆☆

غلام اور نا انصاف......ایک ہی نام

روٹی، کپڑا، مکان اور انصاف......ایک ہی نام

نا انصافی کی وجہ سے پہلے......نہ ملا روٹی کپڑا اور مکان

جو کچھ ہے چھن جائے تو......کیسے واپس ملے گا......اگر نہ ہو انصاف

نہ سمجھ آئے تو ہے اس کا نام......بھولا معصوم عوام

بھولا نہ بن......غلام نہ بن

انسان بن......اے عوام

انصاف ہوگا تو سب کو ملے گا......روٹی کپڑا اور مکان

کوئی نہ پوچھے مہنگائی کو......زیادتی کو......ظلم کو

اگر کوئی ہے تو......وہ صرف......انصاف

ہر معاملے میں......ہر سطح پر

انصاف......قائم کر......انصاف......اے انسان......اے عوام

☆☆☆

اپنے وطن میں کچھ لوگ

کسی وطن میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں

مختلف لباس میں

دشمن کے ایجنٹ اور گماشتے ہوتے ہیں

یہ رنگت کے بد رنگ اور بُو کے بد بودار ہوتے ہیں

یہ اپنے ہی وطن کے دشمن ہوتے ہیں

خدا محفوظ رکھے پیارے وطن کو

بچائے وطن کو ایسے دشمنوں سے

کسی وطن میں کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں

جو مختلف لباس میں

دشمن کے ایجنٹ اور گماشتے ہوتے ہیں......بد رنگ اور بد بودار

☆☆☆

جب سوچ پر پہرے بٹھا دیئے جائیں

جب سوچ پر پہرے بٹھا دیئے جائیں

جب انصاف کرنے والے کو قید کر دیا جائے

جب انصاف کی مدد کرنے والے کو قید کر دیا جائے

جب تحفظ کا تحفہ دینے والے کو.........؟

تو.........پھر کیا ہوتا ہے؟

سب کو نظر آتا ہے.........کیا ہوتا ہے؟

صرف آنکھوں والے اندھوں کو.........نظر نہیں آتا

یہ سب کیا ہوتا ہے؟

معلوم نہیں.........یہ سب کیا ہوتا ہے.........کیوں ہوتا ہے؟

سمجھ سے باہر ہے.........ایسا سب کیوں ہوتا ہے؟

کتاب میں کچھ اور لکھا ہے.........حق، سچ، امانت، دیانت، انصاف

عمل میں کچھ اور.........نظر آتا ہے

☆☆☆

جذبے کی کمی.........یا.........قابلیت کی کمی

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ ملکوں کے

رہنماؤں میں.........حکمرانوں میں.........عوامی نمائندوں میں

انتظامیہ کے لوگوں میں.........عدلیہ کے لوگوں میں

سرکاری اداروں کے لوگوں میں

اپنی قوم اور ملک کی خدمت کرنے کا کوئی جذبہ موجود ہوتا ہے

اگر ایسا جذبہ موجود ہوتا ہے تو پھر غریب ملکوں میں عوام کی اکثریت، اپنے حقوق سے محروم، دکھ، تکلیفوں اور ناانصافیوں کے شکار کیوں رہتے ہیں؟

جذبے کی کمی.........یا.........قابلیت میں کمی

ہر ملک کا آئین ایسے سب لوگوں کو عوام کی خدمت کرنے کا پابند کرتا ہے اور ان کی تنخواہ قوم کے خزانے سے ادا کی جاتی ہے۔

ذات پات اور اُس کی بھیانک چھاپ

برصغیر ہندو پاک میں ہندوانہ نظام میں ذات پات کی تمیز رکھی گئی تھی۔ اس میں انسانوں میں فرق کر دیا گیا تھا۔ کچھ لوگ حکمران، کچھ منتظمین، کچھ کاروبار اور باقی لوگ زندگی کے بنیادی ضروریات کے کام کپڑا سینا، دھونا، سر کے بال کاٹنا، لکڑی کا کام کرنا، لوہے کا کام کرنا، جوتے بنانا، مزدوری کرنا۔ اس تقسیم کی بنیاد پر ہزاروں سال انسان اپنی اپنی ذات/پیشہ کے اندر رہتے ہوئے کام کرتے رہے اور عزت کے پیمانے کا معیار بھی ان کے ذات اور پیشے کے لحاظ سے کمتر رکھا گیا۔ خدا نے ہر انسان کو عقل جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ کوئی بھی کام کوئی بھی انسان کر سکتا ہے۔ سب انسان برابر ہیں۔ سب کی عزت برابر ہے۔ پاکستانی معاشرہ میں ابھی تک ذات پات برادری کی چھاپ نفرت کی حد تک موجود ہے۔ ایسے ماحول سے باہر نکل کر اتفاق محبت سے سب کی اچھائی بھلائی اور بہتری کے کام یکساں طور پر ہو سکتے ہیں۔ انسانیت کے سفر میں باقی دنیا کے لوگ بہت آگے نکل چکے ہیں۔ اُس کے برعکس پاکستانی معاشرہ امداد کا محتاج کا ہے۔

فیصلہ معاشرے کے سب انسانوں کا
عزت خود انحصاری کی زندگی
ذات پات کی نفرت، تعصب سے پاک زندگی
مسجد میں سب نمازی ایک صف میں کھڑے برابر...... عام زندگی میں سب شہری برابر

☆☆☆

فرضی سربراہِ مملکت

فرض کیجئے کسی بھی شخص کو سربراہِ مملکت بنا دیا جاتا ہے اور اس کو وہی شان و شوکت دی جائے جو کہ سربراہوں کو دی جاتی ہے۔ اور اس کو حکمرانوں والی گاڑی میں بٹھا دیا جائے تو کیا اس کا دل چاہے گا کہ گاڑی سے اتر جائے؟

دنیا کے انسانوں نے اپنے اپنے ملکوں میں سربراہِ مملکت بنانے اور ہٹانے کے لیے قانون بنائے ہوتے ہیں اور زندگی کے سفر میں دنیا کے لوگوں نے یہ جان لیا ہے کہ قانون پر عمل

کرنے سے ہی ملک کی بہتری ہوتی ہے۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

اللہ سب دیکھتا ہے اور اللہ سب کا مالک ہے۔

☆☆☆

اصلی نیلسن مینڈیلا اور دنیا کے دوسرے نیلسن مینڈیلا

دنیا میں ساؤتھ افریقہ کے ایک نیلسن مینڈیلا کے علاوہ اس جیسے اور کتنے نیلسن مینڈیلا ہیں؟ اور وہ کہاں رہتے ہیں؟ کیا اصل نیلسن مینڈیلا بھی اپنے وطن سے دور رہتا تھا؟ کیا اس کے پاس بھی دولت تھی جس سے وہ خرچہ کرتا تھا؟ کیا اس کو کوئی نوبل پرائز بھی ملا تھا؟

☆☆☆

اشیائے خورونوش کی چیزوں میں ملاوٹ اور اللہ کی مرضی

منافع خور اشیائے خورونوش میں ملاوٹ کرتے ہیں اور عوام ان ملاوٹ شدہ چیزوں کو استعمال کرتے ہیں۔ ملاوٹ کو چیک کرنے والے اہلکار اس کو چیک نہیں کر سکتے یا چیک نہیں کرتے۔ ملاوٹ شدہ اشیاء سے انسان بیمار ہوتے ہیں۔ علاج پر خرچے کیے جاتے ہیں کوئی انسان بیماری کی وجہ سے معذور ہو جاتا ہے اور کوئی مر جاتا ہے۔ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ کی مرضی ہے۔ اللہ نے انسان کو عقل عطا کی ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں اشیائے خورونوش میں ملاوٹ تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ جس کی وجہ سے وہ زیادہ صحت مند رہتے ہیں یہ کوئی سمجھ یا عقل کی کمی ہے یا اللہ کی مرضی ہے؟

☆☆☆

ترقی پذیر ملکوں کے لیڈروں کی آس/امید

زندگی اور موت اللہ کے اختیار میں ہے۔ کیا ترقی پذیر غریب دنیا کے لیڈر حکمران یہ خیال کرتے ہیں کہ زندگی کی سہولتیں اور حکومتیں دینا سپر طاقت کے اختیار میں ہے؟ جبکہ کائنات کا

خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اُسی سے مانگنا چاہیے۔

نوٹ:- سپر طاقت کا گزارہ اگر اپنے ملکی وسائل سے ہوتا تو اس کو دوسرے ملکوں میں دخل دینے کی ضرورت نہ محسوس ہوتی اور غریب ملک غریب تر نہ ہوتے۔

اللہ سب سے بڑا ہے

☆☆☆

طلبہ اور ملازم پیشہ لوگ جن کی اس ملک میں حق تلفی ہوئی

اس وطن عزیز پاکستان میں جن بچوں کو کسی کالج یونیورسٹی میں میرٹ پر داخلہ نہیں ملا۔ وہ میرٹ پہ تھے اور نوکری نہیں ملی اور وہ میرٹ پہ تھے ترقی نہیں ملی اور زندگی کے تمام شعبہ جات میں جہاں وہ شہری میرٹ پر تھے لیکن ان کی حق تلفی ہوئی۔ اپنے نام اور واقعات ارسال فرمائیں۔ پاکستان کی تاریخ کی روشنی میں حق تلفی اور انصاف کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جا رہی ہے۔ اور ان کے نام اور واقعات اس کتاب میں تصدیق کے بعد درج کیے جائیں گے۔

☆☆☆

ملکوں کی ترقی اور تنزلی کی وجوہات

جس ملک میں عوام کے نمائندے عوام کی فلاح و بہبود اور عدل و انصاف کیلئے کام کرتے ہیں وہ ملک ترقی کر جاتا ہے اور جس ملک میں عوام کے نمائندے عوام کی فلاح و بہبود کے کاموں میں ذاتی مفاد کا خیال رکھیں اور عدل و انصاف میں اپنے ساتھیوں، قبیلوں، برادری، سیاسی وابستگی کیلئے ڈنڈی ماریں تو اس ملک میں امن و امان میں خرابی اور نفسا نفسی کی دھند چھا جاتی ہے اور عوام کو روشن مستقبل کی بجائے اندھیرا نظر آنے لگتا ہے۔ اسی وجہ سے اس ملک کے نوجوان دوسرے ملکوں کا رخ کرنے لگتے ہیں۔ بے شک اس سفر میں وہ لُٹ جائیں یا اپنی جان سے ہی چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ عوام کے ذریعے ذمہ داروں کو عزت دیتا ہے اور یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے گئے احکامات اور اپنے ملکی قانون کے مطابق اپنی ڈیوٹی سرانجام دیں۔ اللہ

کے رُوبرو سب نے جواب دینا ہے۔ وہاں انصاف ہوگا۔ وہ کوتاہیوں کی کچھ سزا اس دنیا میں بھی دے دیتا ہے اگر کوئی خیال کرے تو......؟ اللہ سب دیکھ رہا ہے

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اگر امیر آدمی مختلف طریقوں سے غریب آدمی سے روٹی چھین کر کھائے تو اسے کیا کہیں گے؟

اگر امیر ملک مختلف ہتھکنڈوں سے غریب ملکوں کے وسائل چھین کر استعمال کرے تو اسے کیا کہیں گے؟

کیا ایسے امیر لوگ اور ایسے امیر ملک غریبوں سے بھی گئے گزرے نہیں ہیں؟

بے شک وہ اپنے آپ کو امیر سمجھتے ہوں۔

☆☆☆

ایک گزارش

اگر کسی نے میری تحریر کو کسی تعصب (مذہبی، سیاسی، علاقائی، برادری) کی عینک سے دیکھنا ہے تو اس سے درخواست ہے کہ وہ نہ دیکھا کرے کیونکہ اس کی صحت پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ جو میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ کسی انسان کو میری وجہ سے تکلیف ہو۔ میری یہ تحریریں خالصتاً انسانیت کی بھلائی کیلئے خدمت کا ایک طریقہ ہے۔ یہ پمفلٹ حکومت، اپوزیشن اور ارکان اسمبلی کو بھی بھیجے جاتے ہیں۔ کبھی کبھی اخبار میں بھی اشتہار دیا جاتا ہے مثلاً قرآن شریف سے زندگی کیلئے روشنی حاصل کیجئے۔ پتنگ بازی سے انسانی ہلاکتوں کے خلاف۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ وغیرہ۔

نوٹ: میں ان بھائیوں، بہنوں، بچے بچیوں کا خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو وقتاً فوقتاً فون کر کے یا پیغام دے کر یا خط لکھ کر میری حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

امریکی عوام سے دو سوال

چند سال پہلے امریکی افواج مہلک ہتھیاروں کی تلاش میں عراق میں داخل ہوئیں۔ اور اب وہاں جمہوریت کی بحالی کیلئے موجود ہیں۔ اس پر امریکی خزانہ سے سالانہ 500 سے 700

ارب ڈالر خرچ ہورہے ہیں۔

1: اگر یہ کوئی کاروباری (تیل کیلیے) مشن ہے تو کیا یہ منافع میں جارہا ہے یا نقصان میں؟

2: اگر یہ عراق میں جمہوریت کی بحالی پر خرچ ہورہا ہے تو دنیا میں ایسے بے شمار ممالک ہیں جہاں جمہوریت کی ضرورت ہے کیا امریکہ وہاں پر بھی اتنا ہی خرچہ کرے گا۔

کیا یہ خرچے امریکی عوام کی مرضی سے ہورہے ہیں؟

نوٹ: یہ سوالات نیوز ویک، ٹائمز وغیرہ کو بھیجے گئے تھے۔ غالباً انہوں نے انہیں شائع کرنا مناسب نہیں سمجھا اسی لیے یہاں اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔

☆☆☆

جناب جارج ڈبلیو بش ٹیکساسوی صاحب نجات دہندہ انسانیت

فرمانروائے امریکہ جناب جارج ڈبلیو بش ٹیکساسوی صاحب گذشتہ چند سالوں سے آپ جناب کے ارشادات سے ہم مسلمانوں کو شدت سے یہ احساس ہونے لگا ہے کہ شاید ہم اپنے مذہب اسلام سے ابھی تک بہت دور ہیں۔ شاید آپ کے انہی ارشادات کی وجہ سے تمام اہل مغرب میں اسلام کے خلاف انتہا کی نفرت پائی جاتی ہے۔ جس کا سامنا امریکہ اور یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کو کرنا پڑتا ہے۔ اس کا اظہار بالخصوص ائیر پورٹس پر بھی ہوتا رہتا ہے۔ ہم مسلمان فرمانروا بش صاحب سے اپیل کرتے ہیں کہ کسی جمعۃ المبارک کے اجتماع میں تشریف لائیں۔ خطاب فرمائیں یا کوئی اپنا پیغام بھجوادیں جس میں یہ رہنمائی کی گئی ہو کہ ہم مسلمانوں نے اسلام کے مطابق کیسے زندگی گزارنی ہے؟ تاکہ ہم آپ لوگوں کی مزید ذلت اذیت اور نفرت سے بچ سکیں۔ ہم آپ جناب کے دورہ اسلامی دنیا کے منتظر رہیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کو اسلامی سربراہی کانفرنس کا اعزازی سربراہ ہی چُن لیا جائے۔

نوٹ: 1978ء میں روس کے افغانستان پر حملہ کیوجہ سے اُس وقت کے فرمانروائے امریکہ جناب جمی کارٹر جارجیوی صاحب و دیگر فرمانروائے امریکہ نے ہماری ہر طرح سے بہت مدد کی اور ہمارے ملک پاکستان کو بہت سے تحائف بھی دیئے۔ ہم ان کے بھی بہت ممنون ہیں۔

☆☆☆

ملک/ وطن ۔غیر ملک/ غیر وطن ۔الیگل ایمیگرنٹ

ایک ملک کے رہنے والوں کو جب دوسرے ملک جانا ہوتو ویزہ لینا پڑتا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں ایک ملک کے لوگ لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔کیا ان کے پاس اِس ملک کا ویزہ ہے؟ ایک تجویز ہے کہ دنیا میں ویزہ سسٹم ہی ختم کر دیا جائے۔تا کہ اس دنیا کے شہریوں کوایک شہر سے دنیا کے کسی بھی شہر جانے کا ویزہ نہ لینا پڑے۔مثال کے طور پشاور کے شہری کواگر میکسیکو، نیو یارک ،سڈنی ،ٹوکیو وغیرہ جانا پڑے تو ویزہ کے بغیر جا سکے۔اس طرح ویزہ لینے کی کارروائیاں اوراقوام متحدہ میں مختلف قسم کی قراردادوں کی کارروائیاں بھی ختم ہو سکتی ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کوئی قوم خراب نہیں ہوتی اگر وہاں پر انصاف اور قانون کی علمبرداری ہو۔قوم رہنماؤں،نمائندوں کی غلطیوں اورلالچ سے تباہ ہوتی ہے۔

عوام معصوم ہوتے ہیں۔

☆☆☆

نظریہ ضرورت...... بڑا شیطان اور چھوٹے شیطان

نظریہ ضرورت کے قانون کے بارے میں یہ تسلیم کیا جاچکا ہے کہ معاشرتی طور پراس کا کسی ملک کے رہنے والے پر نہایت برااور نقصان دہ اثر ہوتا ہے۔اس سلسلے میں پاکستان کے ملکی حالات میں بگاڑ کی بنیاد نظریہ ضرورت کے ذریعے عدالتی فیصلے کے مطابق رکھی گئی۔اس فیصلہ کواور فیصلہ کرنے والے کو براخیال کیا جاتا ہے۔اسی فرسودہ نظریہ ضرورت کے تحت ایک فیصلے کے بعد دوسرے فیصلے ہوتے رہے ہیں۔کیا ایسا صحیح نہیں ہوگا کہ پہلے فیصلے کرنے والے کو بڑا شیطان اور دوسرے فیصلے کرنے والوں کوچھوٹے شیطان کے ناموں سے پکارا جائے۔اوران کے ناموں کے ساتھ یہ لاحقہ مستقل طور پر لگا دیا جائے۔تا کہ کوئی عبرت حاصل کر سکے۔اگر شیطان ہی ڈھیٹ

ہو جاتے ہوں تو ان کو سمجھانے کے لیے کوئی زمینی طریقہ ایجاد نہیں ہو سکا۔ ان کو کوئی آسمانی طریقہ ہی راہ راست پر لا سکتا ہے۔

☆☆☆

سپر طاقت کی واپسی اور دنیا کے ممالک کو ایک مفید مشورہ

کائنات میں حکومت صرف اللہ کی ہے۔ یہ قدرت کا نظام ہے دنیا میں کسی بھی ایک ملک کو باقی تمام ملکوں پر حکومت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دنیا میں سکندر اعظم، ہٹلر وغیرہ سب ختم ہو گئے۔ اب بھی قدرت کی طرف سے دنیا کی ایک سپر طاقت کا پیچھے ہٹنے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ دنیا کے باقی تمام ممالک اپنے اپنے مفاد کے مطابق اپنی ایڈجسٹمنٹ کر لیں۔ جو جتنا پہلے کرے گا وہ اتنا ہی فائدہ میں رہے گا۔

☆☆☆

دنیا کو اگر ایک ہوٹل تصور کیا جائے

دنیا کی کل آبادی تقریباً چھ ارب تیس کروڑ ہے۔ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ زمین ایک ہوٹل ہے اور انسان ایک مسافر کے روپ میں اس ہوٹل میں رہ رہے ہیں۔ اس کے رہنے کی سہولتوں کے خرچے کا اندازہ لگایا جائے تو تقریباً 300 ارب ڈالر سالانہ خرچہ ہوتا ہے اور اس کی حفاظت پر مامور لوگوں کا خرچہ (ہتھیار، میزائل وغیرہ) تقریباً 800 ارب ڈالر ہے۔ دنیا میں ستر فیصد انسان غربت کی لکیر پر رہتے ہیں۔ اگر ایک ملک دوسرے پر قبضہ کر لے تو ان غریبوں کی زندگی کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کا مطلب ہوا کہ یہ سارا حفاظتی خرچہ دنیا کے صرف تیس فیصد انسانوں کیلئے کیا جاتا ہے۔ دنیا کے تمام ماہرین معاشیات سے درخواست ہے کہ اکنامکس کی رو سے وہ اس فارمولے کو کیا کہیں گے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

عورت کی عزت کیجئے.....عورت ماں ہے

اللہ خالقِ کائنات ہے

☆☆☆

اللہ کی بہترین تخلیق انسان ہے

کیا ہم اس کو اس لیے اچھا نہیں سمجھتے کہ وہ دوسرے

مذہب......فرقہ.........صوبہ.........برادری.........ذات

یا قوم سے تعلق رکھتا ہے اور کہ وہ غریب ہے؟

کیا ہمارے اس عمل سے اللہ خوش ہوگا؟

☆☆☆

دیہات میں رہنے والوں کے لیے ایک سوچ

☆ عدالتوں میں لڑائی جھگڑے کے مقدمات زیادہ تر دیہات میں رہنے والوں کے کیوں ہوتے ہیں؟

☆ زمین سے کتنی آمدن ہوتی ہے اور جھگڑے میں کتنا خرچہ ہو جاتا ہے؟

☆ شہروں میں رہنے والے لڑائی جھگڑے سے کیسے بچتے ہیں؟

شہری ہر بات کو غیرت کا مسئلہ نہیں بناتے۔

☆☆☆

زمانۂ حال کی دنیا اور پرانے زمانے کے نوابوں کے طور طریقے

پرانے زمانے میں دنیا کے مختلف علاقوں میں ایسے لوگ گزرے ہیں جو اپنے آپ کو سردار/ نواب کہلاتے تھے۔ یہ چھوٹے چھوٹے گاؤں پر مشتمل ایک بڑے علاقے کے مالک ہوتے تھے۔ اپنے علاقے کے انتظام کے لیے منشی یا مینجر رکھے ہوتے تھے، ہر چھوٹے گاؤں میں ایک چھوٹا نواب/ سردار ہوتا تھا جو بڑے سردار صاحب کے حکم پر عمل کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہوتا تھا۔ بڑا سردار لوگوں کو اپنے تابع اور محروم رکھنے کے لیے قرضوں کے اندر جکڑے رکھتا تھا۔ چھوٹے چھوٹے گاؤں میں ہمیشہ چھوٹے نواب کے مخالفین اس کوشش

میں رہتے تھے کہ کسی طرح وہ بھی چھوٹے نواب بن جائیں۔ اگر کبھی بڑے نواب صاحب کا چھوٹا سا کارندہ بھی اس گاؤں میں چلا جاتا تھا تو ایسے لوگ اس کو اپنے گھر کھانا کھلانے یا اس کے ساتھ چلتے پھرتے دکھائی دینا اپنے لیے باعث عزت سمجھتے تھے۔ (اس وقت ٹی وی اور اخبارات نہیں ہوتے تھے) اگر کبھی ایسے لوگ اپنی کوشش میں کامیاب ہو کر چھوٹے نواب بن جاتے تھے تو ان کو بھی بڑے نواب صاحب کے حکم پر کاربند رہنا پڑتا تھا۔ اس ساری کہانی میں گاؤں کے غریب لوگ ہمیشہ غریب ہی رہتے تھے۔

کیا دنیا میں آج بھی بڑے نواب اور چھوٹے نواب کے کردار نظر آتے ہیں؟

☆☆☆

ایک مشاہدہ کہانی

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جانوروں کا ایک گروہ آوارہ اکٹھے گھومتا پھرتا ہے جب ان کو کچھ کھانے کی چیز نظر آتی ہے تو وہ سب اس پر جھپٹ پڑتے ہیں اور اپنی بھوک پوری کر کے باقی خوراک کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اُن کو جب پھر بھوک لگتی ہے تو دوبارہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

کچھ پالتو جانور بھی ہوتے ہیں جن کو کھونٹی پر بندھے کھانا مل جاتا ہے وہ اپنے مالک کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

کیا مشاہدہ کہانی کے ایسے کردار انسانوں کے معاشرے میں بھی نظر آتے ہیں؟

☆☆☆

جنگل میں شیر اور لگڑ بگڑ (Hyena)

ٹی وی کے ایک چینل جانوروں کا سیارہ Animal Planet پر ایک فلم دکھائی جاتی ہے جس میں لگڑ بگڑوں کے ایک گروہ پر دو شیر حملہ کرتے ہیں لیکن لگڑ بگڑ اکٹھے ہو کر ان دو شیروں کو بھگا دیتے ہیں۔ بعد میں کئی شیر مل کر لگڑ بگڑوں کے ایک چھوٹے گروہ پر حملہ کر کے چند کو شکار کر لیتے ہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ لگڑ بگڑوں کے گروہ میں سے کوئی ایک بھی شیروں کا ایجنٹ نہیں بنتا۔

لگڑ بگڑوں میں اکٹھے مل کر شیروں کا مقابلہ کرنے کی عقلی صلاحیت پائی جاتی ہے۔

کیپٹل ازم کی بدصورت شکل اور بھیانک مستقبل

آج کل دنیا کا معاشی نظام کیپٹل ازم کی بنیاد پر چل رہا ہے۔اس نظام کے تحت دنیا میں 10 فیصد امیر لوگ ہیں، 20 فیصد مڈل کلاس لوگ ہیں اور 70 فیصد غریب لوگ ہیں۔اس معاشی نظام کی وجہ سے دنیا میں غریب لوگوں کی غربت میں مزید اضافہ ہوتا جارہا ہے اور دن بدن بھوک اور انسانوں کو درپیش مختلف معاشی مسائل کی وجہ سے خودکشی کے رجحان میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اگر یہ نظام اسی طرح چلتا رہا تو وہ دن دور نہیں جب ایک انسان دوسرے انسان کی جان کے درپے ہو جائے گا جس سے دنیا میں وسیع پیمانے پر قتل و غارت ہو سکتی ہے۔

اس دنیا کی فلاح اسلامی نظام کے بنیادی رکن زکوٰۃ پر عمل کرنے میں ہے۔ جلد یا بدیر دنیا کو اس نظام کو اپنانا ہی پڑے گا کیونکہ یہ اللہ کا قانون ہے۔

☆☆☆

کسی ملک کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ

آج کے زمانے میں جن ملکوں نے ترقی کی ہے انہوں نے اپنے ملکوں میں مندرجہ ذیل اصول رائج کیے:

سب کیلئے ایک جیسا (برادری، قبیلہ کی ناجائز حمایت نہیں کی جاتی)

نوکری، ترقی میں میرٹ کا خیال سب کیلئے ایک جیسا (صرف برادری، قبیلہ کا خیال نہیں کیا جاتا)

روزگار/نوکری سب کیلئے (صرف برادری، قبیلہ کو ترجیح نہیں دی جاتی)

زندگی کی بنیادی سہولتیں سب کیلئے ایک جیسی (صرف برادری، قبیلہ پروری نہیں کی جاتی)

جن ملکوں میں ابھی تک قبیلہ پروری، برادری پروری کے اصولوں کو ترجیح دی جاتی ہے ان کی دنیا میں ترقی کے میدان میں پیچھے رہ جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

☆☆☆

مستقبل کے غدار لوگ

کسی بھی قوم میں تعلیم کے حصول میں مدد دینے والے
اور فروغ دینے والے قوم کے معمار سمجھے جائیں گے۔

اور تعلیم کے حصول میں رکاوٹ ڈالنے والے
اس قوم کے غدار سمجھیں جائیں گے۔

☆☆☆

عوام کا ذاتی پیسہ دھواں بن کر اڑ جاتا ہے؟

کسی بھی ملک میں اگر ہائی وے پر یا شہر میں ٹریفک جیم ہو جائے تو کھڑی گاڑیوں میں گیس، ڈیزل اور پٹرول جلتا رہتا ہے جو کہ عوام اپنی ذاتی جیبوں سے خرچ کر کے موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں میں ڈالتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کا پیسہ ذرا سی بدنظمی کی وجہ سے دھواں بن کر اڑ جاتا ہے۔ اگر ٹریفک قوانین کا خیال رکھا جائے اور جلد بازی سے کام نہ لیا جائے تو مہنگائی کے اس دور میں بہت بچت ہو سکتی ہے جس سے زندگی کی بہت سی ضروریات پوری کی جا سکتی ہیں۔ جن ملکوں نے ترقی کی ہے وہاں پر ایسی ہی چھوٹی چھوٹی بچتوں سے انسانوں نے اپنے مستقبل سنوارے ہیں۔ جو لوگ ٹریفک میں جلد بازی کرتے ہیں اگلی دفعہ کسی اور کی جلد بازی سے وہ ٹریفک میں پھنس جاتے ہیں ایک دوسرے کا خیال کیجئے۔

سڑک پر چلتے ہوئے اپنی بچت کا بھی خیال رکھئے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

امیر لوگ اگر اپنے مال و دولت کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو وہ غریب انسانوں کا ہر طرح سے خیال رکھیں۔ نیز تعلیم اور فیملی پلاننگ کے شعبہ میں خرچ کریں۔ یہ صرف حکومت کے بس کی بات نہیں ورنہ آبادی بڑھتی گئی اور وسائل نہ ہوئے تو..........................

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کسان اپنی محنت سے زمین سے روزی پیدا کرتا رہتا ہے۔
جب وہ کسی سے جھگڑے میں الجھ جاتا ہے تو اپنی کمائی کس کے حوالے کر دیتا ہے؟

اس کے اپنے بچے، تعلیم ،لباس سے محروم رہتے ہیں۔
اور دوسروں کے بچے؟ اللہ کسان کو لڑائی جھگڑوں سے بچائے۔

☆☆☆

حکومت والے انکل اور اپوزیشن والے انکل سے بچے کا سوال

حکومت والے انکل سے: آپ جب جلسہ کرتے ہیں تو ویگنیں بسیں پکڑ لی جاتی ہیں، کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ہم سکول تو گئے ویگن بس میں اور واپس اپنے گھروں میں میلوں پیدل چل کر آئے۔ہم میں سے کئی بچے بچیاں دیہاتوں سے بھی آتی ہیں۔ انکل آپ لوگوں کو بسوں میں بلوا کر اپنا جلسہ سنواتے ہیں۔انکل آپ ماڈرن ہیں؟

اپوزیشن والے انکل سے: آپ لوگ جب جلوس نکالتے ہیں ،مظاہرہ کرتے ہیں تو سڑکوں پر ٹریفک جیم ہو جاتا ہے ہم سکولوں میں رہ جاتے ہیں یا سڑک پر ٹریفک میں پھنس جاتے ہیں۔ ہماری مائیں گھر پر ہمارا انتظار کرتی ہیں یا جو ہمیں سکول سے واپس لانے کیلئے آتی ہیں وہ راستے میں ٹریفک میں رک جاتی ہیں۔ہم بچے بھی پریشان اور ہماری مائیں بھی پریشان۔

کیا آپ لوگوں کے بچے اس دن سکول سے چھٹی کرتے ہیں؟ جلسے جلوسوں کا کوئی اور طریقہ نہیں ہوسکتا۔اب تو ٹی وی، کمپیوٹر،انٹرنیٹ آ گیا ہے۔ترقی یافتہ ملکوں میں بھی ایسا ہوتا ہے؟

انکل ہمارے ٹیچر بتاتے ہیں کہ اللہ میاں سب دیکھتا ہے؟

☆☆☆

ایک ہی سرکار ملازمین کی تنخواہوں میں فرق

کیا سپریم کورٹ آف پاک کے چیف جسٹس صاحب نوٹس لیں گے کہ صرف موٹروے پر کام کرنے والے سرکاری ملازمین کی تنخواہ کیوں زیادہ ہے باقی سارے ملازمین زیادہ تنخواہ سے کیوں محروم ہیں؟

سب پاکستانی ہیں اور پاکستان میں رہ کر ہی پاکستان کی خدمت کرتے ہیں پھر یہ فرق کیوں؟

علم کی روشنی

کافی عرصہ پہلے پنجاب کے کچھ دیہاتی علاقہ میں یہ روایت تھی کہ اگر کوئی نوجوان مویشی چوری نہ کرے تو اُس کی شادی نہیں ہوتی تھی۔ اسی طرح کے علاقہ میں ایک نوجوان پر اُس کے خاندان کے لوگ فخر کرتے تھے کہ وہ ہو بہو اپنے دادا جیسا مضبوط ہے جو چوری کرنے کے بعد مانتا نہیں چاہے اُس پر کتنا ہی تشدد ہی کیوں نہ ہو اور وہ نوجوان بھی مونچھوں کو تاؤ دیئے رکھتا تھا، لیکن اس کے دو چھوٹے بھائی تعلیم حاصل کر کے سکول میں ٹیچر لگ گئے اور اُن کی سوچ یہ ہو گئی کہ کتنی بے عزتی ہوتی ہے جب چوری کرنے والے بھائی کو لوگوں کے سامنے چھتر پڑتے ہیں۔

ایک ایسا بُرا کام جس کو کرنا بہادری کی علامت سمجھا جاتا تھا وہی اب بے عزتی بن گیا۔

یہ سب کچھ علم کی روشنی سے ہوا۔

☆☆☆

سچ پر چلنا آسان اور مشکل

اگر انسان کے دماغ میں کسی برائی کرنے کا خیال نہ آئے تو سچ پر چلنا آسان ہوتا ہے۔

اگر کسی انسان کے دماغ میں کوئی برائی کرنے کا خیال آجائے تو سچ پر چلنا مشکل ہوتا ہے۔ برائی کرنے کا خیال جھوٹ بولنے پر اُکساتا رہتا ہے۔

☆☆☆

آزادی کے بارے میں چند سوال

1- کسی شہری کے ساتھ اگر کسی قسم کی زیادتی ہو جائے تو کیا وہ مار پیٹ، چوری، آبروریزی وغیرہ کی تھانے میں رپورٹ درج کرانے میں آزاد ہے؟

2- اگر سول عدالتی نظام میں پھنس جائے تو کیا وہ آزادی کی خوشبو محسوس کرتا ہے؟

3- اگر خود یا بچہ بیمار ہو جائے تو کیا وہ علاج ادویات کے معاملے میں آزادی کی فضا محسوس کرتا ہے؟

4- اگر تعلیم کے لیے بچے کو سکول، کالج، یونیورسٹی میں داخل کروانا ہو تو کیا وہ فیس کے اخراجات میں

آسانی اور خوشی محسوس کرتا ہے؟

5-مذہبی فرائض کی ادائیگی میں کیا وہ تحفظ محسوس کرتا ہے؟

6-سورج غروب ہونے کے بعد شہر سے دیہات یا دیہات سے شہر سفر کرنے میں کیا وہ عدم تحفظ مال وجان کا شکار تو نہیں رہتا؟

7- کیا نوجوان روزگار کی پریشانی میں مبتلا تو نہیں رہتا۔

8- کیا اداروں میں ملازم اپنی تنخواہ میں گزارہ کرنے کی سوچ وفکر میں مبتلا تو نہیں رہتے؟

☆☆☆

دنیاوی تعلیم

سکول کالج کی تعلیم: میٹرک (انگلش، اردو، ریاضی، اسلامیات، جنرل سائنس) اے لیول، اولیول، ایف اے، ایف ایس سی، بی ایس سی، ایم، اے، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی وغیرہ۔

سماجی تعلیم: (روزمرہ معاملات)......ایک طالب علم کی رائے

ایسے کام جن کے کرنے سے انسانیت کو نقصان پہنچتا ہے۔

جعلی دوائی بنانا

دودھ مشروبات یا کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کرنا

سیوریج، نالیاں، سڑکیں، بلڈنگ، پل وغیرہ میں ناقص میٹریل استعمال کرنا۔

انصاف میں ڈنڈی مارنا۔

دو نمبر مال بنانا۔

ناپ تول میں کمی کرنا۔

جھوٹ بولنا۔

لڑائی جھگڑا کرنا، جھوٹے پرچے کرانا

عورت پر ظلم کرنا

بچوں کا اغوا کرنا

ترقی یافتہ ملکوں میں ایسے سب کاموں کو روکنے کے لیے قوانین پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے اور جرم کار کو سزا دی جاتی ہے اسی وجہ سے ان ملکوں کے رہنے والے انسان بہتر زندگی گزارتے ہیں ۔ترقی پذیر غریب ملکوں میں بھی قوانین پر سختی سے عمل کرنے اور کرانے سے ان کے حالات زندگی بھی اچھے ہو سکتے ہیں۔ اگر ایک برائی کی روک تھام نہ کی تو دیکھا دیکھی دوسری برائیاں

قانون کی خلاف ورزی کرنا
بڑے بڑے سودوں اور ٹھیکوں میں کمیشن
کھانا (کمیشن کی رقم سود میں شامل ہوتا
ہے جو بالآخر عوام کو ادا کرنا پڑتا ہے)۔

بھی پھیل جاتی ہیں جس سے
معاشرے میں نفسانفسی پیدا ہو جاتی
ہے۔ تعلیم، اس کی سمجھ اور عمل انسان
کو بہتر انسان بنا دیتی ہے۔

☆☆☆

غیر مسلم مظلوم کی پکار

اے سب سے بڑے

زندگی دینا تیرا اختیار — موت دینا تیرا اختیار
میں نائب — میں خلیفہ
مجھ پر ظلم — میں مسلسل عذاب میں
میرا قصور غربت — بے بسی، مجبوری
ظالم، ظلم کے نشے میں — میں ظلم کی چکی میں
تو سب سے بڑا — مگر تو کہاں
اگر تو مصروف — تیرے فرشتے کہاں
تو کیسا بڑا — تیری لاٹھی کہاں
جو بے آواز — نہ آواز نہ بے آواز
دیر بھی — اندھیر بھی
میں مجبور — میں بے قصور
میری آزمائش میرا امتحان — ظالم کا عمل
تو کیسا بڑا — یہاں تو کوئی اور بڑا
اے سب سے بڑے — تو روح قبض کرتا ہے
میری روح — کیوں نہیں قبض کرتا

اس دنیا سے روح کے اُٹھنے کے بعد

تیرے پاس آنے کے بعد

تب پتہ چلے گا تو سب سے بڑا

☆☆☆

جمہوریت ہر قسم کی آمریت کا علاج ہے

گلی، محلّہ، گاؤں، شہر، صوبہ یا ملک، جاگیردار یا ڈکٹیٹر

جمہوری نظام کے مسلسل چلنے سے انسانوں میں تعلیم حاصل کرنے کی جستجو، اعلیٰ کردار کا مالک بننے کی خواہش ارتقائی عمل کے ذریعے پیدا ہوتی ہے۔ انصاف کا نظام قائم رکھنے کے لیے رہنما کا اچھا انسان ہونا ضروری ہے۔ انسان انہیں سپورٹ کرتے ہیں۔ دو نمبر جمہوریت چند لوگوں کے مفاد کی جمہوریت ہوتی ہے۔ اسے کنٹرول میں رکھنے والے اور اس کے ارتقائی عمل کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والے اپنے بچوں اور آئندہ نسلوں کے لیے ملکی نظام کا بگڑا ہوا چہرہ چھوڑ جاتے ہیں۔ جس کی پہچان ہی مشکل سے ہوتی ہے کہ اس نظام کی شکل کیا ہے؟

چند کھائیں......مزے اڑائیں

باقی اپنے حقوق، خوراک، انصاف، روزگار کا رونا روئیں

جن میں ایسا ہوتا ہے ان ملکوں کے عوام کی حالت بتلائے

☆☆☆

دریا کا پانی......دشمن نے روک لیا

جب پانی نہیں ہوگا......فصل کی آبپاشی نہیں ہوگی

گندم پیدا نہیں ہوگی......گندم سے آٹا بنے

آٹا نہیں ہوگا......تو روٹی نہیں ہوگی

روٹی سب کو چاہیے......علاقہ کوئی بھی ہو

کپاس نہیں ہوگی......تو لباس نہیں ہوگا

پتے ہوں گے...... جہاں درخت ہونگے

زمانہ جدید......قدیم میں تبدیل ہوگا

ہمارے پیارے ہونگے......بھوک، ننگ کا شکار ہونگے

پانی کے ذخیرے ہونگے......تو کھیتوں کی آبپاشی ہوگی

فیصلے میں دیر...... پریشانیوں میں اضافہ

کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

ملکی آئین اور عمل

دنیا کے ہر ملک کا نظام اُس ملک کے شہریوں/نمائندوں کے بنائے گئے ملکی آئین اور قوانین کے مطابق چلایا جاتا ہے۔

حیرت ہے کہ بعض ملکوں میں آئین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو کوئی سزا نہیں دی جاتی۔ اس کے برعکس آئین کے تحت عمل کرنے کا مطالبہ کرنے والوں پر غداری اور بغاوت جیسے لفظوں کا ٹھپہ لگا دیا جاتا ہے۔ آئین کی پابندی نہ کرنے کی کچھ ایسی وجوہات ہوسکتی ہیں۔

کسی ایک انسان یا گروہ کا لالچ مفاد......کوئی انہونا ڈر، خوف، بزدلی۔

کوئی بیرونی ملک کا دباؤ...... عقل یا اہلیت میں کمی

آئین پر عمل نہ کرنا مستقبل کی نسل کیلئے مصائب اور مشکلات کا باعث بنتا ہے۔ دنیا میں لڑائی جھگڑے، بدامنی، عدم تحفظ، اپنے اپنے ملکوں میں انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے درج قوانین سے روگردانی خلاف ورزی کرنے وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

☆☆☆

امن، تحفظ، خوشحالی......سچائی

دنیا میں امن، تحفظ، خوشحالی کی فضا سچائی کو قائم رکھنے اور سچائی پر قائم رہنے سے برقرار

رہ سکتی ہے۔

مصلحتیں، نظریۂ ضرورت...... "اگر" اور "مگر"

مفادات کے کھیل ہوتے ہیں

سچائی کے ساتھ قانون پر عمل اور انصاف لازم وملزوم ہیں۔

☆☆☆

غیر ملک کے مفاد میں کام کرنے والے

دنیا سرحدوں کی لکیروں کے ذریعے مختلف ممالک میں تقسیم ہے۔ایک ملک میں رہنے والے کو اس ملک کا شہری تصور کیا جاتا ہے۔ ہر شہری اپنے ملک کا محبِّ وطن شہری کہلاتا ہے۔ دوسرے ممالک کے لیے بھی اُس کی یہی شناخت ہوتی ہے۔

بعض اوقات کسی نامعلوم وجہ کی بنا پر ایک ملک کے چند شہری غیر ملک کے مفاد کی خاطر کام کر جاتے ہیں۔ہوسکتا ہے کہ غیر ملک کی طرف سے اُن کی اس وطن دشمنی کے عوض کوئی معاوضہ بھی ادا کیا جاتا ہو۔ایسے لوگ اپنی زندگی میں کچھ مزے یا اولاد کیلئے کچھ جائیداد تو حاصل کر لیتے ہوں گے لیکن اپنی اولاد اور آئندہ نسل کے رہنے کیلئے معاشرے کے نظام میں خرابی پیدا کر جاتے ہیں۔اس طرح وہ اپنی اولاد اور آئندہ نسل کی بربادی کا باعث بنتے ہیں۔

ترقی پذیر غریب ملکوں کے زوال کی ایک وجہ ایسے ہی افراد ہوسکتے ہیں۔وطن انسان کی شناخت ، وطن کا اچھا نظام انسان کی اپنی بہتری، اپنے وطن کو سب پیار کرتے ہیں ماسوائے خودغرض لوگوں کے۔

☆☆☆

آہستہ آہستہ رفتہ رفتہ کیا ہوتا ہے؟

وردی میں ملبوس سربراہ کا عوام کی نمائندہ اسمبلی سے خطاب

عوام کے نمائندوں کا اپنے ساتھ مذاق

وردی میں ملبوس سربراہ کا عوامی نمائندوں کے ذریعے منتخب ہونا

سربراہ کا خود اپنے ساتھ مذاق

نہ اگر نہ مگر......جس کا کام اُسی کو ساجھے

ورنہ قوم کے ساتھ مذاق......دنیا کے لیے تماشا

غیر جمہوری سربراہ......پالیسیوں اور فیصلوں کا نتیجہ

آہستہ آہستہ رفتہ رفتہ دوسرے ملکوں میں بغیر لباس تلاشی

بے عزتی کی آخری حد

کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

آبادی کی ہجرت......مائیگریشن

دنیا میں انسان روزگار کے حصول اور اپنی زندگی کو جدید سہولتوں کے ساتھ گزارنے کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کر لیتا ہے۔ دیہاتوں سے شہر، شہروں سے بڑے شہر، ایک ملک سے دوسرے ملک۔ جہاں روزگار، زندگی کی بنیادی سہولتیں، تحفظ جان، تعلیم کے حصول اور آگے بڑھنے کے مواقع دستیاب ہوں۔

ترقی یافتہ ممالک حاصل کی گئی ترقی کو مختلف ہتھکنڈوں، طریقوں سے اپنے تک محدود رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے جا پابندیاں لاگو کر کے وہ ایسا کب تک کر سکیں گے۔ اگر انسانوں کو اپنی رہنے والی جگہ پر ایسی سب سہولتیں میسر ہو جائیں۔ ٹیکنالوجی کو بآسانی دستیاب کر دیا جائے تو انسانوں کی ہجرت میں کمی واقع ہو گی۔ وگرنہ بڑی آبادی کا ایک ہی جگہ اکٹھا ہونا، مشکلات و مصائب میں اضافہ کی وجہ سے نفسانفسی افراتفری کا سبب بن سکتا ہے۔

☆☆☆

مسلم ممالک سازش کا شکار

کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ غیر مسلم طاقتیں مسلم ممالک کے رہنماؤں کے ذریعے اُن کے معاشروں میں ایسے حالات پیدا کر دیتے ہیں کہ عام انسان اپنے جائز حق اور روزگار کیلئے

کرپشن کے راستے پر چلنے کیلئے مجبور ہو جائے۔ ایسے حالات رہنماؤں کی نا اہلی سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر اہل ہوتے تو ایسا کیوں ہوتا۔ اسلام کا سبق تو سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت اور نصیحت کرتا ہے۔

اور مسلمان رہنما......ایک سوالیہ نشان؟

اگر خاندان کا سربراہ برائی کے راستے پر چلے تو بچوں کو بھی وہی راستہ نظر آئے گا۔ برائی کو اگر برائی نہ سمجھا جائے، سدباب نہ کیا جائے تو معاشرے کی روزمرہ زندگی کا حصہ بن جاتا ہے۔

☆☆☆

تعلیم یافتہ لوگوں کی ذمہ داری

کسی بات کو سمجھ لینا، جان لینا کا مطلب ہے کہ انسان کے علم میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اگر کوئی بچہ اپنی معصومیت میں کسی کو پتھر مار دیتا ہے یا کوئی شیشہ توڑ دیتا ہے تو وہ بچہ اس کے نقصان سے لاعلم ہے۔ لیکن ذرا عمر بڑھنے پر اس کے علم میں آجاتا ہے کہ پتھر مارنے سے نقصان ہوتا ہے۔ شیشہ ٹوٹ جاتا ہے اور نیا شیشہ لگانے کے لیے خرچ کرنا پڑتا ہے۔

تعلیم یافتہ لوگوں (جن کے پاس تعلیم کی ڈگریاں ہوتی ہیں) کے علم میں آجاتا ہے کہ کسی ملک کے رہنماؤں نے قومی خزانے کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچایا ہے جس کی وجہ سے ملک کی ترقی اور خود شہریوں کی مشکلات میں اضافہ ہوا ہے لیکن پھر بھی ان رہنماؤں کی حمایت جاری رکھتے ہیں۔ تو ایسے ڈگری یافتہ کہلانے والوں اور تین چار سال کے معصوم بچے میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔ کہیں غریب ملکوں میں اسی فارمولہ پر تو عمل نہیں ہوتا کہ شیشے توڑتے جاؤ، قومی خزانے کو نقصان پہنچاتے جاؤ، اپنے دکھوں اور مشکلات میں اضافہ کرتے جاؤ۔

جب تک تعلیم یافتہ لوگ ملکی نقصان کو اپنا نقصان نہیں سمجھیں گے
اپنا ہی نقصان کرتے رہیں گے
آخر کوئی تو آگے بڑھے گا...... تعلیم یافتہ

☆☆☆

ہر انسان امن کی خواہش رکھتا ہے

دنیا میں انسانوں کی اکثریت امن چاہتی ہے۔ اپنی اپنی زندگی کا تحفظ چاہتی ہے۔ پھر بھی دنیا میں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ یہ ایسے کون لوگ ہیں جو دنیا میں انتشار پھیلائے رکھتے ہیں۔

1۔ اسلحہ بنانے والے، 2۔ معاشی بالادستی رکھنے والے، 3۔ ذاتی مفاد کی خاطر دوسرے انسانوں کی زندگی ختم کرنے والے ایسے کون لوگ ہیں جو مذہبی، سیاسی، غیر سیاسی رہنماؤں کے ذریعے نفرت، تعصب کا پیغام اس لیے پھیلاتے رہتے ہیں کہ دنیا میں انسانوں کی اکثریت کو روٹی، کپڑا، مکان، انصاف، پینے کا پانی اور برابری جیسی سہولتوں سے محروم رکھا جائے۔

یہ سب کچھ جان بوجھ کر سازش کے تحت ہوتا ہے۔ وگرنہ عقل کا صحیح استعمال انسانوں کو بھوک، ننگ، افلاس کا شکار نہ ہونے دے گا۔

عقل کے مالک یہ سب انسان کیسے؟

☆☆☆

اداروں کا کردار......فرشتے یا......

آج کے زمانے کو تہذیب وتمدن کا دور کہا جاتا ہے۔ ہر ملک میں نظام زندگی کو اچھی طرح چلانے کے لیے مختلف ادارے قائم کیے جاتے ہیں۔ اداروں میں کام کرنے والے لوگ انسانوں کی خدمت کے جذبے سے اپنی حدود کے اندر رہتے ہوئے ملکی آئین اور قانون پر عمل کریں تو......فرشتے وگرنہ......

دنیا میں صرف تیسری دنیا غریب ترقی پذیر ملکوں کے لوگ
بھوک، ننگ، افلاس، دکھوں، مصیبتوں، مہنگائی کے شکار کیوں؟

☆☆☆

ٹریفک میں رکاوٹ......وی آئی پی کیوں؟

کیا صرف وی آئی پی سواری کو ہی وقت پر پہنچنا ہوتا ہے؟

یا

عام شہری کو بھی اپنے روزگار اور روزمرہ کے کام کیلئے وقت پر پہنچنا ضروری ہوتا ہے؟

وی آئی پی کی سواری کے گزرنے کیلئے ٹریفک روکے جانے سے شہری اپنے کام پر دیر سے پہنچتے ہیں۔ ایمرجنسی کے مریض الگ اپنا رونا روتے رہتے ہیں۔

کوئی وی آئی پی کیوں، سب برابر کیوں نہیں؟

ایک کا آرام...... باقی سب کیوں پریشان؟

دوسروں کو پریشان کرنے کا نام...... وی آئی پی، وی وی آئی پی

☆☆☆

خدا کی تعریف

خدا ایک ایسی ہستی ہے جس نے پوری کائنات بنائی، زمین، سیارے، چاند، سورج، چرند پرند، آگ، ہوا، پانی کی تخلیق کی۔ وہ انسانی سوچ میں آنے والی ہر بات سے ماورا ہے۔

انسان مٹی کا ایک ذرہ ہے جس کو نہ اپنی پیدائش اور موت پر قابو ہے۔ انسان کی تخلیق کے بعد زمین پر زندگی گزارنے کے لیے بھلا انسان خدا کی کیسے مدد کرسکتا ہے۔ وہ تو خود مانگنے والا ہے کبھی خوراک، کبھی پانی، کبھی صحت۔

کچھ لوگ خدا کو انسانوں سے بڑا جسم والا طاقت والا انسان سمجھتے ہیں کہ خدا ان کے سجدوں سے خوش ہوگا۔ صرف خدا کا نام لیتے رہیں وہ خوش ہوگا۔ جیسے ایک ڈکٹیٹر، ایک جاگیردار، ایک سردار، وڈیرہ، خان، لارڈ وغیرہ کسی غریب کمزور انسان کو اپنے سامنے جھکتے ہوئے منت سماجت ان کی تعریف کرتے ہوئے خوش ہوتے ہیں۔ ایسے سب لوگ آقاؤں، اور ڈکٹیٹروں کے حکومت کرنے کی وجہ سے ذہنی طور پر ایسا کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا آرہا ہے۔

دین اسلام پر چلنے سے انسان اپنی زندگی صحیح طریقے سے گزار سکتا ہے۔

☆☆☆

بہادر کون

ایسا شخص جو ہتھیار، اسلحہ ہر وقت ساتھ رکھے یا اپنی حفاظت کیلئے محافظ رکھے۔

یا

ایسا شخص جو بغیر کسی ہتھیار، اسلحہ کے چلے پھرے

☆☆☆

صحافیوں، ادیبوں، شاعروں اور سیاسی کارکنوں پر ظلم ناانصافی سے کیا ملا؟

جب سے پاکستان قائم ہوا، ملکی تاریخ صحافیوں، ادیبوں، شاعروں اور سیاسی کارکنوں کو ذہنی، جسمانی اذیتیں پھانسی، کوڑوں کی سزا، قید و بند کے ابواب سے بھری پڑی ہے۔ یہ حکمران کا طرہ امتیاز رہا۔ جمہوری یا فوجی حکومتوں کو ایسے عمل کرنے والوں کو کیا حاصل ہوا؟ ملک نے کوئی ترقی کی، امن و امان، جان و مال کے تحفظ، صحت، انصاف، روزگار کے معاملات میں کوئی اچھائی یا بہتری ہوئی؟

اس کے برعکس پوری قوم کرپشن، بم دھماکوں کی زد میں نفسا نفسی افراتفری کے عالم میں ادھر ادھر بھٹک رہی ہے۔ اذیتیں دینے والوں کی کوئی ذہنی تسکین تو شاید ہوئی ہوگی؟

لیکن!

دریاؤں میں پانی خشک، ملک آدھا، صوبوں میں عدم اعتماد، علاقائی جھگڑوں، فرقہ واریت کی وجہ سے قوم مفلوج نظر آتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کیا بنے گا؟ بہتری کی کوئی امید؟

اب پوری قوم ذہنی اذیت میں مبتلا، بچہ سکول جاتے ہوئے ڈرتا ہے، زخمی ہسپتال جاتے ہوئے ڈرتا ہے۔ بازاروں میں ہر وقت خوف، مساجد اور دفتروں پر پہرے

نہ جانے کون......خوش لوگ......اذیت دینے والے یا سہنے والے

دنیا ہمیشہ ارتقائی عمل سے گزر رہی ہوتی ہے۔ ہر معاشرے کا نظام سوچ و فکر کی تحریر، تقریر کی آزادی سے ہی پھلتے پھولتے ہیں اور صحیح طور پر نشو و نما پاتے ہیں۔

سوچ پر پہرے لگا کر کسی انہونے ڈر سے خوف زدہ ہو کر قوم کو دنیا میں ایک محتاج، معذور، رینگتے فقیر کی شکل بنا دیتے ہیں، ملکوں نے ترقی ہمیشہ آزادی، فکر و سوچ، تحریر و تقریر اور آئین و قانون اور انصاف کے علم برداری سے کی ہے۔

☆☆☆

انسان عقل کا مالک کیسے......سوالیہ نشان

دنیا خوراک، وسائل اور معدنی دولت سے مالا مال اور بھری پڑی ہے۔انسانوں نے زمین کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے ملک قائم کیے ہوئے ہیں۔سرحدیں بنائی گئی ہیں۔اُن کی حفاظت کیلئے نیوی، ائیرفورس، بری مسلح افواج، ہتھیاروں کے کارخانے، راکٹ بم ایجاد کیے گئے ہیں۔

حاضر سروس دنیا کا اصول کیا ہے؟ ایک ملک میں رہنے والے کھائیں۔دوسرے ملکوں کے لوگ بے شک بھوک، ننگ، بیماری میں مبتلا رہیں۔دکھوں، مصیبتوں، مسائل کا شکار رہیں۔ایک ملک طاقت کے بل بوتے پر دوسرے ملک کے وسائل لوٹ لے۔چند طاقتور لوگ یا چند طاقتور ملک اور اُن کے چند لوگ عیش و آرام تمام سہولتوں سے فائدہ اٹھائیں۔اُس کے برعکس ایک ہی ملک میں رہنے والے انسانوں کی اکثریت، دنیا میں انسانوں کی اکثریت محرومیت کا شکار ہے۔

خوراک کیلئے جانور آپس میں لڑتے ہیں

انسان تو عقل کا مالک ہے

سورۃ النحل آیت نمبر 71: ''بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت دیتا ہے۔وہ اپنا رزق لوگوں کو دے ڈالنے والے نہیں کہ سب اس میں برابر ہو جائیں تو کیا یہ لوگ نعمت الٰہی کے منکر ہیں''

☆☆☆

انعامی قرعہ اندازی اور روح کا نظام......رب نا انصاف نہیں

دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف شکلوں میں انعامی سکیمیں جاری رہتی ہیں۔کسی جگہ اس کا نام پرائز بانڈ، کسی جگہ نمبروں کی پرچی لاٹری۔ایک مقررہ وقت پر قرعہ اندازی کے ذریعے جس کا نمبر نکل آئے اُس کو ایک بڑی انعامی رقم مل جاتی ہے۔لوگ اس کو خوش قسمت سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی لاٹری نکل آئی ہے۔دولت مند ہو گیا۔اس کے دن پھر جائیں گے۔زندگی کی تمام سہولتوں کے مزے اٹھائے گا۔

شاید روحوں کے دیس میں بھی ایسا ہی ہوتا ہوگا۔روح کی قرعہ اندازی ہوتی ہوگی۔جو

امیر گھرانے میں پیدا ہونے کیلئے اترے گی اُس کو باقی روحیں کہتی ہوں گی کہ اُس کی لاٹری نکل آئی ہے۔ باقی بیچاری روحوں کا نصیب غریبوں کے گھروں میں پیدا ہونا ہوتا ہے۔ شاید ایسا ہوتا ہوگا۔ غربت کی ماری روحیں۔

رب کے ہاں ناانصافی کا نظام نہیں۔ یہ امیر گھرانوں میں پیدا ہونے والی روحوں نے دنیا کے نظام کو قابو میں کر رکھا ہے۔ ایک انسان تو دوسرا بھی انسان۔ زمین سب کی وسائل سب کے۔ کسی گھر میں پیدا ہونے والے بچے کے ہاتھ میں کوئی ملکیتی کاغذ، سرٹیفکیٹ نہیں ہوتا۔ سب ننگے/ خالی ہاتھ ہی پیدا ہوتے ہیں۔ بچے سب کے ایک جیسے، سب کے پیارے۔ عقل کے استعمال اور سمجھ میں کمی۔

جب سب بچوں کو تعلیم کی سہولت حاصل ہوگی تو انسانی شعور میں اضافہ ہوگا۔ تو پھر سب کو "سب انسان برابر ہیں" کا خیال واضح ہو جائے گا۔ دنیا میں اس وقت جاری عمل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تعلیم کے حصول کو روز بروز مہنگا رکھنا بھی ایک سازش ہے کہ غریبوں کے بچے تعلیم حاصل نہ کرسکیں۔ شعور پیدا نہ ہوسکے۔ موج میلے کرنے والے حکمرانوں، رہنماؤں، سرداروں کے بچے سردار ہی رہیں۔

خدا نہ کرے کہ یہ سازش ہو بلکہ کوئی غفلت ہو۔ کوئی ناسمجھی ہو۔ اس کو دور کیا جائے۔ انسانیت کی بھلائی اسی میں ہے۔ یہ تحریر اُن کے لیے جو انسانیت پر یقین رکھتے ہیں۔

خدا کا فرمان:

سورۃ النحل آیت نمبر 71: "بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت دیتا ہے۔ وہ اپنا رزق لوگوں کو دے ڈالنے والے نہیں کہ سب اس میں برابر ہو جائیں تو کیا یہ لوگ نعمت الٰہی کے منکر ہیں"

سورۃ المومنون آیت 64,65,66: "یہاں تک کہ جب ہم نے ان سے آسودہ حال لوگوں کو پکڑ لیا تو وہ اس وقت تلملا اٹھیں گے۔ آج مت تلملاؤ تم کو ہم سے کچھ مدد نہیں ملے گی۔ میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں اور تم الٹے پاؤں پھر پھر جاتے تھے۔"

سورۃ الانبیاء آیت 35: ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور لوگوں کو سختی اور آسودگی میں آزمائش کے طور پر مبتلا کرتے ہیں اور تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے۔"

سورۃ الانبیاء آیت 45: ''اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم س کولا موجود کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں۔''

☆☆☆

فطرت کا نظام۔انسانی آبادی میں اضافہ اور مسائل

خدا نے ہر جاندار شے کا جوڑا بنایا ہے۔ایک نر اور ایک مادہ۔دونوں کے ملاپ سے ایک نسل کا اضافہ ہوجاتا ہے۔سمندری، دریائی یا سطح زمین پر رہنے والی تمام مخلوقات کی نئ نسلیں اسی عمل سے پیدا ہوتی ہیں۔قدرت کی طرف سے عطا کردہ عقل کی نعمت کی وجہ سے انسان دوسری مخلوقات سے بہتر اور برتر ہے۔اس کی آبادی میں اضافہ بھی مرد اور عورت کے ملاپ سے ہوتا ہے۔پرانے وقتوں میں دنیا کی آبادی میں کم رفتار سے اضافہ ہوتا تھا۔آج کی دنیا میں صحت انسانی کے جدید علاج معالجہ، انسانوں کا اپنی صحت کا اچھی طرح خیال رکھنے سے طبعی عمر میں اضافہ اور اس کے ساتھ آبادی کی رفتار میں بھی تیزی دیکھنے میں آتی ہے۔مقابلتاً دنیا میں خوراک کے وسائل میں اتنی تیزی کے ساتھ اضافہ نہیں ہوتا۔

مرد اور عورت کا ملاپ یقیناً راحت کا باعث ہے۔اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد کا خیال رکھنا بھی والدین کی اولین ذمہ داری ہے۔حیرت ہے جن والدین کے مالی وسائل کم ہوتے ہیں ان کے ہاں بچے زیادہ ہوتے ہیں۔اور وہ بچوں کی اچھی طرح دیکھ بھال، لباس، تعلیم مہیا کرنے کا فرض پورا نہیں ادا کر سکتے۔دنیا کی آبادی میں اضافہ ملکوں کی حکومتوں کیلئے پریشانی کا باعث بن گیا ہے۔

ملاپ کی راحت تو مرد اور عورت حاصل کر لیتے ہیں لیکن اولاد کی دیکھ بھال کیلئے مناسب بندوبست نہیں کر پاتے۔

اولاد خدا کی عطا ہے، عقل بھی خدا کی عطا ہے۔عقل کے صحیح استعمال کا فرق ہی انسانوں اور جانوروں کا فرق ہے۔محدود عقل تو جانوروں کے پاس بھی ہوتی ہے۔

راحت انسانوں کی......تو اولاد کی دیکھ بھال کی ذمہ داری بھی انسانوں کی......آمدنی و وسائل کے مطابق۔

زندگی کے دو پہلو

انسانی زندگی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ایک روحانی اور دوسرا ظاہری یعنی جسمانی عمل۔ اگر ایک انسان کے ظاہری عمل انسانیت کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوں تو اُس انسان کی روحانی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔اس کی دعا قبول ہونے میں تاخیر ہوتی ہے یا رد ہو جاتی ہے۔ شاید یہی وہ مقام ہے جہاں خدا کہتا ہے کہ وہ برائی کرنے والی قوم پر ویسے ہی سربراہ، بادشاہ مسلط کر دیتا ہے۔دنیا میں انسان کے اعمال درست رہیں تو روحانیت کی مدد بھی شامل حال رہتی ہے۔

☆☆☆

اکیلا

تو بھی اکیلا......میں بھی اکیلا
تو کائنات کا مالک......میں مٹی کا ایک ذرہ
میں تیری تخلیق......تیرا نائب زمین پر
نظر کرم کر......مجھے توفیق دے
کوئی بھلائی کرسکوں، کسی کی اچھائی کرسکوں
ظلم، ناانصافی، بھوک کے خاتمے کے لیے
انسانوں میں تحریک کرسکوں

☆☆☆

انسان کا تعارف

دنیا میں سات ارب انسان رہتے ہیں
ان کا آپس میں تعارف کسی ملک میں رہنے کی وجہ
یا
علاقہ
مذہب
فرقہ

قبیلہ

ذات پات

رنگ و نسل کی وجہ سے ہوتا ہے

اگر کوئی انسان کسی اجنبی جگہ پر چلا جائے یا سفر کرے تو کسی تعارف سے پہلے دوسرے انسان اُس کو ایک انسان ہی سمجھیں گے۔

انسان کا تعارف ایک انسان ہی ہے

امن، سلامتی، عزت، محبت، احترام...... سب انسانوں کے نام

☆☆☆

انسان کی تربیت، زندگی کے ہر شعبے میں

ملک کے مختلف شعبہ جات زندگی قانون سازی عدلیہ، انتظامیہ (سول اور فوج) کے لوگوں کو تربیتی نظام سے گزرنا پڑتا ہے۔

اگر ان کی تربیت کے انداز کو دیکھا جائے تو ہر ذی شعور شہری کی سمجھ میں آجاتا ہے کہ ایک ادارے کے لوگوں کی ذمہ داری دوسرے ادارے کے لوگ نہیں سرانجام دے سکتے۔

اگر ایسے سب لوگ ایک دوسرے کے کام میں مداخلت کرنا شروع کر دیں تو انجام کار پورے معاشرے کی زندگی درہم برہم ہو جاتی ہے اور ملک کی ساکھ، اتفاق، یکجہتی کو نقصان پہنچتا ہے۔

جس کا کام اسی کو ساجھے...... امن اور خوشحالی کی نشانی۔

☆☆☆

ٹوٹی ہوئی سڑک پر چلنے والے مسافر

ٹوٹی ہوئی سڑک پر چلنے والے چلے جا رہے ہیں

کہیں پتھر کہیں گڑھے

کرپشن کے نوکیلے پتھروں سے زخمی...... ظلم ناانصافی کے شکار

خواتین، بچے، بوڑھے...... نوجوان کھربوں کے قرضے سر پر اٹھائے......

کمر دوہری......سب چلے جا رہے ہیں

نہ نئی نسل کا خیال......رہبر گاڑیوں پہ سوار......گرد پہ گرد اڑاتے چلے جا رہے ہیں

گرد عوام کی خوراک......مہنگائی کے مارے عوام...... پیدل چلے جا رہے ہیں

کون کیا کرے......سب جانتے ہیں

پھر بھی......ٹوٹی ہوئی سڑک پر چلے جا رہے ہیں

نئی نسل کو دعوت......راستے کے پرانے پتھر اٹھا کر پھینک دو

اپنا راستہ خود صاف اور تعمیر کرو......اندھیرے دور کرو

مستقبل کو خود روشن کرو

باشعور، باہمت نوجوان نسل......خدا کی مدد تمہارے ساتھ

☆☆☆

خدا کا خوش ہونا......حکمران دیانتدار، ایماندار، انصاف پسند، بے لوث اور سادگی کا مظہر ہو

جب جج......کسی لالچ، دباؤ یا مفاد سے آزاد ہو کر انصاف کے فیصلے کریں

جب عوام کے نمائندے......ذاتی لالچ، شہرت یا مفاد سے بالاتر ہو کر عوام کی خدمت کریں۔

جب ملک کے اداروں میں کام کرنے والے اپنی آئینی قانونی ذمہ داری، ایمانداری و دیانت داری سے کام کریں۔

جب ملازمین کی تنخواہیں گزارے کے مطابق ہو۔

جب عام شہری، کاروباری اور دیگر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ، سچ، دیانت، امانت، عزت، محبت، برابری جیسے انسانیت کے اصولوں پر عمل کریں۔

خدا کی بہترین تخلیق انسان......انسان خوش تو اس کا خالق خدا خوش

انسانوں کی عبادت کا مقام اپنی جگہ

☆☆☆

کمر دوہری......سب چلے جا رہے ہیں

نہ نئی نسل کا خیال......رہبر گاڑیوں پہ سوار......گرد پہ گرد اڑاتے چلے جا رہے ہیں

گرد عوام کی خوراک......مہنگائی کے مارے عوام......پیدل چلے جا رہے ہیں

کون کیا کرے......سب جانتے ہیں

پھر بھی......ٹوٹی ہوئی سڑک پر چلے جا رہے ہیں

نئی نسل کو دعوت......راستے کے پرانے پتھر اٹھا کر پھینک دو

اپنا راستہ خود صاف اور تعمیر کرو......اندھیرے دور کرو

مستقبل کو خود روشن کرو

باشعور، باہمت نوجوان نسل......خدا کی مدد تمہارے ساتھ

☆☆☆

خدا کا خوش ہونا......حکمران دیانتدار، ایماندار، انصاف پسند، بے لوث اور سادگی کا مظہر ہو

جب جج......کسی لالچ، دباؤ یا مفاد سے آزاد ہو کر انصاف کے فیصلے کریں

جب عوام کے نمائندے......ذاتی لالچ، شہرت یا مفاد سے بالاتر ہو کر عوام کی خدمت کریں۔

جب ملک کے اداروں میں کام کرنے والے اپنی آئینی قانونی ذمہ داری، ایمانداری و دیانت داری سے کام کریں۔

جب ملازمین کی تنخواہیں گزارے کے مطابق ہو۔

جب عام شہری، کاروباری اور دیگر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ، سچ، دیانت، امانت، عزت، محبت، برابری جیسے انسانیت کے اصولوں پر عمل کریں۔

خدا کی بہترین تخلیق انسان......انسان خوش تو اس کا خالق خدا خوش

انسانوں کی عبادت کا مقام اپنی جگہ

☆☆☆

ذہنی منگتے

ایسے غریب ملک جن کے ملکی بجٹ بیرونی قرضوں پر انحصار کرتے ہوں۔امداد اور مزید قرضے مانگنے کی وجہ سے ایسے ملکوں کے حکمران ذہنی منگتے ہو جاتے ہیں۔قرضے ملیں گے تو ملک چلے گا۔اس بات کا اثر عوام کے ذہنوں پر بھی پڑتا ہے۔جو اپنے حالات کی ذرا سی بہتری کی امید پر غیر شعوری طور پر حکمرانوں/رہنماؤں کی حمایت کرنے پر مجبور رہتے ہیں۔

بیرونی قرضے ہتک آمیز شرائط پر حاصل کرنے والے ملک عالمی دنیا میں ذلیل وخوار ہوتے رہتے ہیں۔شاید اپنے گھر میں عزت سمجھتے ہوں لیکن دنیا کی نظر میں مانگنے والے۔

خود انحصاری اور سادگی سے رہنے والے ملکوں کے حکمران اور شہری
باعزت زندگی گزارتے ہیں۔

☆☆☆

ترجمان اور اپنا اپنا کام

ادب......زندگی کا ترجمان

سیاست......عوام کی خدمت کی ترجمان

عدلیہ......انصاف کی ترجمان

انتظامیہ......ملکی انتظامی اداروں کی ترجمان

فوج......ملکی دفاع اور جنگ کی ترجمان

اسمبلی پارلیمان......عوام کے مختلف مسائل کے حل کی ترجمان

میڈیا......ان سب ترجمانوں کے اظہار کا ترجمان

ترجمانوں کا مجموعہ......ایک ملک،ایک نشان

ہر ایک کا اپنا اپنا کام

وگرنہ......زندہ باد پاکستان...... پائندہ باد پاکستان

☆☆☆

بے حسی......علاج اور حل

بے حسی کی ہوا سفارش،رشوت،اقربا پروری،دھونس دھاندلی کے عمل سے شروع ہوتی ہے۔

پھر تباہی کے راستے پر روانہ رہتی ہے۔ ایسا سفر ڈکٹیٹروں کے دور میں زیادہ تیزی سے طے ہوتا ہے۔ ظلم، ناانصافی، مہنگائی، بیروزگاری کا شور جاری رہتا ہے۔ سفر کے دوران احتساب کا جعلی شربت پلانے والے خود غیر ملکوں میں موج میلے کرتے ہیں۔ پورا معاشرہ بے حسی کی تصویر بنا رہتا ہے۔

علاج اور حل

نئی نسل کے شعور میں بیداری

انسانیت کے اصولوں کی پاسداری

☆☆☆

جونک اور جونک نما انسان

جونک ایک خون چوسنے والے کیڑے کو کہتے ہیں جو گندے پانی کے جوہڑ میں جانوروں کے جسم سے چمٹ کر خون چوستا ہے۔

انسانوں کے صاف ستھرے معاشروں میں جونک نما انسان پائے جاتے ہیں جو مختلف حیثیتوں میں قومی خزانہ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

قوم کا خزانہ قوم کے خون کی کمائی سے جمع ہوتا ہے۔

اس جونک کی ایک ہی قسم ہوتی ہے ایک ہی رنگ ہوتا ہے۔

انسان نما جونکوں کی کئی قسمیں اور کئی رنگ ہوتے ہیں۔

جونکوں سے بچنے کے لیے حفاظتی اقدام کیے جاتے ہیں۔

جونک نما انسانوں کا سزا کے ساتھ سدباب ہونا بھی عوام کی بھلائی کے لیے ضروری ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی بات

جو دعویٰ کرے آل

کام کرے ملال

ہے کہیں کچھ کال

آل وہی...... جو عمل کرے طرزِ آل

اور بنے ایک مثال

وگرنہ دعویٰ برائے مفاد یا مال

☆☆☆

جیل کے باسیوں کے لیے

یہ زندگی...... تھوڑی سی یہ زندگی

کیسے گزری

کبھی جیل میں...... کبھی کوئی جرم کاری

چھوٹا یا بڑا

دن گن گن گزرے

دن کتنے زندگی کتنی...... کسی کو علم نہیں

نہ لڑائی نہ جھگڑا...... نہ چوری نہ کبھی ہیرا پھیری

روٹی ملے ایک وقت اپنوں کے درمیان

سکھ ملے اپنوں کے درمیان

زندگی کے مزے اپنوں کے درمیان

یہی ہے زندگی

کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

نہ کوئی برتر نہ کوئی بہادر

دنیا کے آغاز سے انسان ایک ہی تھا ہر جگہ ایک ہی ہے، ایک ہی رہے گا۔ آبادی کے بڑھنے سے مزید خوراک کی ضرورت محسوس ہوئی، انسان پھیل گئے۔ قوم قبیلے ذاتوں میں تقسیم ہو گئے۔ آبادیاں پھیل گئیں۔ وسائل پر قبضے کرنے کے لیے جنگیں لڑی گئیں۔ ہتھیاروں میں نئی ایجادات کی وجہ سے ایک قبیلہ کا دوسرے قبیلے کے لوگوں کو قتل و غارت کے بعد مغلوب کرنے کی

وجہ سے فاتح قبیلہ نے اپنے آپ کو بہادر اور برتر سمجھنا شروع کر دیا۔ بادشاہوں، حکمرانوں، سرداروں کی طرف سے اپنے لوگوں کو طاقت ور بہادر برتر ہونے کا احساس دلانا لازمی امر سمجھا گیا۔ آج کی دنیا کے انسانوں میں شعور کی بیداری کی وجہ سے یہ محسوس ہونے لگا ہے کہ ایسا احساس ایک عارضی نشہ ہوتا ہے۔ کوئی قوم یا قبیلہ مستقل طور پر فاتح نہیں رہ سکتا۔ اس کی مثال کھیلوں میں حصہ لینے والے اور مقابلہ جیتنے والوں کی قوم قبیلہ ہے۔

اب یہ اصول قائم ہو رہا ہے کہ سب انسان ہیں، سب کو زندہ رہنے کا حق ہے۔ سب کی قابلیتوں صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا انسانیت کے مفاد میں ہے۔ اس کے لیے وسائل سے مشترکہ طور پر مستفید ہونے سے ہی انسانیت کی بقا ہے وگرنہ تباہی بربادی دنیا کی منزل ہو سکتی ہے۔

نوٹ: ہر چند سو میل کے فاصلے پر ایک نئی قوم، نیا قبیلہ آباد ہے۔ کون بہادر کون برتر سوالیہ نشان ہے۔

سب انسان...... سب انسان...... نہ کوئی برتر نہ کوئی بہادر

☆☆☆

افسانہ نگاری کیسے کروں

میں افسانہ نگاری کیسے کروں

افسانے تو سامنے بکھرے پڑے ہیں

ہر غریب کا گھر ایک افسانہ، ہر ہسپتال، کچہری، ہر دفتر ایک افسانہ

ہر گاؤں، ہر اسمبلی ایک افسانہ...... سارے ادارے افسانے ہی تو ہیں

اجنبی ان کے قریب جائے حقیقت کو سمجھ جائے

کس کو سمجھانا...... کس کو سنانا...... سارے ہی میرے افسانے کے کردار

غریب کو خوراک نہ ملے...... صاف پینے کا پانی نہ ملے

بچے تعلیم کو ترسیں...... مرض کے علاج سے محروم

روزگار سے محروم...... جلد انصاف سے محروم

برابری ایک خواب...... ظلم و ناانصافی جبر و تشدد، بھوک، بدحالی سے بھرپور

افسانہ پڑھنے سے دل کیا بہلاتا...... کرپٹ معاشرہ ایک شاہکار افسانہ
''غربت کی گلی'' انسانی زندگی کا سب سے بڑا افسانہ
رہنے والا جانے
میری تحریر دنیا کے غریبوں، مظلوموں، محروموں کیلئے
انسانوں سے درد، محبت رکھنے والے انسانوں کے لیے

☆☆☆

کھیل، سپورٹس اور انسان کی شخصیت

فطرت کے لحاظ سے بچے اپنے جسم کو صحت مند بنانے کے لیے کھیل کود میں حصہ لیتے ہیں، لڑکوں میں یہ خصوصیت زیادہ ہوتی ہے۔ کھیل کود کو نظم وضبط میں لانے کے لیے مختلف کھیلوں کا انعقاد ہوتا ہے۔ کبڈی، فٹ بال، چھوٹے فاصلے/ لمبے فاصلے کی دوڑیں، باسکٹ بال، ہاکی، کرکٹ، جمپنگ، سوئمنگ، ٹینس، ٹیبل ٹینس وغیرہ۔ کھیلوں کی ٹریننگ قواعد وضوابط پر پابندی کرنے سے بچوں کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ فتح کی خوشی کا احساس، شکست کو برداشت کرنے کا سبق، ٹیم ورک سے معاشرے میں مل جل کر رہنے کا سبق، ایمپائر کے فیصلے کو تسلیم کرنے کا سبق، وسل پر رک جانے سے قانون پر پابندی کرنے کا سبق، انفرادی اور اجتماعی طور پر بچوں کا اپنے اعتماد میں پختگی کا عمل بڑھتا ہے۔

کھلاڑیوں کے بارے میں ایک عام تاثر پایا جاتا ہے کہ وہ تعلیم پر پوری توجہ نہ دینے سے ڈگریاں حاصل کرنے میں دوسرے بچوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ کھیل میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کے لیے زیادہ ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ایک دن میں وقت کے صحیح طور پر استعمال کرنے سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ بعض استاد بچوں کو کھیلوں سے منع کرتے ہیں لیکن وہ وقت کی تقسیم پر توجہ نہیں دیتے۔ بچے بھی کھیل کود میں غیر ضروری وقت خرچ کر جاتے ہیں۔ انسان کے لیے ہر دن قیمتی ہوتا ہے۔ خدا کی طرف سے بیش نعمت عطا کردہ عقل کے صحیح اور اچھے استعمال سے انسان کی شخصیت زندگی کے ہر شعبے اور ہر پہلو کے لحاظ سے بہتر گزر سکتی ہے۔

بشرطیکہ وقت کا صحیح استعمال کیا جائے۔

تعلیم اور کھیل انسان کی شخصیت کو مکمل کرتے ہیں۔کوئی بھی خامی رہ جانے سے خود انسان اور مجموعی طور پر پورے معاشرے کا نقصان ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔خدا نے ہر بچے بے شمار خوبیاں عطا کی ہیں۔جس کو نکھار مل جائے۔کھیل انسان کی شخصیت کے نکھار کے لیے نہایت ضروری ہے۔زندگی کو سنجیدگی سے لیا جائے تو زندگی میں ترتیب آجاتی ہے۔

کھیل کے وقت کھیل...... پڑھائی کے وقت پڑھائی

کام کے وقت کام......آرام کے وقت آرام

☆☆☆

وی وی آئی پی کے ملک میں دورے آمدورفت اور عوام بیچارے

دنیا کے غریب ترقی یافتہ ملکوں کے وی وی آئی پی لوگ اپنے ملکوں کی انمول قیمتی شے ہوتے ہیں۔ان کی حفاظت بھی اسی انداز کی جاتی ہے۔ان کے ملک میں دوران سفر۔

1- وی وی آئی پی ایک بلٹ پروف کار میں سفر کرتی ہے۔حفاظت کرنے والے لوگوں کی کاریں،جیپیں اور پک اپ ڈالے اس کی کار کے آگے پیچھے ہوتے ہیں۔ان کی رفتار 100 میل فی گھنٹہ سے کم نہیں ہوتی۔

2- وی وی آئی پی کے جلوس میں ایمبولینس،فائر بریگیڈ کی گاڑیاں ہوتی ہیں۔

3- ان کے روٹ پر ہر سو گز کے فاصلے پر جدید اسلحہ سے لیس گن مین کھڑے ہوتے ہیں۔جن کی ڈیوٹی گھنٹوں تک محیط ہوتی ہے۔روٹ کے راستے میں بعض گھروں اور بلڈنگز کی چھتوں پر بھی گن مین کھڑے ہوتے ہیں۔

4- ٹریفک پولیس والے ہر کارنر پر اور موٹر سائیکلوں پر پورے روٹ کا چکر لگاتے رہتے ہیں۔

5- ایجنسیوں کے لوگ سفید کپڑوں میں ہزاروں کی تعداد میں اپنی اپنی ڈیوٹی پر موجود ہوتے ہیں۔

6- جس مقام پر وی وی آئی پی نے پہنچنا ہوتا ہے وہاں اردگرد کے ماحول پر کرفیو کا سماں ہوتا ہے۔بعض اوقات وی وی آئی پی کے دو دو روٹس بنائے جاتے ہیں اور ان پر اتنے

ہی لوگ ڈیوٹی پر ہوتے ہیں۔

-7 اگر وی وی آئی پی نے کسی جلسے سے خطاب کرنا ہوتا تو اس ضلع کی پوری انتظامیہ ایک دو ہفتہ کے لیے اصل ڈیوٹی (عوام کی خدمت) چھوڑ کر صرف جلسے کے انتظامات میں مصروف ہو جاتی ہے۔

-8 عوامی جلسے کا سارا خرچہ مختلف محکموں کے بجٹ میں مختلف طریقوں سے شامل کر دیا جاتا ہے۔

-9 وی وی آئی پی کے جلسے میں عوام کی شرکت کو بھرپور بنانے کے لیے سرکاری محکموں کے ملازمین تعلیم اور صحت کے محکموں سے خواتین اور دیگر ملازمین کو مجبور کر کے جلسہ میں حاضری لگائی جاتی ہے۔

-10 جلسہ کے حاضرین کے لیے سواری کا انتظام پولیس کے ذریعے بسوں کو پکڑا جاتا ہے۔سواریوں کو زبردستی اتارا جاتا ہے۔ان میں خواتین بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔ بعض اوقات طالب علم بچے/بچیاں اپنے اپنے تعلیمی اداروں میں سواری سے محروم کئی میل پیدل سفر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

-11 جب وی وی آئی پی نے کسی سڑک سے گزرنا ہوتا ہے تو کچھ عرصہ پہلے ہی ٹریفک کو مکمل طور پر روک دیا جاتا ہے۔کسی ایمرجنسی کا،دل کے دورہ کا مریض یا جنازہ وغیرہ کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔وی وی آئی پی کی سواری گزرنے کے بعد ٹریفک گھنٹوں کے حساب سے پھنس جاتا ہے۔تمام کاروبار زندگی بری طرح متاثر ہوتا ہے۔اس دوران بعض اوقات بچوں کی ولادت رکشا ہی میں ہو جاتی ہے۔

-12 وی وی آئی پی کی رہائش کے باہر بے شمار ملازمین ڈیوٹی پر ہوتے ہیں۔

شاید وی وی آئی پی ایسا سب کچھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے کہ اس کی کتنی شان و شوکت ہے۔

ایسے ملک کے عوام کی حالت......ملک کے عوام جانیں

وی وی آئی پی کا سارا خرچہ عوام کے خزانے سے ہوتا ہے۔

دنیا میں ایسے بھی ملک ہیں جن کا سربراہ اپنی کار خود چلاتا ہے۔ٹریفک کے سگنل کی پابندی کرتا ہے۔اس کے ساتھ حفاظتی گارڈ نہیں ہوتا۔عوام کے جلسوں سے کوئی خطاب نہیں کرتا۔

جلسوں کے لیے لوگوں کو اکٹھا نہیں کیا جاتا۔عوام کے جلسوں سے کوئی خطاب نہیں کرتا۔

مشورے: بڑے شہروں کے ائیر پورٹس پر سخت حفاظتی اقدامات کی وجہ سے دنیا میں موجود وی وی آئی پی کے لیے ائیر پورٹس کے نزدیک فائیو سٹار رہائش گاہیں بمعہ کانفرنس ہال میٹنگ رومز بنا دیئے جائیں۔اپنے دورہ کے دوران وہیں پر ضروری میٹنگ اور کانفرنس کر لی جائیں۔تاکہ شہر میں ان کی آمدورفت کی وجہ سے ٹریفک میں خلل نہ پڑے۔عوام پریشان اور تنگ نہ ہوں۔وی وی آئی پی کی جان بھی محفوظ رہے۔

☆☆☆

سچا بول...... نیک عمل...... برابر

کوئی بھی نیکی کی جائے۔نیک کام کیا جائے وہ بھی سچ کے برابر ہے۔

سچا بول......نیک عمل......برابر

دنیا اور آخرت......دونوں میں اجر

یقین رکھنے والوں کیلئے

☆☆☆

بچے، تعلیم اور انسانیت کی بھلائی

کوئی بچہ...... چاہے وہ ساحل سمندر پر رہتا ہو، صحرا میں رہتا ہو، میدانی علاقے، گاؤں، شہر، کسی بستی میں رہتا ہو۔پہاڑ پر یا کسی وادی میں رہتا ہو۔

اُس کا بھی دل چاہے وہ سکول جائے، تعلیم حاصل کرے

لیکن!

وہ جانہیں سکتا کیونکہ اُس کے والدین کے پاس

اتنے پیسے نہیں کہ وہ سکول کی فیس دے سکیں...... کتابیں خرید سکیں

سکول کی یونیفارم خرید سکیں۔

سکول گھر سے دور ہے تو ٹرانسپورٹ کا انتظام کر سکیں

صرف اس لیے کہ وہ غریب ہے

قدرت نے ہر بچے کو انمول جوہر عطا کیے ہیں۔

انسانیت کا تقاضا اور ذمہ داری ہے کہ ہر بچے کو مفت تعلیمی سہولت دی جائے، اُس کی صلاحیتوں کو نکھار ملے۔ نہ معلوم کوئی بچہ انسانیت کی بہتری بھلائی کیلئے کیا خدمت انجام دے؟

سب بچوں کی تعلیم ...... انسانیت کی اپنی بھلائی

☆☆☆

عوام کے نمائندوں کے بنیادی فرائض

بلا تفریق و تمیز ذات، قبیلہ، پیشہ، رنگ و نسل، عقیدہ

1- عوام کے جان و مال کے تحفظ، امن و امان قائم رکھنا

2- عوام کو صاف پانی مہیا کرنے کا انتظام

3- عوام کو سستی خوراک مہیا کرنے کا انتظام

4- عوام کو سستے علاج فراہم کرنے کا انتظام

5- بجلی، گیس، پٹرول کی سستی فراہمی

6- سستے اور جلد انصاف کی فراہمی

7- بچوں کو سستی تعلیم برابری کی بنیاد پر

8- نوجوانوں کو روزگار کے مواقع برابری اور میرٹ پر فراہم کرنا

9- آئین اور قانون کی پابندی خود بھی اور سب کے لیے یقینی بنانا

10- انتظامی اداروں میں عوام کے مسائل کے جلد حل کو یقینی بنانا

11- امانتداری اور دیانتداری کے اصولوں پر خود چلنا اور اُس پر چلنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا۔

12- انتظامی اداروں کے اہلکاروں کی دیانتدار اور اچھی کارکردگی کیلئے گزارے کے مطابق اُن کی تنخواہ کا بندوبست کرنا۔

عوام کو اپنی بہتری بھلائی کی خاطر نمائندے منتخب کرتے وقت جذباتی لگاؤ کی بجائے مسائل کے حل کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ جذبات اور حقیقت میں بہت فرق ہوتا ہے؟

جس بنیاد پر عوام کے فیصلے ہوں گے ویسے ہی اُن کے حالات ہوں گے۔

☆☆☆

عوام کے نمائندے، عوام کی طرف سے عزت کا اظہار

کسی بھی جمہوری معاشرہ میں عوام اپنے مسائل امن و امان، نظم و نسق، صحت، تعلیم، انصاف، پانی، بجلی، روزگار، اشیائے ضرورت اور علاج کی سستی فراہمی، دیگر امور کی بخوبی دیکھ بھال، نگہداشت، ترقی، خوشحالی کے لیے اپنے درمیان میں سے اپنے طور پر ایک اچھے انسان کو منتخب کرتے ہیں۔ عوام کی طرف سے اس منتخب شدہ شخص کیلئے عزت کا اظہار ہوتا ہے۔

عوام کے نمائندے پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ

1- وہ عوام سے سچ بولے، وعدہ کرے تو ایفا کرے

2- ہر قسم کی جعل سازی، دھوکہ دہی، فریب سے اجتناب کرے

3- میرٹ کے اصول پر کاربند رہے

4- قوم کے خزانے کی حفاظت کرے

5- قومی خزانے کو اپنی ذات کیلئے ناجائز استعمال نہ کرے۔ ذاتی ملازموں کی تنخواہیں اپنی جیب سے ادا کرے

6- سرکاری ٹرانسپورٹ کا ناجائز استعمال نہ کرے

7- ملکی غیر ملکی دوروں میں اخراجات میں سادگی اختیار کرے

8- اسمبلیوں کے اجلاس میں اپنی حاضری کو یقینی بنائے، جیسے ایک مزدور کو سارا دن کام کرنے پر پوری دیہاڑی ملتی ہے۔

9- کسی قسم کے ذاتی لالچ، طمع، ہوس کے بغیر عوام کی خدمت کرے

10- جرائم پیشہ لوگوں کی سرپرستی نہ کرے تاکہ عوام ہر لحاظ سے محفوظ زندگی گزار سکیں

11-اداروں کی کارکردگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کرے

12-اپنے کردار کو ہر طرح کے عیب سے پاک رکھے

عوام کا نمائندہ......اعلیٰ کردار کا نمونہ

عوام کیلئے......اگلی نسل کے لئے......بہترین معاشرے کیلئے

جیسے نمونے......ویسے معاشرے کے حالات

☆☆☆

سیاست میں سوچ کی پختگی

بعض ترقی پذیر ملکوں میں ملکی معاملات کسی پوشیدہ طاقت کے کنٹرول میں چلتے ہیں۔ سیاست میں حصہ لینے کی خواہش رکھنے والے پہلے پوشیدہ طاقت کا ساتھ دیتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد فطرت کے جاری انسانیت کے سفر میں انسانوں کی اچھائی، بہتری، بھلائی، امن، خوشحالی، بذریعہ جمہوریت کی اہمیت کا احساس ہو جاتا ہے تو پھر جمہوری رویے اپناتے ہوئے آئین و قانون میں ضروری تبدیلیاں لاتے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں اکثریتی ممالک مختلف نظاموں کے تجربوں کے بعد آج کل جمہوری نظام کے تسلسل کو امن، خوشحالی کا نظام تسلیم کرتے ہیں۔

جمہوریت میں امن، خوشحالی، پوشیدہ ہے

پوشیدہ طاقت والوں کے لیے بھی

فوائد بھی سب کے مشترکہ......نقصان بھی سب کا مشترکہ

نوٹ: 1985ء میں پاکستان کے آئین میں غیر جمہوری ترامیم کی منظوری دینے والوں نے 2010ء میں غیر جمہوری ترامیم کو نکالنے کی حمایت میں ووٹ دیا۔

☆☆☆

اربوں ڈالر کے الزامات......اور عوام کی بھلائی

جن ملکوں میں حکمرانوں، رہنماؤں، عوام کے نمائندوں اور دیگر عہدیداروں پر اربوں

ڈالر (جو کھربوں روپے بنتے ہیں) کی ہیرا پھیری کے الزامات لگتے ہیں۔ کہیں کچھ تو حقیقت بھی ہوگی۔ اربوں ڈالر غائب نہ حساب نہ کتاب۔

اگر یہی اربوں ڈالر (کھربوں روپے) ان ملکوں کے غریب نادار محتاج، بیمار اور لاچار عوام کی محرومیت دور کرنے پر خرچ کیے جائیں تو انسانوں کی کتنی بڑی خدمت اور بھلائی ہو سکتی ہے؟ غائب ہو جانے والے اربوں ڈالر بیرونی قرضے ہوتے ہیں۔ جو اشیائے ضروریات میں مہنگائی کی صورت میں عوام کو ادا کرنا پڑتے ہیں۔ سادہ سا اصول ہے قرضہ واپس کرنا لازم ہے۔ جو بجلی گیس پٹرول اور اشیائے ضروریات کی قیمتوں میں ٹیکس کی صورت میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ جو قومی خزانہ میں جمع ہوتا ہے۔ قومی خزانے سے بیرونی قرضوں کی ادائیگی ہوتی ہے۔ نہ جانے غائب ہو جانے والے اربوں ڈالر کس کے استعمال میں آتے ہیں۔ سارا شور یہی ہے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

عوام کی بھلائی......ایک سوالیہ نشان؟

☆☆☆

انسانیت کے اصول ہمیشہ زندہ رہتے ہیں

دنیا میں ہر آنے والا انسان کچھ دیر زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ لیکن انسانیت کے اصول ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ (علم، سچ، انصاف، دیانت، امانت، عزت، محبت، احترام، برداشت، درگزر، برابری)۔ ان اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے سے زندگی (امن، سلامتی خوشحالی) زندہ رہتی ہے۔

اصولوں کے خلاف کام کرنے والے دکھوں، تکلیفوں، مصیبتوں، مشکلات، غربت، بھوک، ننگ کا شکار رہتے ہیں۔

☆☆☆

حکمران دیانتدار......یا......؟

دنیا میں دو سو ممالک ہیں۔ ہر ملک کا اپنا آئین ہے جس کے تحت اُس کا کوئی سربراہ

مملکت بھی ہوتا ہے۔ ہر ایک ملک کے اپنے اپنے مفاد ہوتے ہیں اپنے عوام کیلئے۔ پالیسیاں، منصوبے ہر ملک کے مفاد کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ حکمران ایسے مفادات کے رکھوالے ہوتے ہیں۔ کیا حکمران اپنے ملک کے ساتھ دیانتدار ہوتے ہیں اور دوسرے ملک کیلئے مکار؟

دنیا کے انسانوں کی اکثریت دکھوں، تکلیفوں، مصیبتوں، مشکلات، بھوک، ننگ کا شکار ان حکمرانوں کی دیانتداری کی وجہ سے ہے یا مکاری کی وجہ سے۔

دنیا کے ممالک کے عوام اپنے درمیان میں سے کن لوگوں کو منتخب کرتے ہیں
اچھے حکمرانوں، رہنماؤں کی تعریف......ایک سوالیہ نشان؟
دنیا انسانوں کی......بہتری، بھلائی سب کی......دیانتداری کے ساتھ

نوٹ: دنیا کے تقریباً تمام ممالک کے حکمران کسی نہ کسی مذہب عقیدے سے تعلق رکھتے ہیں اور ہر مذہب یا عقیدے میں تمام انسانوں کی بھلائی کی تعلیمات کا ذکر ہوتا ہے۔

☆☆☆

دُکھڑے اور زندہ باد

چند لوگوں کو چھوڑ کر
باقی سب پریشانیوں کو چھوڑ کر
مہنگائی ہر گھر کا دُکھڑا ہے
لوڈ شیڈنگ ہر گھر کا دُکھڑا ہے
ہر گھر کے ہر فرد کو دُکھوں، تکلیفوں، مصیبتوں اور مشکلات کا سامنا ہے
کوئی حل نظر نہیں آتا
لیکن پھر بھی زندہ باد کے نعرے
نعرے لگانے والے کون؟
خود مصیبت میں......نعرے زندہ باد
موج میلے زندہ باد......دُکھ جھیلے عوام
کوئی دُکھ دور کرے......وگرنہ دُکھ زندہ باد

گھر والے اور باہر والے

زندگی انسان کی۔اس دنیا میں پیدائش

حقیقی اور خون کی رشتہ داری......گھر والے

ہوش سنبھالی...... برے بھلے کی تمیز

گھر والوں نے سکھلائی...... جب تمیز آئی

دنیا میں رہنے کی باری شروع ہوئی

انسانی زندگی......دوسرے انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہنے کا نام

ایک گلی، محلّہ، گاؤں، شہر، صوبہ، ملک، ایک ہی گھر

انسانی رشتے......حسن سلوک کا نام

جیسے سلوک......ویسے تعلق اور رشتے

انسانیت کے اصولوں کے تحت نیک عمل کرنے والے ایک گھر والے کہلائیں

اور اصولوں کے خلاف چلنے والے برے عمل کرنے والے

باہر والے..................

☆☆☆

انسان کا بڑا چھوٹا ہونا

جب کوئی انسان علم یا انتظامی عہدے یا دولت کی وجہ سے اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگتا ہے تو تکبر کی وجہ سے چھوٹا ہو جاتا ہے۔عاجزی انکساری انسان کو بڑا انسان رکھتی ہے۔

☆☆☆

انسان کی خوشی

مثبت سوچ

اچھے اخلاق اور نیک عمل میں پوشیدہ ہے

منفی سوچ

بداخلاق اور برے عمل

حیوانی خصلت کی عکاسی کرتے ہیں

☆☆☆

جیسا کردار انسانوں کا ویسا ان کے عقیدے کا تاثر ہوگا

ہر معاشرے میں لوگ کسی نہ کسی مذہب عقیدے کے مالک یا کسی نظریہ، زندگی پر یقین رکھتے ہیں۔ انسانی زندگی معاملات میں، درس گاہوں میں، سیاست ہو، سیاسی مذہبی جماعت ہو۔

اگر کسی مذہبی عقائد پر یقین رکھنے والے یا کسی نظریہ ٔزندگی کو ماننے والے لڑائی جھگڑے، مار کٹائی، غنڈہ گردی، دہشت گردی میں ملوث ہوں گے تو دوسرے دیکھنے والے لوگ ان کے عقائد اور نظریہ زندگی کے بارے میں ویسا ہی تاثر قائم کریں گے کہ ایسے عمل کرنا ان کے مذہب، عقیدہ، نظریہ کی تعلیمات میں شامل ہے۔ انسانیت کی فلاح امن، محبت، دوستی، برداشت، عزت، احترام، درگزر میں پوشیدہ ہے۔ چاہے درسگاہ ہو، ملکی معاشرہ، یا بین الاقوامی معاشرہ ہو۔

اگر کوئی خیال کرے تو

☆☆☆

آقائی ذہن نہیں بدلے

62سال گزر گئے۔ پاکستان میں ہر بااختیار عہدہ دار منصب دار کی اولاد بھی اپنے آپ کو ویسا ہی بااختیار سمجھتی ہے۔ روز بروز رونما ہونے والے واقعات اور حالات اس بات کی شہادت ہیں۔

قوم کے خزانے سے تنخواہ لینے والے.....عوام کے خدمت گار

نہ کہ پرانے زمانے کے آقا

قانون سے کوئی بالاتر نہیں.....کوئی صاحب نہیں

کوئی غلام نہیں.....سب شہری برابر

قانون کی پابندی..... ہر شخص پہ لازم

قانون کے محافظوں، رکھوالوں کی زیادہ ذمہ داری

☆☆☆

خدا کی تلاش اور خدا

خدا کو ڈھونڈنے والے خدا کو اپنے اعمالوں میں تلاش کریں

نیک عمل کریں گے تو خدا مل جائے گا

نیک عمل کا اثر دل و دماغ......سکون اور خوشی

جنت کا تصور سکون اور خوشی

جنت کا تصور دنیا میں حاصل ہو جائے تو......

برے عمل کا نتیجہ......نہ چین......سکون نہ خوشی

جو انسان برے عمل میں بھی خوشی محسوس کرے وہ شیطانی صفات کا مالک ہوتا ہے۔ بار بار برے عمل کرنے والا شیطان کا دوست ہوتا ہے۔

☆☆☆

کون زندہ باد......کیسے زندہ باد؟

پاؤں میں جوتی نہیں......پینے کو پانی نہیں

کھانے کو روٹی نہیں......گھر میں روشنی نہیں

رہنماؤں کے اصول......ترانے سنو نعرے لگاؤ

زندگی......زندہ باد

کیسی زندگی اور کیسے نعرے..........زندہ باد

کون زندہ باد......اور کیسے زندہ باد......سوالیہ نشان

زمانہ قدیم......جنگل کا زمانہ......عام انسان پتوں کا لباس

سردار بھی پتوں کا لباس......خوراک جڑی بوٹیاں

طرز رہائش......طرز سفر سب ایک جیسا......نعرے سردار زندہ باد

اکیسویں صدی......حکمران، رہنما خوشحال......عوام......بدحال

☆☆☆

افسر کا ناجائز حکم ماننا، ماتحت کا مفاد اور مرضی شامل؟

مشاہدے میں آتا ہے کہ بعض ترقی پذیر ملکوں میں مخالفین پر ناجائز مقدمات بنا دیئے جاتے ہیں۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ کوئی تنقیدی نظم لکھنے پر کسی غریب شاعر درزی کا کام کرنے والے کی ایک کوٹھڑی جہاں ایک چارپائی، سینکڑوں کتابوں کی موجودگی میں مہمان کے بیٹھنے کی جگہ بمشکل ہو اُس پر اسلحہ اور بم رکھنے کا مقدمہ بنا دیا گیا۔ اسی طرح دیگر بے گناہ ادیب، صحافی، سیاسی کارکنان پر مضحکہ خیز مقدمات قائم کیے جاتے رہے۔ مقدمات درج کرنے کا حکم دینے والے اور اُس پر عمل کرنے والوں کے علم میں ہوتا ہے کہ وہ ایک بے گناہ کو ناجائز طور پر ملوث کر رہے ہیں۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

1- نوکری چھن جانے کا خوف 2- انعام یا ترقی کی امید

3- شراکت داری 4- حیوانی جبلت یا عقل وفہم کی کمی

ناجائز جھوٹے مقدمات...... ایسے حاکم کیسے...... ایسے افسر اور ماتحت کیسے

جس طرح چھوٹے چھوٹے پیچ پرزے کسی مشین کی اچھی کارکردگی کے لیے ضروری ہوتے ہیں اسی طرح چھوٹی چھوٹی باتیں کسی ملک کے نظام کو بہتر اور اچھے طور پر چلانے کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔

جن ملکوں میں احتساب اور انصاف کا نظام قائم ہوتا ہے اُن ملکوں کے عوام امن اور خوشحال حالات میں رہتے ہیں۔

انسانیت کا سفر ایک جاری وساری عمل ہے۔ مثبت سوچ، فیصلے اور اُن پر عمل انسانیت کی موجودہ اور آنے والی نسل کی فلاح و بہبود میں مددگار اور معاون ثابت ہوتے ہیں۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

پیامبر

یہ موت کے پیامبر...... یہ اپنی ہی موت کے پیامبر
یہ کسی کے ہرکارے...... یہ کسی کے بیگارے

یہ موت کے پیامبر......یہ اپنی ہی موت کے پیامبر
تو نے بے نظیر کو نہیں مارا......!
آنے والا کل بتائے گا
کس نے کس کو مارا

☆☆☆

آبادی میں بے تحاشا اضافہ

آبادی میں بے تحاشا اضافہ......شاید ایک اصول کارفرما
بچے پیدا کرتے جاؤ......دنیا میں بھوک ننگ پھیلاتے جاؤ
ایک دوسرے کو لوٹتے......مارتے جاؤ
چند لُوٹتے رہیں......باقی لُٹتے رہیں
عورت مرد فطرت پوری کرتے جائیں۔
بچوں کو قسمت کا کھانا کھلاتے جائیں
عقل کے صحیح استعمال کا بوجھ......اگلی نسل پر ڈالتے جائیں
وسائل کے مطابق آبادی......انسانوں کی خوشحالی

☆☆☆

انسانیت کی پستی یا بلندی خود ہی فیصلہ کیجئے

1- ننھے منے بچوں کے سکولوں کی دیواریں بلند کر دی گئیں، کانٹوں والی باڑ لگا دی گئی۔

2- جان و مال کا تحفظ اور امن و امان قائم کرنے والے اداروں کے دفتروں کے سامنے رکاوٹیں کھڑی ہو گئیں۔

3- ذمہ دار با اختیار لوگوں کی سواری کے ساتھ حفاظتی گاڑیاں چلنی شروع ہو گئیں۔

4- سڑکوں پر جا بجا ناکے، رکاوٹیں، ٹریفک کی لمبی لائنیں۔

5- مساجد میں نماز ادا کرنے والے نمازیوں کی جامہ تلاشی، سکیننگ اور پولیس کے پہرے۔

6۔ مختلف اہم علاقوں کے گرد سخت حفاظتی حصار۔ پارلیمنٹ، عدلیہ، ایوانِ صدر، وزیر اعظم، گورنر، وزرائے اعلیٰ کی رہائش گاہیں۔

یہ سب کچھ ایک مسلمان ملک میں ہو رہا ہے۔ پالیسیوں اور فیصلوں کے نتیجے

پستی یا بلندی

☆☆☆

عشقیہ شاعری ایک پہلو

شاعر لوگ اپنے شعروں میں خیالی طور پر محبوب کے مختلف روپ، انداز، خدوخال، قدو قامت، انتظار اور ملاپ کا تشبیہ اور استعاروں سے کام لیتے ہوئے عشق کے حالات بیان کرتے ہیں۔ درحقیقت وہ دماغی طور پر اپنی ادھوری خواہش (ٹھرک) پوری کرتے ہیں۔ شعر پڑھنے سننے والے بھی اپنی اسی ادھوری خواہش کو پورا کرتے، مزے لیتے ہیں اور داد دیتے ہیں۔

حقیقت سے ان باتوں کا دور تک واسطہ تعلق نہیں ہوتا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے ایک بھوکا غریب انسان کسی اچھی خوراک مختلف کھانوں کی اقسام کا تصور ذہن میں لائے اور تھوڑی دیر کے لیے خوش ہو جائے۔ حقیقت میں وہ بھوکا ہی رہتا ہے۔

عشقیہ شاعری کا ایک پہلو ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

کرپشن کی سرپرستی اور سپورٹ، نئی نسل پریشان حال

کرپشن کسی بھی قسم کی ہو انسانی معاشرے پر برا اثر چھوڑتی ہے۔ شعوری یا غیر شعوری طور پر کرپشن کی سرپرستی کرنے والے، کرپشن کا دفاع کرنے والے، کرپشن کو سپورٹ کرنے والے، حکمران، ادارے، جج، وکیل، صحافی، سرکاری اہلکار، عوام کے نمائندے، وزیر، مذہبی یا سیاسی راہنما، کارکنان یا عوام میں سے کچھ لوگ۔ معاشرے میں کرپشن کے نتیجے میں پھیلنے والی افراتفری، نفسا نفسی، تباہی بربادی کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

کرپشن کی بربادی کا شکار کوئی بھی ہو سکتا ہے ان کے اپنے معصوم بچے بھی۔ کسی نا

انصافی زیادتی کے خلاف جلوس میں بچے بھی شامل ہوتے ہیں

بڑوں کا قصور......بچوں کا احتجاجی جلوس

عقلمندی ایک سوالیہ نشان

☆☆☆

دیہاتوں میں ڈاکے سے بچاؤ اور قوم کا خزانہ

ترقی پذیر ملکوں میں غربت یا نامعلوم وجوہات کی وجہ سے امن وامان کی صورت حال خراب ہونے کے باعث دیہاتوں میں چوری ڈاکے کی وارداتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔اس کے سد باب کے لیے دیہاتوں کے نوجوان راتوں کو باری باری پہرہ دیتے ہیں۔جن سے دیہات کے رہنے والے محفوظ رہتے ہیں۔

حیرت ہے قوم کے خزانے کو نقصان پہنچانے والوں سے بچاؤ کے لیے پہرے کو اپنا فرض نہیں سمجھتے۔قوم کا خزانہ کارخانوں سے تیار شدہ ہر شے، ماچس سے لے کر کپڑا، گھی، چینی پر عائد ٹیکس سے جمع ہوتا ہے۔جو خرید کرتے وقت ہر شہری کی جیب سے ادا ہوتا ہے۔قوم کے خزانے کا نقصان پورا کرنے کے لیے اشیائے ضروریات میں مہنگائی کی جاتی ہے۔

قوم کے خزانے کو نقصان سے بچانے کے لیے پہرہ دینا بھی ہر شہری کا فرض ہے۔ نقصان پہنچانے والے تھوڑے۔نقصان کا ازالہ کرنے والے شہری سارے۔کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

زندگی گزرے

بچہ، نوجوان، بوڑھا، انسان ہنستے روتے، کھیلتے زندگی یونہی گزر جاتی ہے سب کی۔

کچھ زندگی میں زندگی کو روتے رہتے ہیں۔

اگر روٹی نہ ملے، موسم کے مطابق جسم پر لباس نہ ہو، بیماری کا علاج نہ ہو، روزگار نہ ملے، انصاف نہ ملے۔

تعلیم کے لیے فیس نہ ہو، آٹا چینی بجلی گیس کے بلوں کی ادائیگی کیلئے پیسے نہ ہوں۔
اسی رونے کو روتے ہوئے جہاں سے آتے ہیں اُسی کے پاس واپس چلے جاتے ہیں۔
اپنا رونا سنانے کے لیے کہ دنیا میں سننے والا کوئی نہیں۔

☆☆☆

عشق حقیقی...... عاشق بے صبرا

اِک بے صبرا عشق نوں لبھے
بے خبرا عشق کیہ جانے
عشق دیاں کھیڈاں عاشق جانے
نت نرالے عشق دے نخرے
عشق دیاں رمزاں عاشق جانے
ریاضتاں ورھیاں دیاں...... عاشق پل وچ ڈھونڈے
پَل وچ...... پَل وی نہ لبھے
عشق نہ لبھے ...... ورھے لنگھ جاون
کرم ہو جاوے تے سب کجھ لبھے ...... پَل وی لبھے ...... عشق وی لبھے
لبھے عشق حقیقی...... نال صبر دے

☆☆☆

ایک دعا

اے خدا!
میری باتوں کو عام کر دے
یہ تیری ہی عنایت ہے
بندے بھی تیرے ہیں
انہی کی بھلائی کے لیے

یہ تحریریں ہیں......ان کو عام کردے
رضا تیری......تجھ سے ہی مقصود ہے
تو میرا اک کام کردے......کوئی خیال کرلے
اپنی ہی بھلائی کی خاطر......سب کی بھلائی کے لیے

☆☆☆

سادگی......سخاوت

زکوٰۃ دینا فرض ہے۔
سادگی اور سخاوت عظمت ہے
نماز فرض ہے۔
عہد پر قائم رہنا خدا کے فرمان کو یاد رکھنا اور خدا کا شکر کرنا کہ زندگی قائم ہے۔

☆☆☆

روشن حسین چہرے

رنگت کیسی بھی ہو
نقش جیسے بھی ہوں......چہرہ روشن اور حسین ہوگا
سچ بولنے والے کا......خیرات دینے والے کا
غریب یتیم، کمزور کی مدد اور خیال رکھنے والے کا
انصاف کرنے والے کا......دیانت کرنے والے کا
عزت، محبت، احترام کرنے والے کا
برابری کا درجہ دینے والے کا
انسانوں سے ہمدردی کرنے والے کا
انسانوں کا نقصان نہ کرنے والے کا
کسی کی حق تلفی نہ کرنے والے کا
انسان کی کسی بھی صورت بھلائی کرنے والے کا

چمکتا دمکتا...... روشن حسین چہرہ سرخرو ہوگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی

☆☆☆

کسی نے تو غلط فیصلے کیے تھے

پاکستان میں گزرتے ہوئے حالات مہنگائی، لوڈ شیڈنگ، بدامنی، عدم تحفظ، اغوا برائے تاوان وغیرہ کو دیکھتے ہوئے چند سوال اٹھتے ہیں۔

1- کیا ایسا سب دشمنوں کی سازشی کارروائیوں کا نتیجہ ہے؟

2- کیا اس میں مقامی لوگ بھی شریک ہیں اگر ہیں تو وہ کون لوگ ہو سکتے ہیں؟

3- کہیں یہ ہمارے سابق حکمرانوں کے ماضی میں کیے گئے معاشی، سیاسی، سٹرٹیجک فیصلوں کا نتیجہ تو نہیں؟ اگر ایسا ہے تو کیا کسی نے کوئی ندامت، شرمندگی محسوس کی یا قبول کی یا مستقبل میں ایسی روایت کی کوئی امید ہو سکتی ہے۔

آج کے حکمرانوں کے فیصلوں کے اچھے یا برے اثرات کچھ حال میں محسوس ہوتے ہیں اور کچھ آنے والے کل کو محسوس ہوں گے، حکمرانوں کی عقل وفہم اور وطن سے محبت ان کے فیصلوں سے ہی ظاہر اور ثابت ہوتی ہے۔

ماضی میں کیے گئے فیصلوں کے برے اثرات آج پوری قوم بھگت رہی ہے۔

ہے کوئی ماضی کا حکمران یا اُن کے حواری، عوامی نمائندے جو اتنی اخلاقی جرأت رکھتے ہیں کہ اپنی غلطیوں کو قوم کے سامنے کھلے دل سے تسلیم کریں۔

ایسی غلطیاں کرنے والے مستقبل میں بھی ایسا ہی کر سکتے ہیں؟

کیا عوام غلط فیصلوں کا خمیازہ بھگتنے کی تجربہ گاہ کا درجہ رکھتے ہیں؟

☆☆☆

امن اور ترقی...... نئی نسل کی دوہری ذمہ داری

دنیا کے کسی معاشرے میں اگر ایک نسل کے لوگ مثبت سوچ کے ساتھ حق انصاف، عزت، محبت، دیانت، امانت، برابری، میرٹ جیسے اصولوں پر چلتے ہوئے زندگی کا سفر طے کریں

تو آنے والی نسل اسی راہ پر چلتے ہوئے ترقی اور خوشحالی کی منزلیں طے کرتی چلی جاتی ہے۔

اس کے برعکس اگر ایک نسل کے لوگ کرپشن ناانصافی، ظلم، جبروتشدد، آئین اور قانون کی خلاف ورزی اور کسی قسم کا احتساب نہ کرنے کے راستے کو اپنائیں گے تو معاشرہ بربادی کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔

اس طرح امن وامان، حق وانصاف، جان، مال اور عزت کے تحفظ، میرٹ قانون کی پابندی جیسے اصولوں کو قائم کرنے کے لیے نئی نسل کو دوہرا کام کرنا پڑے گا۔

ایک کام کرپشن کی گندگی صاف کرنے کا اور

دوسرا کام امن، ترقی، خوشحالی کے لیے جدوجہد اور کوشش کرنے کا۔

☆☆☆

اپنی عزت کے شکاری لوگ

ہر انسان خیال کرتا ہے کہ جس جگہ یا ماحول میں رہتا ہے دوسروں لوگ اُس کی خوبیوں کی وجہ سے اُسے اچھی نگاہ سے دیکھیں۔ اخلاق، رویہ، برتاؤ، سچ، ایک دوسرے کی مدد کرنے والا، ہمدرد، عزت، محبت، احترام کا جذبہ رکھنے والے، دیانتدار، ایماندار، وعدوں کا پاس، قوم و ملک سے وفاداری۔

زمانہ گزرنے کے ساتھ اور حکمرانوں، رہنماؤں اور ذمہ دار لوگوں کی غلط پالیسیوں، خود غرضانہ فیصلوں کی وجہ سے انسان کو مجبور کر دیا گیا ہے کہ وہ اب اپنی ہی عزت کا شکار کرنے لگ گیا ہے۔ خودغرضانہ رویے، خود پرستی، انا پرستی، کرپشن، لوٹ مار، ملاوٹ، جعلی ادویات، دونمبر کاروبار وغیرہ۔ کوئی معاشرہ ایسے حالات میں اپنے آپ کو باعزت تو سمجھتا ہوگا لیکن دوسرے ملکوں کی نظر میں ایسے سب لوگ اپنی ہی عزت کے شکاری نظر آتے ہیں۔ اس بات کا اندازہ اور مظاہرہ ایک ملک کے شہریوں کا دوسرے ملک کے ائیر پورٹ میں داخلے کے وقت ہوسکتا ہے۔

حالات سے مجبور عورت کو اپنی عزت کا سودا کرنے پر کوئی نام دیا جاتا ہے۔

حکمرانوں، رہنماؤں کو حالات و مصلحتوں کے نام ایسا سودا کرتے ہوئے کیا کہا جاسکتا ہے؟

☆☆☆

خودکشی حرام ہے

انسانی زندگی خدا کی نعمت ہے۔ بھوک کی وجہ سے خودکشی کرنے والوں کے ساتھ اس کا سبب بننے والوں کو بھی آخرت میں سزا کا موجب ٹھہرایا جاسکتا ہے کہ چاہے وہ ہمسائے ہوں، عزیز رشتہ دار ہوں، انتظامیہ کے اہلکار ہوں، عوامی نمائندے ہوں۔

یا

ملک کے حکمران ہوں۔

☆☆☆

کہیں ایسی سوچ تو نہیں؟

دنیا میں رہنے والے انسان کہیں ایسی سوچ تو نہیں رکھتے کہ صرف انھیں ہی زندہ رہنے کا حق ہے۔ خوراک کھانے کا حق ہے۔ خوش رہنے کا حق ہے۔ اُن کے علاوہ جو انسان کسی دوسری ذات، قبیلہ، پیشہ، قوم، رنگ و نسل، مذہب، عقیدہ، فرقہ، علاقہ یا ملک سے تعلق رکھتے ہوں انہیں جینے کا حق نہیں، خوراک کھانے کا حق نہیں، خوش رہنے کا حق نہیں۔

دنیا میں فساد کی وجہ......ایسی سوچ تو نہیں؟

☆☆☆

احترام انسانیت عبادت ہے

خدا کا فرمان: ''انسان دنیا میں خدا کا نائب ہے''

انسان خدا کی بہترین تخلیق ہے

ایک انسان اپنی کسی بات سے یا عمل سے دوسرے انسان کے لیے دکھ تکلیف کا سبب نہ بنے۔

احترامِ انسانیت

احترامِ تخلیق کار

احترامِ خدا

عبادت ہے

☆☆☆

کرپشن کی اندھی گلی۔عہد حاضر کی نسل۔ذمہ دار

انسانیت کے اصولوں پر چلتے ہوئے اچھے انسان اپنی نئی نسل کو اچھے معاشرے (امن، انصاف، تعلیم کے برابر مواقع، میرٹ، روزگار، اشیائے ضروریات کی سستی فراوانی، مرض کے علاج کی سستی فراہمی اور زندگی کی دیگر بنیادی سہولتیں) کا تحفہ دیتے ہیں۔

انسانیت کے اصولوں کے خلاف کام کرتے ہوئے کرپٹ انسان اپنی نئی نسل کے لیے معاشرہ میں کرپشن کی اندھی گلی چھوڑ جاتے ہیں۔جس میں نئی نسل بھٹکتی رہتی ہے۔انہیں اچھائی کی کوئی تصویر یا منزل نظر نہیں آتی۔

قصوروار عہد حاضر کی نسل

☆☆☆

شناختی کارڈ (پاسپورٹ) کے بغیر ملک کا وزیراعظم

شاید کئی ترقی پذیر ملکوں میں ایسے بھی سانحے گزرے ہیں کہ کسی ملک کا سابقہ شہری کسی بڑی طاقت والے ملک کا شہری (جب کوئی شخص دوسرے ملک کی شہریت اختیار کرتا ہے تو اُسے پہلے ملک کی شہریت چھوڑنا پڑتی ہے اور دوسرے ملک کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھانا پڑتا ہے) بننے کے بعد بعض نامعلوم وجوہات کی بنا پر اپنے سابق ملک میں ایک اعلیٰ ترین عہدہ بطور وزیر اعظم نامزد ہو جاتا ہے اور اعلیٰ ترین عدالت کے جج کے سامنے حلف اٹھا لیتا ہے۔اُس ملک کے تمام اداروں کے لوگ اُسے سلام کرتے ہیں۔(شناختی کارڈ پاسپورٹ بعد میں تیار ہوتا ہے)۔

کتنے بے بس، بے کس، مجبور ذمہ دار ادارے اور ایسے ملک کے شہری سارے۔

لیڈر شپ کے دعویدار غیر جمہوری اور جمہوری سارے۔

خودمختاری سوالیہ نشان؟

ہو سکتا ہے کہ ایسے ملک کے شہری اپنے دکھوں، مصیبتوں، مشکلات، مہنگائی اور اندھیروں کا رونا بھی روتے ہوں......رونا کس بات کا؟

کیا دنیا کے ایسے ممالک جو خودمختار کہلاتے ہوں کسی دوسرے ملک کے شہری کو اپنے

ملک کے وزیراعظم کا عہدہ سنبھالنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔

☆☆☆

منفی خیالات کے دباؤ کے زیر اثر حکمران، رہنما

دنیا میں شاید ایسا ہوتا ہے کہ حکمران سیاسی مذہبی رہنماؤں کے دل و دماغ میں منفی خیالات کا دباؤ کا اثر زیادہ رہتا ہے کہ ان کو اقتدار کے مزے مل جائیں، ان کے نام کی شہریت ہو، دولت اکٹھی کرلیں، پروٹوکول مل جائے۔ ان کی سڑکوں پر آمدورفت کے وقت ٹریفک رک جائے، گھگو بجتے جائیں، محفلوں کانفرنسوں، شادی بیاہ، غرضیکہ مختلف تقریبات میں درجہ اول کی نشست مل جائے۔ میڈیا میں تشہیر ہو جائے وغیرہ وغیرہ۔

ایسے ہی ذہنی دباؤ میں رہنے والے رہنماؤں سے عوام کی بہتری بھلائی کی کیا امید رکھی جاسکتی ہے؟ لوگ اپنی اچھی امیدوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ووٹ دیتے ہیں۔ بعد میں ووٹ دینے والے معاشرے میں بے سہارا نظر آتے ہیں۔ شاید کچھ لوگوں کو کچھ سہولتیں مل جاتی ہونگی۔ لیکن مجموعی طور پر لوگ محرومیت کا شکار، خودکشی جیسی انتہائی ذہنی بیماری میں مبتلا اور لڑائی جھگڑے کی تصویر بن جاتے ہیں۔ مثبت خیالات، بے لوث خدمت، خلوص، محبت انسانوں کے ساتھ ہمدردی، دردمندی کے جذبوں سے سرشار انسان ہی بہترین رہنما ہو سکتے ہیں۔ جن کی غرض صرف یہ ہو کہ عوام کی حالت (انسانوں) کی حالت کس طرح اچھی اور بہتر ہو سکتی ہے۔

ماضی کے تلخ تجربات سے سیکھتے ہوئے ایسا وقت آئے گا کہ امن، تحفظ، سکون، اانصاف، روزگار، خوشحالی، برابری کا احساس رکھنے والے اور مثبت خیالات کے مالک انسانوں کو اپنے درمیان میں تلاش کر کے اپنا نمائندہ منتخب کرنا پڑے گا۔ وگرنہ بھوک، دکھ، مصیبتیں مشکلات زندگی کا مقدر ہی رہیں گی۔

☆☆☆

سچ، جھوٹ اور منزل

کچھ لوگ خیال کرتے ہیں کہ

سارے سچ کے ساتھ گزارہ نہیں ہوتا

سارا جھوٹ تو نہ چلاؤ

جتنا سچ......اتنا میٹھا پھل

اتنا ہی اچھا معاشرہ

جتنا جھوٹ......اتنا ہی بے حال، بدحال معاشرہ

لوٹ مار افراتفری......اور نفسا نفسی کو کمال

☆☆☆

کسی کو کمتر، حقیر، کمزور سمجھنے والا

اے انسان!

اپنی دولت، عہدے یا طاقت کی وجہ سے

کسی دوسرے انسان کو کم تر، حقیر اور کمزور نہ سمجھو۔

ہر انسان کو اپنے جیسا ہی ایک انسان سمجھو

نہ سمجھنے والا انسان نہیں......کوئی اور مخلوق ہو سکتا ہے

درندہ......جانور......یا کوئی اور مخلوق

☆☆☆

والدین کی خدمت

بچے اگر والدین کی کسی بھی وجہ سے خدمت نہ کر سکتے ہوں تو ایسے بچے اپنی کسی بات سے اپنے کسی عمل سے والدین کو دکھ پہنچانے کا سبب نہ بنیں۔ ایسا کرنا بھی والدین کی خدمت میں شمار ہوگا۔

☆☆☆

دنیا کے دولت مند......غریبوں کی محنت سے

دنیا کے دولت مند امیر لوگ کی دولت و امارت کے ذخیرے غریب لوگوں کے کام

کرنے کی وجہ سے قائم ہوتے ہیں۔لیکن غریب آدمی زندگی کی بنیادی ضروریات سہولتوں سے محروم رہتے ہیں۔

کیا غریب لوگوں کی عقل سمجھ میں کمی ہوتی ہے یا ان کی آپس میں ذات پات، فرقے، قومیت، علاقائیت، رنگ ونسل کی وجہ سے لڑائی جھگڑے اور اپنے حقوق کے حصول میں نااتفاقی کے باعث محرومیت ان کا مقدر رہتی ہے۔

ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ دولت مند سازشیوں اور سوچے سمجھے منصوبوں کے تحت غریبوں میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اختلاف پیدا کرتے ہیں اور خود ہمیشہ موج میلے کرتے ہیں اس کے برعکس غریب خوراک اور حق وانصاف کو ترستے رہتے ہیں۔

نئی نسل......شعور میں بیداری

انسان سب برابر......حقوق سب کے برابر

☆☆☆

خوشبودار معاشرہ

مسلمان کا ایمان اور یقین۔قرآن کی تعلیمات انسانی زندگی کے لیے مشعل راہ ہیں۔ بہترین طریقہ کار ہیں۔ہر مسلمان معاشرے میں رہنے والے لوگوں سے انسانیت کے اصولوں، عزت، محبت، احترام، حق، انصاف، جان سلامتی، مال کا تحفظ، بھائی چارہ، برابری اور خوشحالی کی خوشبو آنی چاہیے۔

کیا مسلمان معاشرے ایسے ہی خوشبودار ہیں؟

☆☆☆

98فیصد انسان، 2فیصد انسان

نصابی مضمون ریاضی (حساب) کا ایک طالب علم اپنے حسابی کلیہ جات کو یاد کرکے لکھتے ہوئے غیر شعوری طور پر کچھ ایسی تحریر لکھ گیا۔

''دنیا کے تمام وسائل انسانوں کی 2 فیصد آبادی کے قبضے میں ہیں۔98 فیصد آبادی زندگی کی بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔

کام 98 فیصد لوگ کرتے ہیں۔ 2 فیصد انسان زندگی کی ہر سہولت سے مستفید ہیں موج کرتے ہیں۔"

یہ کیسے ہوتا ہے، کیسے ہو رہا ہے اور ایسا کیوں ہوتا ہے؟

نئی نسل کی سوچ فکر اور ایک پیغام

☆☆☆

شعوری، غیر شعوری فراڈیئے

دنیا کے ہر معاشرے میں مختلف اقسام کے فیراڈیئے موجود ہوتے ہیں۔ دھوکے باز، جعل ساز، نوسر باز، رقم کو ڈبل کرنے کا لالچ دینے والے وغیرہ۔ ایسے سب لوگ ہر زمانے میں ہر دور میں منصوبہ بندی کر کے چھوٹی سطح سے لے کر بڑی سطح تک معصوم لوگوں کو لوٹتے ہیں اور انہیں اُن کی دولت سے محروم کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ پکڑے بھی جاتے ہیں کبھی سزا بھی بھگت لیتے ہیں لیکن یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے جن کی اپنی ذہنی سطح محدود ہوتی ہے اور اُن سے پہلی قسم کے بڑی سطح کے لوگ ان لوگوں کی زندگی کے مقصد میں کامیابی کی جھلک دکھا کر مالی و دیگر قسم کی امداد فراہم کر کے اُن کو استعمال کر لیتے ہیں۔ عالمی سطح پر ان میں ملکوں کے حکمران، سیاسی، سماجی، مذہبی رہنما اور اداروں کے سربراہ بھی شامل کیے جا سکتے ہیں۔

دنیا میں تقریباً ہر ملک میں یہ قانون موجود ہے کہ بعض حکومتی راز پچاس/ ساٹھ سال گزرنے کے بعد افشاء کیے جا سکتے ہیں۔ جن کو آرکائیوز (Archives) کہا جاتا ہے۔ اُن کا مطالعہ کرنے سے آج کا طالب علم جان سکتا ہے کہ کسی ملک میں اپنے ہی ملک کے خلاف کونسے افراد سازشوں میں ملوث تھے۔ ایسے لوگوں کو غیر شعوری فراڈیئے کا نام دیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

منافقت کا پردہ اٹھنا

دنیا کے معاشروں میں ہمیشہ سے منافقت کا عمل دخل رہا ہے۔ مطلب حقیقت کچھ

دکھاوا کچھ اور۔ حکمران اسی اصول کے تحت حکومت چلاتے رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے کسی بھی ملک کے عوام کی اکثریت اپنے بنیادی حقوق سے ہمیشہ محروم رہی ہے۔ آج 2010ء کے دور میں انٹرنیٹ، میڈیا کے مؤثر کردار کی وجہ سے انسانی شعور میں نہایت تیزی سے بیداری پیدا ہو رہی ہے اور زندگی کے معاملات کو حقیقی طور پر جاننے میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

مسائل کو حقیقت اور سچائی پر پرکھا جارہا ہے۔ اس عمل کی وجہ سے منافقت سے بھرپور نظام سے پردہ اٹھتا جارہا ہے اور عوام کو حقیقت کی صحیح صورتحال کا علم ہوتا جارہا ہے۔

ایسا سب کچھ انسانیت کی بہتری، بھلائی، حقیقت اور سچائی جیسے اصولوں پر عمل کرنے سے ہی ممکن ہے۔

☆☆☆

انسانیت کے کمینے

ایسے انسان، انسانوں کے گروہ یا ملک جن کے فیصلوں یا عمل سے اجتماعی طور پر دوسرے انسان، دکھ، تکلیفوں، مصیبتوں، بھوک، ننگ، غربت، ظلم، ناانصافی، جبر وتشدد اور ہلاکتوں کا شکار ہو جائیں۔ ان کو انسانیت کے کمینے کہا جاسکتا ہے۔

قوم کا خزانہ، قوم کے خون پسینہ کی کمائی سے جمع ہوتا ہے۔ قومی خزانہ کو نقصان پہنچانے والوں اور بے گناہ انسانوں کا خون کرنے والوں کو بھی ایسے ہی لوگوں میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

تاریخ کے واقعات ہوں

یا

زمانہ حال

سب کے سامنے

انسانیت کے کمینے ایک کردار...... ہر معاشرے میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں

چھوٹی سطح، بڑی سطح، عالمی سطح...... بین الاقوامی حالات

☆☆☆

انسان چلتے پھرتے جاگتے ہوئے بھی نیند میں رہتے ہیں

1- ایسے انسان جو علم میں اضافہ کے لئے کوئی تعلیم (درسی یا پیشہ وری) حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے، نیند میں رہتے ہیں۔

2- اپنے حقوق وفرائض کو جاننے سے محروم رہتے ہیں۔

3- عزت، محبت، احترام اور برابری کے جذبے کو محسوس کرنے سے محروم رہتے ہیں۔

4- اپنے اوپر ہونے والے ظلم وزیادتی کو بے خبری میں جھیلتے رہتے ہیں۔

5- کچھ لوگ طاقت دولت کا استعمال کر کے عام انسانوں کا استحصال کرتے رہتے ہیں اور استحصال زدہ لوگ نیند میں رہتے ہیں۔

6- کچھ دھوکے باز رہنما محروم لوگوں کی محرومیت دور کرنے کے کھوکھلے وعدے اور جذباتی نعرے لگا کر اپنا مفاد حاصل کر لیتے ہیں۔ محروم لوگ نیند میں رہتے ہیں۔

ایسا سب کچھ صرف تعلیم کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مفاد پرستوں نے تعلیم کے حصول کو مہنگا کر رکھا ہے۔ تا کہ غریب کا بچہ تعلیم حاصل نہ کر سکے، علم میں اضافہ نہ کر سکے، اپنے حقوق پہچان کر آپس میں اتفاق نہ کر سکے اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کر سکے اور سر جھکا کر زندگی گزارتا رہے۔

اے انسان ذرا آنکھ کھول ہوش کر...... تیرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟

☆☆☆

گولی...... بارود پر نام...... مسلمان

2010ء میں گزرتے حالات کو دیکھتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ غیر مسلم دنیا میں تیار ہونے والے میزائل، اسلحہ، بارود، گولی پر تیار کے بعد ''مسلمان'' لکھ دیا جاتا ہے۔

استعمال کرنے والے مسلمان یا غیر مسلمان

مرنے والے ضرور مسلمان

کوئی خیال کرے نہ کرے

☆☆☆

کیا عبادت اور عمل الگ الگ ہیں؟

کیا عبادت اور عمل الگ الگ کام ہیں؟

عبادت......خدا کی خوشنودی

عمل......زندگی کے لیے زندگی خدا کی امانت

مثبت عمل......خدا کے لیے

دنیا میں انسانی زندگی اچھی گزارنے کے لیے آخرت میں جنت

منفی عمل......شیطان کے ساتھی، دنیا میں فساد آخرت میں دوزخ

☆☆☆

بظاہر اچھے بھلے لیکن چھوٹے قد کے بونے

جب کوئی سابقہ یا حاضر سروس با اختیار شخص زندگی کے حقائق سے چشم پوشی کرتا ہے تو ایسے کرتے ہوئے وہ ایک چھوٹے سے قد کا بونا شخص نظر آنے لگتا ہے۔ بظاہر وہ کتنا ہی اچھا، بھلا، با اختیار ذمہ دار لگتا ہے۔ حقیقت کو جھٹلانا زندگی کو دھوکہ دینے کے برابر ہے۔

☆☆☆

انسان کے اندر ایک بت

کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ بعض انسانوں کو زندگی میں اپنی شخصیت کی کسی خوبی کے باعث (سیاست، ملازمت، کاروبار، ادب زراعت، انجینئر، ڈاکٹر غرضیکہ زندگی کے کسی بھی شعبہ میں) کوئی بلند درجہ یا حیثیت مل جائے تو وہ اپنی شخصیت کے اندر ایسی خوبی کو ایک بت جان کر اسے پوجنا شروع کر دیتا ہے کہ جو کچھ اسے علم پر دسترس ہے وہ کسی اور کو نہیں۔ یا وہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ اسی کشمکش میں وہ اندرونی طور پر اپنے ہی شعبے کے دوسرے لوگوں سے حسد یا بغض محسوس کرنے لگتا ہے اور شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنی کسی حرکت سے اظہار بھی کر دیتا ہے۔

دنیا میں ہر علم کے جاننے والے سے زیادہ علم جاننے والے موجود ہوتے ہیں۔ کوئی بھی شخص کسی علم کے لحاظ سے کامل نہیں ہو سکتا۔ نہ معلوم خدا نے علم کے لحاظ سے کس کو کس خوبی سے نواز

رکھا ہے۔ انسانوں کی آپس میں عزت، محبت، ادب، احترام، شفقت، پیار، علم حاصل کرنے کی پہلی سیڑھیاں ہیں۔ انسان کو اپنی شخصیت کی خود پرستی/ بت پرستی کی عادت سے بچنے میں انسان کی اپنی عزت پوشیدہ ہے۔

زیادہ علم یا کم علم بطور انسان سب کا احترام......سب پر لازم ہے چھوٹا ہو یا بڑا کسی شعبہ میں زیادہ علم رکھنے والے کو زیادہ عاجزی اور انکساری کا رویہ رکھنا اس کی عظمت کی نشانی ہے۔

کیونکہ علم، صاحب علم کو دنیا کی برائیوں سے دور رکھتا ہے اور اُسے صاحب فضیلت بناتا ہے۔

☆☆☆

ادب قبیلے کے حساس لوگ

قدرت کی طرف انسانوں کے ہر معاشرے میں ایسے انسان ضرور ہوتے ہیں جو حساس طبیعت ہونے کے ناتے زندگی کے مشاہدات، تجربات، خیالات کو زندگی کی باریکیوں، رعنائیوں، لطافت، ظرافت، سنجیدگی، متانت کو فن پاروں، نثر پاروں یا شعروں میں بیان کرتے ہیں۔ یہ ایک تخلیقی عمل ہے۔ جو قدرت کی ایک خاص عنایت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ ''ادب قبیلہ'' کہلاتے ہیں۔

انسانیت کے اس جاری سفر میں ادب قبیلہ کے لوگوں نے ہمیشہ اپنے انداز فکر سے انسانیت کی خدمت کی ہے۔ انسانوں کے مسائل، اخلاق و ادب کے اصول، بچوں سے شفقت والدین، بزرگوں کا ادب، احترام، انسانوں کے درمیان، محبت پیار کا پیغام

لیکن!

اس بارے نیک اور احسن عمل کو ادا کرتے ہوئے غالبًا اپنے قبیلے کے لوگوں کے درمیان ہمدردی، محبت اور اتفاق جیسے اصولوں سے انصاف نہیں کر پاتے۔ اس کی مثال حال ہی میں چند مشہور ادیبوں کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے پر اُن کے وارثاء سے دکھ بانٹنے کیلئے ادب قبیلے کے لوگوں کی بہت مختصر تعداد کی شمولیت کے طور پر سامنے آئی۔

ادب قبیلہ کے حساس لوگ؟ سوالیہ نشان

☆☆☆

ایک نبی، ایک خدا، پھر بھی تعصب، نفرت کی ایسی فضا

دینِ اسلام کے ماننے والے مختلف عقیدوں کے مالک فرقوں میں تقسیم بعض اوقات ایک دوسرے کی ہلاکت خیزی میں ملوث ایسے سب مسلمان حج کے موقع پر مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام میں اکٹھے نماز پڑھتے ہیں۔ اکٹھے طواف کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے بھائی چارے کا عملی طور پر اظہار کرتے ہیں۔ لیکن اپنے اپنے ملکوں میں واپس آ کر علیحدہ علیحدہ مسجدوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرتے ہیں، سازشیں کرتے ہیں، پھر ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔

کیا مسجد الحرام والے خدا اور ان کی مسجدوں کے خدا میں کوئی فرق ہے۔

خدا ایک، نبی ایک، امت ایک......لیکن حوصلہ برداشت اور اتفاق کا فقدان

چھوٹے چھوٹے ذہن کے مالک ایسے تنگ نظر لوگ......دنیا میں امت کی خواری کے ذمہ دار۔

رب سے اپنی بخشش بھی مانگتے رہتے ہیں......نہ جانے کس بات کی؟

رب کا پیغام...... امن، سلامتی، اتفاق، بھائی چارہ، عزت، محبت، احترام، برداشت، برابری، درگزر۔

نامعلوم مسلمانوں میں......نااتفاقی کا پیغام کس کا؟

چھوٹی چھوٹی باتوں صفائی لباس پر آپس میں جھگڑنے والے ایسے مسلمان کس کو ماننے والے لوگ؟

ایک فرقے سے تعلق رکھنے والے دوسرے فرقے کی مسجد میں جانے کو ممنوع سمجھنے والے لوگ۔

اگر ایسا ہو جائے تو دوسرے فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ ناپسندیدہ نظروں سے دیکھیں گے یا اُسے باہر چلے جانے کو کہیں گے۔ نماز ادا کرنے سے منع کر دیں گے۔ رب کے سامنے جھکنے سے منع کرنے والے ایسے لوگ

یہ کیسے مسلمان اُمہ کے لوگ......اُمت کیسی اُمہ کیسی؟

ایک نبیؐ، ایک خدا......پھر بھی تعصب، نفرت کی ایسی فضا

کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

رہنماؤں کا استقبال

ترقی پذیر غریب ملکوں میں معاشی، سماجی، ناانصافیوں کی وجہ سے عوام دکھوں، مصیبتوں، مشکلات کا شکار رہتے ہیں۔ان ملکوں کے رہنما قسم کے لوگ جب کسی شہر علاقے کا دورہ کرتے ہیں تو اُن کی فکر سے تعلق رکھنے والے مقامی رہنما اور کارکن لوگ ان کا استقبال کرتے ہیں۔جس میں پوسٹر، جھنڈے، بینر، موٹر سائیکل، گاڑیوں کا استعمال ہوتا ہے، سٹیج اور جلسہ گاہ کو خوب سجایا جاتا ہے۔دکھوں کے مارے عوام کی تعداد بھی ایسے رہنماؤں کی جھلک دیکھنے اور اُن کی بات سننے آجاتے ہیں۔اس سارے عمل میں بے شمار اخراجات ہوتے ہیں جو مقامی لوگ ہی برداشت کرتے ہیں۔

اس کے برعکس

ترقی یافتہ، تعلیم یافتہ ملکوں میں رہنما لوگ خود اپنی گاڑی چلاتے ہوئے میٹنگ کے مقام پر پہنچتے ہیں۔مقامی لوگ نہایت سادگی سے ان کا استقبال کرتے ہیں۔رہنما اپنی بات بیان کرتے ہیں اور خاموشی سے واپس چلے جاتے ہیں۔غریب ملکوں میں استقبال کا شور اور خرچہ بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن عوام کی مشکلات اور مسائل میں کمی ہونے کے بجائے اضافہ ہوجاتا ہے۔

سادگی اختیار کرنے میں سب کی بھلائی ہے......رہنما کارکن یا عوام

☆☆☆

صدر، وزیراعظم، وزیراعلیٰ، وزیر،

عوام کے نمائندے

جیسے پہلے گئے......آپ بھی چلے جائیں گے

قوم نے اچھی امیدوں امنگوں کے ساتھ

آپ کو منتخب کیا

ماہانہ خرچہ گاڑی، بنگلہ، بجلی، گیس، پٹرول فری،

سلام، سپاس نامے، وی آئی پی درجہ

آپ کو قوم نے سب کچھ دیا

آپ کی ذمہ داری

انسان کا تحفظ، خوراک، روزگار، میرٹ، مہنگائی کا علاج

آپ نے اپنے بچوں کی قسمت کو سنوارا ......یا قوم کی قسمت کو سنوارا

آپ کا رہن سہن ......اور قوم کا رہن سہن

کہ آپ نے کیا کام کیا؟

☆☆☆

طاقت، دولت اختیار......تکبر کے غبارے

طاقت، دولت، اختیار اور تکبر کی ہوا سے بھرے ہوئے غبارے فضا میں اڑتے رہتے ہیں۔

جب ایسی ہوا ختم ہو جائے تو زمین پر ردی کی طرح پڑے نظر آتے ہیں۔ پھر صاف ہو جاتے ہیں۔

عجز و انکسار انسان کی پختگی اور عظمت کی نشانی۔

☆☆☆

انسان کا پیدا ہونا رب کی رضا

انسان کا پیدا ہونا ایک مجبوری ہے

اس دنیا میں کون کہاں اور کب اپنی مرضی سے آیا؟

نہ کوئی ہمیشہ رہا

انسان کا مرنا بھی ایک مجبوری ہے

پیدائش اور مرنے کے درمیانی عرصہ/وقفہ کو زندگی کا نام دیا جاتا ہے۔

پیغمبروں کے پیغامات اور انسانوں کے تجربات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ دنیا میں رہنے کے دوران اگر زندگی علم، سچ، انصاف، دیانت، امانت، عزت، محبت، احترام، برداشت، درگزر، برابری جیسے انسانیت کے اصولوں پر چلتے ہوئے مثبت سوچ کے ساتھ گزاری جائے تو انسانی زندگی اچھی اور بہتر گزر جاتی ہے۔ ان اصولوں پر عمل کرنا ہر انسان کا فرض بنتا ہے

اگر وہ اس کو پہچان لے۔

ان اصولوں کی پہچان انسان کی اپنی پہچان ہے
کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

قبیلوں ملکوں کے سربراہی عہدے کا سفر

قدیم زمانہ

دنیا میں تہذیب وتمدن کے آغاز کے بعد
خاندان قبیلے کے سربراہ اور عام قبیلے والے
طرز رہن سہن سادہ
طرز خوراک، طرز سفر.....ایک جیسا
سردار کی نشانی.....سر پر ٹہنیوں اور پتوں کا تاج
لباس کی ایجاد کے بعد
سربراہ کی نشانی سر پر ٹوپی.....پرندے کا پر یا کپڑے کا پھندنا
سردار کا خیمہ الگ

ماضی کا حال

رفتہ رفتہ بادشاہت کا رنگ
رہائش کیلئے محل، بیٹھنے کیلئے تخت.....سر پر ہیروں سے جڑا تاج
شاہی کھانے، شاہی طبیب
باقاعدہ دربار، وزیر مشیر، خوشامدی درباری

آج کا حال

جمہوریت کا نظام
رہائش، صدارتی محل، وزیراعظم محل

کابینہ، وزیر، مشیر......خوشامدانہ انداز

غریب ملکوں میں زیادہ بڑے محل زیادہ خرچے

انتظامیہ، ملازمین، چھوٹے چھوٹے شاہی انداز

مستقبل کی انسانیت

تعلیم کے عام ہونے کے بعد انسانی شعور میں مزید اضافہ اور بیداری کے بعد

سب انسان محسوس کریں گے......سب انسان ایک ہی جیسے

ذمہ داری الگ الگ

سادہ لباس، سادہ رہائش، سفر میں سادگی، خرچے کم

سب کو خوراک......سب کو بیماری کے علاج کی سہولت

سب کو زندگی کی بنیادی سہولتوں کی فراہمی......ایک جیسی

سب عام انسان......سربراہ یا عام شہری

☆☆☆

انسان کی ایک تعریف

رنگ، نسل، ذات، قبیلہ،، بولی، مذہب، عقیدہ

علاقہ یا نظام کوئی بھی ہو

امن، سلامتی، انصاف کے ساتھ

مل جل کر رہنے اور مل بانٹ کر کھانے کا نام

انسان

☆☆☆

انصاف پر مبنی فیصلے

انسانیت کے جاری سفر میں ایک اہم نکتہ انسانوں کے درمیان انصاف کا ہونا ہے۔ اس سلسلے میں ملکوں میں عدلیہ کا ادارہ قائم کیا جاتا ہے۔ اگر عدلیہ کے لوگ بغیر کسی دھونس، دباؤ، لالچ، طمع، ہوس، ڈر، خوف، رشوت، سفارش سے پاک مقدمات کے فیصلے صادر فرمائیں گے تو اُس ملک کا مجموعی

نظام اچھے اور بہتر طریقے سے چلے گا جس سے شہریوں کو ہر قسم کے ظلم، زیادتی سے تحفظ کا احساس ہوگا۔ وگرنہ برے فیصلوں کے بھیانک اثرات کا نتیجہ خود عدلیہ کے لوگوں کو بھگتنا پڑتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے کے لوگ اپنے حقوق کی بحالی کیلئے بھوک ہڑتال اور جلوس نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔

انصاف پر مبنی فیصلے ہی قوموں کی ترقی اور خوشحالی کا باعث بنتے ہیں۔

☆☆☆

معاشرے میں ایسے کردار بھی ہوتے ہیں

دنیا کے معاشروں میں کئی ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو برائیوں میں ملوث رہ کر زندگی گزارتے ہیں۔ دھونس، دھاندلی، ظلم، زیادتی، مار کٹائی اور قانون کی نظر میں ناجائز طریقوں سے دولت بناتے ہیں۔ اُس کو محفوظ بنانے کیلئے کسی طریقے سے تحفظ حاصل کر لیتے ہیں۔

پھر وہ دوسرے انسانوں کی نظروں میں اپنے لیے عزت کا مقام بنانے کیلئے کوئی نیک کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً خیراتی ادارے وغیرہ۔

عجب بات ہے کہ شروع کی زندگی میں ناجائز کام کرنے والے بھی بعد میں اپنی عزت کیلئے نیکی کا سہارا لیتے ہیں۔ شاید ملکی نظام میں قانون وانصاف کی کمزوریوں سے ایسا ہوتا ہے۔ اگر معاشرے میں نیکی کی راہ پر چلنے والوں کی شروع سے ہی حوصلہ افزائی کی جائے تو معاشرے میں نیک راستے پر چلنے والے لوگوں کی تعداد میں زیادہ اضافہ ہوگا اور معاشرے میں امن، تحفظ، سلامتی اور خوشحالی ہوگی۔

نوٹ: ناجائز طریقوں سے عزت حاصل کرنے والے اپنا جگا گیری کا نظام بدستور قائم رکھتے ہیں۔ نیکی اور جگا گیری دو مختلف عمل۔

☆☆☆

ایک قوم کا سربراہ دوسری قوم کیلئے؟

دنیا میں انسانی تہذیب وتمدن کی زندگی کا آغاز خاندان، قوم، قبیلوں کی صورت میں

ہوا۔ ہر خاندان، قوم، قبیلہ کے لوگ اپنے سربراہ کو نہایت ادب، عزت، احترام کا درجہ دیتے ہیں۔ ایسا ہونا بھی چاہیے۔

لیکن!

انسانی زندگی کے مشاہدے میں آتا ہے کہ ایک قوم کے لوگ اپنے جیسے ہی دوسرے خاندان، قوم، قبیلے کے سربراہ کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے نہ ہی اچھے لفظوں سے پکارتے ہیں۔ غالباً ماضی میں وسائل پر قبضہ کرنے کیلئے لڑائیاں اور جنگیں ایسے خیالات کا سبب بنیں اور یہ سلسلہ ابھی تک چلتا آرہا ہے اور جاری ہے۔ اکیسویں صدی میں انسانوں میں تعلیم حاصل کرنے کے شعور میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ مستقبل میں ہر اچھے کردار و عمل کے مالک انسان کو چاہے وہ کسی دوسرے خاندان، قوم، قبیلے، ملک سے تعلق رکھتا ہو، اُس کا سربراہ ہو، اُسے اچھا ہی کہا جائے گا۔

دنیا میں انسانی زندگی کا اصل مقصد انسانوں کی اچھائی، بھلائی اور بہتری ہے۔

☆☆☆

طمع

طمع ایک ایسا جال ہے جو شیر کو چوہا بنا دیتا ہے۔ جو بھی اس جال میں پھنس جاتا ہے وہ اس سے چھوٹ نہیں سکتا۔

طمع ایک ایسا دیو ہے جو سب سے طاقتور جوانوں کی پیٹھ بھی زمین سے لگا سکتا ہے۔

حاسدوں کا حسد اور طمع کاروں کا طمع دنیاوی جہنم ہیں۔

طمع کاری انسان کی گردن میں غلامی کا طوق ہوتی ہے۔

انسان جس چیز کی ہوس میں پڑ جائے اسی کے بازوؤں میں جان دے دیتا ہے۔

☆☆☆

ضبطِ نفس

اگر لوگ تمہیں آسمانوں پر چڑھا دیں تو یہ مت بھولنا کہ زمین زیادہ محفوظ جگہ ہے

جہاز سے گرنے والے کے پرخچے اڑ جاتے ہیں

جبکہ وہ شخص جس کے پاؤں زمین پر ہوتے ہیں

وہ ویسے کا ویسے ہی رہتا ہے

ریاست قائم رہتی ہے، رہنما آتے جاتے رہتے ہیں

انسان کے ارتقائی سفر کے نتیجے میں دنیا میں ریاست کا ادارہ قائم ہوگیا ہے جو اپنی ریاست کے اندر رہنے والے لوگوں کی زندگی کے ہر لحاظ سے اچھائی، بہتری اور بھلائی کا خیال رکھتی ہے۔ ریاست کا نظام اداروں کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ اداروں کی مضبوطی ہونا نہایت ضروری ہے۔

اداروں میں کام کرنے والوں کی تنخواہ زندگی کے گزارے کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ اُن کی اچھی کارکردگی کی حوصلہ افزائی ہونا ضروری ہے۔ اُن کی کارکردگی کیلئے احتساب کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔

ریاست قائم رہتی ہے۔ رہنماؤں کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔

☆☆☆

انسان کا اچھا کردار۔۔۔دوسروں کیلئے مثال

کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ لوگ اپنے عیب برائیاں، کمزوریاں چھپانے کیلئے دوسروں کے عیب نکالتے رہتے ہیں اور دوسرے انسان کو برا ثابت کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔

انسان کو اپنے آپ پر بھی نظر ڈالنا چاہیے کہ کہیں اُس میں بھی تو برے پن کی خصلتیں نہیں۔

انسان کا اپنا اچھا کردار......دوسروں کیلئے مثال

☆☆☆

عوام دیکھتے ہیں جانتے ہیں میڈیا کی نظر سے

دنیا میں انسانی زندگی گزارنے کیلئے معاشیات کا نظام اہم حیثیت رکھتا ہے۔ ہر ملک میں اس نظام کو چلانے کے لئے اصول وضوابط اور قوانین بنائے جاتے ہیں۔ آبادی میں اضافہ کی وجہ سے اشیائے ضروریات کارخانوں میں تیار ہوتی ہیں، ان کارخانوں کے مالکان ملکی قانون کے

مطابق ایک حد تک دولت کمانے کے حقدار ہوتے ہیں۔لیکن زیادہ ہوس اور لالچ کی وجہ سے بعض مالکان مختلف ہتھکنڈوں، طریقوں سے زیادہ دولت بنانے کے چکر میں پڑ جاتے ہیں۔ یہ عمل حکومت کے متعلقہ لوگوں کے ملاپ کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا۔ایسے مالکان اور سرکاری کارندے وقتی طور پر کامیاب ہو جاتے ہوں گے لیکن اس کا برا اثر آئندہ نسلوں پر پڑتا ہے۔ایسے قبیح عمل کے نتیجے میں ایک پہلو یہ بھی نکلتا ہے کہ وہ عام انسانوں کو اپنی طرف بلانے کی دعوت دیتے ہیں کیونکہ اگر غریب انسانوں کی بساط میں کوئی چیز خریدنے کی طاقت نہیں ہوگی تو وہ کیا کریں گے؟

خودکشی کریں گے؟ یا مہنگائی کے ذمہ داروں کی طرف رخ کریں گے وہ بھی ان جیسے ہی ہو جائیں۔

لہٰذا سرمایہ داروں کو اس حد تک نہیں جانا چاہیے کہ ایک دن ان کو یا ان کی اولاد کو بے بس، بے کس، مجبور انسانوں کی صف میں کھڑا ہونا پڑے۔

(کیا ایک سرمایہ دار یہ گوارا کرسکتا ہے؟)

حکومت کی اولین ذمہ داری ملک کے سارے عوام کے مفاد کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ حکومت کے متعلقہ کارندے بھی کسی بھی قسم کے لالچ سے بالاتر ہو کر مجموعی عوامی مفاد کے لئے اپنے فرائض کو فرض سمجھ کر انجام دیں۔آج کی دنیا میں میڈیا ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے اور عوام کیلئے ان کی نظروں کا کام دے رہا ہے۔

عوام دیکھتے ہیں، جانتے ہیں۔کیا ہو رہا ہے؟ کون کیا کر رہا ہے؟

کون جانے......عوام کب اور کیا فیصلہ کریں؟

☆☆☆

ایسے ذمہ دار لوگ

دنیا میں جن رہنماؤں، حکمرانوں، سرمایہ داروں اور اداروں کے منصوبوں، فیصلوں اور پالیسیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے حالات کی وجہ سے عام انسان خودکشی کرنے پر مجبور ہو جائیں تو ایسے تمام ذمہ دار لوگ معاشرے کے ناسور کہلائیں گے۔ چاہے وہ کسی بھی حیثیت کے مالک اور دیکھنے میں خوش پوش، خوش الحان دکھائی دیتے ہوں۔

مستقبل کے آئیڈیاز اور اسلامی ملک

مئی 2010ء امریکہ کے شہر San Jose (سان ھوزے) کیلیفورنیا میں دنیا بھر کے سکولوں، کالجوں کے پندرہ ہزار نوجوان طلباء و طالبات کا کنونشن منعقد ہوا۔ سب نے مستقبل کی ضروریات کے بارے میں مختلف نئے آئیڈیاز پیش کیے۔ تقریباً ڈھائی ہزار طلباء کے تصورات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے منتخب کیا گیا۔ اس سلسلے میں ان کو مالی انعام اور دوسری قسم کی مراعات دی گئیں۔ امریکی سرمایہ کار کمپنیاں ان میں سرمایہ کاری کریں گی۔ ان کی دولت میں اضافہ ہو گا۔ دنیا میں نئی چیزیں متعارف ہوسکیں گی۔ ایسا کنونشن ہر دو سال کے بعد ہوتا ہے۔

کیا اسلامی دنیا کے ممالک میں بھی نوجوانوں کی ایسے ہی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ کیا ایسے کنونشنز کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں اسلامی دنیا کے بچے بھی اپنی ایجادات اور مستقبل کیلئے نئے آئیڈیاز پیش کرتے ہوں۔

☆☆☆

دنیا کی سلامتی، خوشحالی اور امن

دینی مدرسوں، درسگاہوں کے طالب علموں کی تعلیمی بنیاد انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے رب العالمین کے پاک کلام سے رکھی جاتی ہے۔ اگر وہ سائنس و ٹیکنالوجی کے شعبوں کی طرف توجہ دیں تو وہ دنیا کے بہترین سائنسدان، ڈاکٹر انجینئر بن سکتے ہیں۔ اس طرح وہ دنیا کے معاملات کی امن، سلامتی، خوشحالی کیلئے اچھے طریقے سے رہنمائی کر سکتے ہیں۔

کائنات کا کارخانہ، آسمان، سورج، چاند، ستارے سیارے آپس میں ٹکرائے بغیر، خدا کے حکم سے اصولوں کے مطابق چلتے ہیں۔

☆☆☆

اچھے عمل اچھا معاشرہ...... برے عمل برا معاشرہ

شہری، عوامی نمائندے اور اداروں کے لوگ

اچھا عمل......ایسا کام جس سے انسان کی خود اپنی ذات یا کسی دوسرے انسان کی ذات

کو فائدہ پہنچے اچھا عمل کہلائے گا۔

براعمل......ایسا کام جس سے انسان کی خود اپنی ذات یا کسی دوسرے انسان کی ذات کو کسی بھی لحاظ سے (صحت، املاک) وغیرہ کو نقصان پہنچے براعمل کہلائے گا۔

اچھے یا برے عمل کو قواعد و حدود میں رکھنے کے لئے فطرت کی طرف سے یا انسانوں کے اجتماعی فیصلوں سے اصول، ضابطے، قانون بنائے جاتے ہیں اور اداروں کے ذریعے لاگو کئے جاتے ہیں۔ لوگوں کے آپس کے اختلاف کی صورت میں عدالتوں کے فیصلے کئے جاتے ہیں۔ اداروں کے نظام کو اچھے طریقے سے چلانے کے لئے ان کی کارکردگی پر نظر رکھنے کے لئے عوام کے نمائندے منتخب کئے جاتے ہیں۔

ایک اچھے معاشرے کی تشکیل اس میں رہنے والے تمام شہریوں اور اداروں کے لوگوں کی اپنی اپنی حدود میں رہتے ہوئے ذمہ داری دیانتدارانہ طریقے سے ادا کرنے سے ہوتی ہے۔ جس معاشرے میں عوام کے نمائندے اور اداروں کے لوگ اپنے کسی ذاتی مفاد کے لئے آپس میں ملی بھگت کر لیں تو ایسا معاشرہ افراتفری، نفسانفسی، ظلم، ناانصافی، بھوک، ننگ، بیروزگاری لوڈشیڈنگ اور ابتری کا شکار ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

علم کو پھیلانے میں انسانیت کا فائدہ

کوئی بھی علم انسان کے عقلی شعور میں اضافہ کرتا ہے۔ اس طرح انسان اچھے اور برے میں فرق کی تمیز رکھتا ہے اور انسانیت کے فائدے کے لئے ایجادات اور دیگر عمل رکھتا ہے۔ پتھر کے زمانے سے اب تک کی زندگی اس بات کو گواہ ہے۔

اگر علم صرف کتاب میں ہو، کتاب لائبریری میں ہو، تعلیم کا حصول اتنا مہنگا ہو جائے کہ چند مخصوص لوگوں کے بچے ہی تعلیم حاصل کر سکیں تو ایسے علم کا انسانیت کو کیا فائدہ؟

شاید اسی وجہ سے انسایت دکھوں، مشکلات، مصائب کا شکار رہتی ہے۔

☆☆☆

رب کے بندے سب انسان

دنیا میں عقیدے کی بنا پر انسانوں کے درمیان آپس میں نفرت کا پیدا ہونا فتنہ فساد اور ایک شیطانی عمل ہے۔ خدا ماننے نہ ماننے والوں سب کو اولاد دیتا ہے۔

دنیا میں سات ارب انسان بستے ہیں۔

عقائد مختلف......اپنے اپنے

رواداری، برداشت، عزت، محبت، احترام......سب کی سلامتی

☆☆☆

اخلاقیات

(دوسرا حصہ)

چھوٹی سی ایک بات

گورے صاحب کے زمانے کا رواج تھا کہ جب کبھی کوئی مہمان خصوصی کسی جگہ دورہ کرتا، سنگ بنیاد رکھتا، افتتاح کرتا، تو اس کے راستے میں صفائی اور سفیدی کروائی جاتی تھی۔ آج کل کے مہمان خصوصی کے لئے بھی یہی ہوتا ہے۔ مہمان خصوصی کو بھی یہ علم ہوتا ہے کہ یہ صفائی عارضی ہے، یہ کوئی نشہ ہے یا اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں کیوں کہ مہمان خصوصی کے بعد پھر وہاں گندگی ہو جاتی ہے۔ کیا صفائی مستقل نہیں رہ سکتی تا کہ وہاں کے رہنے والے عوام ہمیشہ صاف ستھرے ماحول میں رہ سکیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جو لوگ ہر حکومت کے ساتھ یعنی ہمیشہ اقتدار کے ساتھ مل کر اپنی اپنی سطح پر حکومت کرتے ہیں۔ اگر کوئی غیر مسلم حکمران ایسے ملک پر قبضہ کر لے تو یہی لوگ اس کا ساتھ دیں گے اور اس کے لئے جاسوسی کریں گے کہ فلاں گھر میں اللہ کے نام پر دیگ پکی ہے۔ فلاں گھر میں قرآن شریف کا ختم دلایا گیا ہے۔ اور فلاں مسلمان اسلام کی تبلیغ کرتا ہے۔

ان لوگوں کا نہ کوئی دین ہوتا ہے نہ ایمان ہوتا ہے۔

ان کو صرف اپنے علاقے میں اقتدار چاہئے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کہا جاتا ہے کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ کیا اس میں انسان کی بنیادی غذا دودھ

بازار میں خالص ملتا ہے؟

مریضوں کیلیئے دوائی خریدنے میں یہی ڈر رہتا ہے کہ اصلی ہے یا جعلی؟

کیا پاکستان میں اشیاء میں ملاوٹ کرنے والے اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں؟

تبلیغ اور جہاد کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

پاکستان کے رہنما جتنی کوشش غیر ملکوں کے دورے کرنے میں اور اپنے ملک کا امیج بہتر بنانے میں کرتے ہیں اتنی ہی کوشش اگر ملک میں عوام کو انصاف کی جلد فراہمی اور سرکاری ملازمین کی تنخواہ گزارے کے مطابق کرنے اور نوجوانوں کو روزگار مہیا کرنے میں کریں تو ملک کا امیج خود بخود بہتر ہو جائے گا۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کچھ عرصہ پہلے کی دنیا میں زندگی کی سہولتوں ٹی وی، کمپیوٹر وغیرہ اور آج کل کی دستیاب سہولتوں انٹرنیٹ، ٹی وی چینل، موبائل فون وغیرہ میں فرق ہے۔ آج کل کے والدین کو اس کے مطابق اپنے بچوں کے ذہنی شعور کا خیال رکھتے ہوئے ان سے اپنے زمانے اور تجربے کی ضد نہ کریں۔ اور بچوں کو بھی چاہیے کہ اپنے والدین کا احترام کریں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

قومیں اپنے بزرگوں پر فخر کرتی ہیں کہ ان کے بزرگ ایماندار، دیانت دار، انصاف پسند لوگ تھے۔ نئی نسل کیا فخر کرے گی کہ ان کے بزرگ رشوت بہت لیتے تھے، ملاوٹ بہت کرتے تھے، ناجائز قبضہ کرتے تھے، وغیرہ۔ ایسے بزرگ اپنی آنے والی نسل پر کیا فخر کریں گے۔ کہ ان کا بچہ ان سے زیادہ رشوت لیتا ہے، ملاوٹ کرتا ہے، ناانصافی کرتا ہے، دھوکے باز ہے، ناجائز منافع کماتا ہے وغیرہ۔

کیا مستقبل کے فخر کرنے کے پیمانے ایسے ہی ہوں گے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا کے جس ملک میں کوئی شہری خوراک سے محروم بھوکا سوتا ہے

اس ملک کا حکمران کیسے آرام سے سو جاتا ہے؟

حکمران کو اس کے ملک میں سب سے زیادہ عزت ملتی ہے اور اس کے ساتھ اس کی ذمہ داری بھی اتنی ہی بڑی ہو جاتی ہے۔

اللہ سب دیکھتا ہے۔

☆☆☆

زکوٰۃ ایک فرض ہے

زکوٰۃ کوئی خیرات یا بھیک نہیں ہے، یہ اللہ کی طرف سے ایک فرض ہے۔ اللہ نے مالداروں کے مال میں حقداروں کو حصے دار بنایا ہے۔ اس کو لینے میں کوئی شرم یا عار نہیں ہونی چاہیے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جو رہنما اور نمائندہ جس کو موقع دیں

اور وہ عوام کیلئے فلاح و بہبود کے کام نہ کرے

کیا وہ ایک بُت کی طرح نہیں ہوگا جو کچھ نہیں کرتا؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کیا آپ پسند نہیں کرتے کہ اللہ آپ کو بخش دے؟

تو اس کیلئے آپ کوئی نیکی کے کام کریں گے۔

تو بخشش کے حقدار ہوں گے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جو کسی پر جھوٹا الزام لگاتا ہے وہ خود بدکردار تو نہیں ہے؟

الزام لگانے میں احتیاط کیجئے

اس پر اللہ کی طرف سے سخت پکڑ ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اپنی خوراک کی، جس کو ہم کھا کر زندہ رہتے ہیں

قدر کیجئے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

نہ وہ مال لوٹتے

نہ وہ اپنے ملک سے باہر نکالے جاتے

نہ وہ لوٹے ہوئے مال سے گزارہ کرتے

اور اپنے وطن میں اپنے گھر میں رہتے

اپنا گھر اپنا ہی ہوتا ہے چاہے وہ غریب کا ہی ہو۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں انسان اللہ کا نائب ہے۔ ایک نائب امیر ہے۔ اور دوسرا نائب غریب ہے۔

امیر نائب کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے ہی جیسے اللہ کے نائب کا خیال رکھے۔

پاکستان میں زلزلہ کے بعد انسانوں کے اندر قدرتی طور پر مصیبت زدہ زلزلہ زدگان کی مدد کے لیے بھرپور جذبہ پیدا ہوا۔ یہی جذبہ اگر آپ نارمل زندگی میں رکھیں تو سب پاکستانی اچھی طرح زندگی گزار سکتے ہیں۔

☆☆☆

ٹی سی ایک بات

ٹریفک کے اشارے کا دورانیہ تیس سیکنڈ یا زیادہ سے زیادہ 90 سیکنڈ ہوتا ہے۔

بعض لوگ جلدی سے سرخ بتی کی پروانہ کرتے ہوئے اپنی جان کو خطرے میں ڈال ہیں اور کراس کر جاتے ہیں۔

اس دوران اگر ایکسیڈنٹ ہو جائے تو کتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

اور زخمی ہو جائے تو علاج پر (اس مہنگائی کے دور میں) کتنا خرچ آتا ہے۔

احتیاط کیجئے ٹریفک کے یہ اشارے آپ ہی کے فائدے کے لیے ہیں۔

☆☆☆

ٹی سی ایک بات

اگر دنیا کے کسی ملک میں اعلیٰ ترین عدالت پر حملہ کرنے کے الزام میں سزا یافتہ شخص کو عہدہ دیا جائے اور ٹی وی پر پروگرام دیا جائے تو قصور کس کا ہوگا؟

عہدہ دینے والے کا۔ عہدہ قبول کرنے والے کا۔

یا عوام بالخصوص نئی نسل کا؟

☆☆☆

سی و مذہبی پارٹی کے ورکروں کیلئے

ورکر اپنی دیہاڑی توڑ کر نیک نیتی کے ساتھ ملک میں حق وانصاف کے نظام کیلئے بے ربانیاں دیتے ہیں۔ کئی ورکروں کے گھر میں جلسے یا جلوس والے دن روٹی نہیں پکتی۔ کئی وں کے گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔

کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ آپ کو سیاسی آگ میں بطور ایندھن (لکڑیوں کی طرح) ال کیا جاتا ہو۔ کبھی یہ سوال لیڈروں سے پوچھا ہے کہ عوام کی بہتری کیلئے اب تک کیا کیا ہے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

ایک بیٹے نے اپنے جوا کھیلنے والے باپ سے کہا کہ ابو میں بھی آپ کے ساتھ جوا کھیلنے جاؤں گا کیونکہ بڑے جو کام کرتے ہیں وہ کام اچھے ہی ہوں گے۔ ایسے اور بہت سے کام ہیں جو بڑے کرتے ہیں۔۔۔۔۔ذرا سوچئے!

بچے ایسے والدین سے کیا سبق حاصل کرتے ہوں گے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

عشق کرنے والے لڑکی لڑکا یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کو کوئی نہیں دیکھتا۔ حالانکہ کئی انسانی آنکھیں ان کو دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ اللہ سے عشق کرنے والے کو (یعنی دنیا میں انسانوں کی اچھائی بھلائی کرنے والے کو) صرف اللہ ہی دیکھتا ہے۔

☆☆☆

میں کیا ہوں؟

دنیا کے سب انسان صاحب علم ہیں اور میں سب سے کم علم ہوں۔ سب انسان مجھ سے طاقت ور ہیں اور میں سب سے کمزور انسان ہوں۔ میں کسی انسان کے پاؤں کے نیچے کی مٹی کا ایک ذرہ ہوں۔ انسان مٹی سے بنایا گیا ہے۔

اللہ سب کا خالق و مالک ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

برائی کرنے والا شیطان کا ساتھی ہوتا ہے۔ کرپٹ انسان کو لوگ جناب عالی، جناب عالی کہتے ہیں۔ کرپٹ سمجھتا ہے کہ اس کی عزت ہو رہی ہے۔

کیا اللہ کبھی چاہے گا کہ کرپٹ کی عزت ہو؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ان کو کہتے تو جناب عالی ہیں لیکن اس کا مطلب کچھ اور ہوتا ہے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں اخلاقی قدروں کے لحاظ سے آج کے کل کے ماڈرن، تعلیم یافتہ زمانے اور پرانے ان پڑھ جاہل زمانے میں کیا فرق ہے؟

اللہ سب دیکھتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اگر ایک چھوٹا بچہ کھیلتے ہوئے مٹی کا ڈھیر بنائے اور دوسرا بچہ اس ڈھیر کو گرا دے تو پہلا بچہ رونا شروع کر دیتا ہے اور بمشکل چپ ہوتا ہے۔ اللہ نے انسان کو مٹی سے بنایا ہے اور دوسری تمام مخلوقات کے مقابلے میں سب سے بہترین اور اعلیٰ بنایا ہے اگر کوئی اس کو ذلیل کرے، زخمی کرے، معذور کرے یا جان سے مار دے تو ایسا کرنے والے کو اللہ سزا دے گا یا انعام دے گا؟ انسان کا احترام کیجئے۔ اللہ سب دیکھتا ہے۔

☆☆☆

دنیا اور انسانی زندگی

دنیا ایک دریا کی طرح ہے۔ کئی انسان اس سے پانی لے کر زندہ رہتے ہیں۔

کئی انسان اس سے پانی لے کر نہاتے ہیں اور پاک صاف ہوتے ہیں (جو لوگ برائیاں نہیں کرتے)

کئی انسان اس دریا کے پانی میں ڈوب جاتے ہیں (جو برائیاں کرتے ہیں)

ان ڈوب جانے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے؟

برائیوں سے پاک صاف زندگی گزارنے کی کوشش کیجئے۔

☆☆☆

ایک معصوم بچے کے اپنے باپ سے چند سوال

سوال: ابو یہ سرخ رنگ کی گاڑی گھنٹیاں بجاتے ہوئے بڑی تیز رفتاری کے ساتھ کہاں جاتی ہے

جواب: بیٹے یہ کہیں آگ لگی ہوئی ہوتو اس آگ کو بجھانے جاتی ہے۔

سوال: ابو یہ سفید رنگ کی گاڑی جس پر ایمبولینس لکھا ہوتا ہے یہ سائرن بجاتی ہوئی بڑی تیز رفتاری کے ساتھ کہاں جاتی ہے؟

جواب: بیٹے یہ کوئی انسان زخمی ہو جائے یا اس کو ایمرجنسی علاج کی ضرورت ہوتو اس کی زندگی بچانے کے لیے طبی امداد کی خاطر ہسپتال جاتی ہے۔

سوال: ابو یہ گاڑی جس پر ایک جھنڈی لگی ہوتی ہے وہ بڑی تیز رفتاری کے ساتھ جاتی ہے یہ کس کی ہے اور کیا کرنے جاتی ہے؟

جواب: بیٹے یہ عوام کے خادم ہوتے ہیں، عوام کے نمائندے ہوتے ہیں، وزیر ہوتے ہیں ان لوگوں کا کام لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لیے قانون بنانا ہوتا ہے اور پھر اس کو دیکھنا ہوتا ہے کہ قانون پر پوری طرح عمل ہو رہا ہے۔

بیٹے نے کہا ابو ان کی یہ گاڑی اتنی تیز رفتاری کے ساتھ کیوں جاتی ہے اور کہاں جاتی ہے؟ باپ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔

سوال: ابو یہ جھنڈے والی گاڑی کبھی کسی مسجد کے قریب نہیں دیکھی کیا یہ سب مسلمان ہیں؟

جواب: ابو کے پاس اس کا بھی کوئی جواب نہ تھا۔

☆☆☆

ایک مٹی کا ذرہ

کائنات اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اس میں ایک مٹی کا ذرہ ہے کیا دنیا میں مٹی کا ذرہ بہتر ہے کہ اس پر کوئی انسان اپنا پاؤں رکھ کر چلتا ہے اور وہ اپنا کردار پوری ایمانداری سے ادا کر رہا ہے یا وہ انسان جو دولت والا ہے، بااختیار ہے اور اللہ کے احکامات کے مطابق انسانوں کا خیال نہیں رکھتا؟

☆☆☆

پتنگ بازی پر پابندی کا خیر مقدم

ان تمام دردمند پاکستانیوں کی طرف سے جو پتنگ بازی سے بے گناہ، معصوم، انسانی

جانوں کی ہلاکتوں سے تڑپ اٹھتے تھے، جنہوں نے پتنگ بازی پر پابندی کی مہم میں دل میں خیال سے، کسی اظہار سے یا کسی بھی طریقہ سے حصہ لیا اور میں اپنی جانب سے پنجاب حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے بروقت پتنگ بازی پر پابندی لگا کر مزید انسانی جانوں کو ضائع ہونے سے بچالیا۔

ہر دردمند شہری سے درخواست ہے کہ دو نفل شکرانہ ادا کرے اور ماضی میں پتنگ کی ڈور سے ہلاک ہونے والوں کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

☆☆☆

اللہ کا نظام

ساری کائنات کو اللہ تعالیٰ کنٹرول کرتا ہے اور تمام مخلوقات میں سے صرف انسان کو عقل عطا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں نظام کو چلانے کے لیے انسانوں ہی میں سے انسانوں کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے۔ اگر وہ انسان (حکمران، نمائندے، عدلیہ، افسر، وکیل، ڈاکٹر، انجینئر، بزنس مین، علماء اور ہر قسم کے ٹھیکیدار، میڈیا) غرضیکہ ہر شہری اپنی ذمہ داری ایمانداری سے پوری نہ کریں یا کوتاہی کریں تو معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے، نفسانفسی ہو جاتی ہے۔ عوام اپنے آپ کو بے حال اور لاوارث سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

انسانوں پر سختی کر کے حکومت تو کی جاسکتی ہے لیکن ترقی نہیں۔

انصاف اور میرٹ کے بغیر ترقی صرف نمائشی ہوتی ہے۔

دیرپا نہیں۔

☆☆☆

کسی دولت والے یا اختیار والے شخص کیلئے ایک مشورہ

انسانیت کے کئی پہلو ہیں اور صرف ایک پہلو کو دیکھنا ہو تو کبھی داتا دربار لاہور جائیں، اس کے باہر جب کوئی سخی چاولوں کی دیگ لنگر کے طور پر بانٹتا ہے تو اس لائن میں

لگے ہوئے غریب انسانوں کے چہروں کو غور سے دیکھئے شاید انسانیت کے کسی پہلو کی سمجھ آجائے۔ یا رات کو بھاٹی چوک کے اردگرد زمین پر سونے والے انسانوں کو دیکھ لیں جنہوں نے صبح اٹھ کر وہیں سے داتا دربار سے لنگر کھا کر اپنے کام پر جانا ہوتا ہے۔شاید انسانیت کی یہ جھلک دیکھ کر انسانیت کی کچھ سمجھ آئے اور گھر میں جا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے یا اپنی اولاد کے لیے زیادہ سے زیادہ مال اکٹھا کرلے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

سیاست اور الیکشن میں حصہ لینے کا مقصد عوام کو بنیادی سہولتیں اور حق وانصاف کا نظام مہیا کرنا ہوتا ہے یا

کوئی اور بھی مقصد ہوتا ہے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اگر کسی شہر میں تھوڑے سے لوگ دکانوں، مکانوں کو آگ لگانا شروع کردیں تو کیا باقی شہری ان کو آگ لگاتے ہوئے دیکھتے رہیں گے؟

آپ کے ملک میں برائیوں کی آگ شروع ہے اگر آپ آگے بڑھ کر اسے نہیں روکیں گے تو اس کے شعلے آپ تک بھی پہنچ جائیں گے۔

☆☆☆

دنیا میں عزت کا حاصل کرنا

دنیا میں عزت حاصل کرنے کے لئے عزت کا راستہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ایسی عزت جو انسانی اقدار سے گرکر (دولت، خوشامدوں کے ذریعے) حاصل کی جائے۔وہ وقت گزرنے کے ساتھ تکلیف اور اذیت کا باعث بن جاتی ہے۔اس کا مشاہدہ ان کی عزت کے کھو جانے کے بعد کیا جاسکتا ہے۔

کرپشن کے بہتے پانی میں نہانا

پرانے زمانے میں بہتے ہوئے پانی (دریا، نہر) میں نہانا یا ہاتھ دھونے کے عمل کو یہ سمجھا جاتا تھا کہ انسان پاک صاف ہو گیا ہے۔ (کثافتیں بہتے پانی میں نیچے بیٹھ جاتی ہیں یا کناروں کے ساتھ لگ جاتی ہیں)۔ دنیا کے ترقی پذیر غریب ملکوں میں ناکافی وسائل ہونے کی وجہ سے، تعلیم کی کمی کی وجہ سے، رہنماؤں کی نااہلی کی وجہ سے یا بڑی طاقتوں کی سازشوں کی وجہ سے معاشرے میں کرپشن پیدا ہو جاتی ہے۔ کرپشن کے زیادہ بڑھنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ دیانتدار لوگ بھی متاثر ہو جاتے ہیں۔ ایسے معاشروں میں اگر کوئی کرپشن نہ کرے تو ایسے دیانتدار لوگوں کو کمزور انسان یا پاگل انسان کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ کرپشن کے بہتے ہوئے دریا سے اپنا حصہ وصول نہیں کرتے۔ دنیا میں ہر جگہ کرپشن کو بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لہٰذا کسی کرپٹ نظام کو کرپشن کا گندا نالا کہا جانا زیادہ مناسب ہوگا۔ کیا بہتے ہوئے گندے نالے میں سے اپنے ہاتھ گندے نہ کرنے والا انسان کمزور یا پاگل ہو سکتا ہے۔ انسانیت کی دنیا میں مذہب اور اخلاقی قدروں کے لحاظ سے ایسے انسان ایک مضبوط اور اعلیٰ کردار کے مالک سمجھے جاتے ہیں۔

نوٹ: معاشرے کے ہر فرد کی ذمہ داری میں شامل ہے کہ وہ کرپشن کو روکنے کیلئے اپنا کردار ادا کرے۔ ایسا کسی ملک کے کرپٹ لیڈروں کو ووٹ نہ دے کر بھی کیا جا سکتا ہے جو ملک کی پالیسیاں بنانے اور ان پر عملدرآمد کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

☆☆☆

ان کیلئے جو اپنے ووٹ کا حق استعمال نہیں کرتے

انسانوں کی اسی دنیا میں انسان نے اپنی زندگی کے رہن سہن کو بہتر اور محفوظ بنانے کے لیے مختلف تجربوں کے بعد مختلف نظام زندگی، بادشاہتی نظام زندگی کو ختم کر کے یا بالکل محدود کر کے اکثریتی ملکوں نے جمہوری نظام کو اپنا لیا ہے۔ جس میں ہر بالغ فرد کو ووٹ کا حق ہوتا ہے۔ جس کے استعمال سے وہ اپنا پسندیدہ نمائندہ منتخب کرتا ہے۔ اس طرح مختلف علاقوں کے لوگ اپنی پسند کی حکومت قائم کرتے ہیں جو سب کی بھلائی کے کام سرانجام دیتی ہے۔

مشاہدے میں آیا ہے کہ کسی ملک کی اکثریت اپنے ووٹ کے حق کا استعمال نہیں کرتی شاید ان کا یہ خیال ہوتا ہے کہ جو لوگ الیکشن میں حصہ لیتے ہیں وہ ان کے معیار کے مطابق اہل نہیں ہوتے یا پھر ووٹ ڈالنے میں سستی کر جاتے ہیں۔ حقیقت میں وہ اپنے اہم فرض سے غفلت کر جاتے ہیں۔ اگر نا اہل لوگ منتخب ہو جائیں گے تو نا اہل نظام قائم ہوگا۔ جس میں ووٹ نہ دینے والے بھی رہتے ہیں اُن کو یہ گلہ شکوہ بھی رہتا ہے کہ نظام زندگی میں صحت، روزگار، علاج، سیوریج بہتر طور پر نہیں چل رہا۔ رفتہ رفتہ ایسے معاشرے میں لوگ اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ایسے لوگ معاشرے میں موجود بے لوث اچھے اور اہل لوگوں کو مجبور کر کے اپنی ہی بہتری کیلئے آگے لائیں۔ اگر ایسا نہیں کریں گے تو معاشرے میں بہتری کون لائے گا۔ دنیا کے ملکوں میں انسانوں نے اسی طریقہ سے اپنی بہتری کا راستہ اپنایا ہے۔ ووٹ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ کچھ لوگ چند ذاتی سہولتوں کی خاطر ووٹ کا استعمال کرتے ہیں کہ مستقبل میں اگر نا اہل لوگوں کی حکومت بن گئی تو ملک کے نظام میں اصلاح کیسے ہوگی؟ ووٹ نہ ڈالنے کا رجحان شہروں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ لوگ اپنے گھروں میں بیٹھ کر ٹی وی پروگرام سے لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں اور اپنا اہم قومی فریضہ ادا کرنے سے غفلت کرتے ہیں جس کے نتیجے میں ایسی حکومتیں بن جاتی ہیں جو ان کے حقوق کے استحصال کا باعث ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں خصوصاً نوجوان اور دیگر ووٹر جب تک اجتماعی بھلائی کے کام کرنے والوں کو ووٹ نہیں دیں گے۔ معاشرہ بہتر نہیں ہوسکتا۔ ووٹ کا استعمال ہونا لازمی سمجھا جائے گا۔

ووٹ کا استعمال نہ کرنے والا ملکی نظام زندگی میں اصلاح کے عمل میں تاخیر کا باعث بن جاتا ہے جو ان کو یا ان کی آنے والی نسلوں کو تکلیف دینے کا باعث بنتے ہیں۔

☆☆☆

راہنما (جو راستہ دکھلائے)......جھوٹ اور سچ

زمانہ قدیم میں پیدل یا گھوڑوں پر سفر کیا جاتا تھا۔ اگر کچھ لوگ ایک گروپ کی شکل میں سفر کرتے تھے تو اپنے میں سے ایک فرد مقرر کر لیتے تھے کہ جدھر وہ کہتا تھا اس کے پیچھے پیچھے وہ چلتے

رہتے تھے۔ وہ فرد ان کا راہ نما کہلاتا تھا۔ دنیا میں جب معاشرتی زندگی کا آغاز ہوا تو لوگوں نے معاشرے کے نظم و نسق کیلئے اپنے میں سے انسانوں کو نامزد یا منتخب کر کے ان کو اپنا رہنما کہنا شروع کر دیا۔ آج کل دنیا کے حالات کو دیکھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو لوٹنے کے، وسائل پر قبضہ کرنے کے اور نقصان پہنچانے کے اصولوں پر چلتے ہوئے رہنمائی کا اصول جھوٹ سچ کا مکسچر فارمولا بن گیا ہے۔ اب رہنما کوئی بات کہتا ہے تو ذمہ داری لوگوں پر ڈال دی جاتی ہے کہ وہ اس میں سے تلاش کریں کہ کتنا جھوٹ اور کتنا سچ ہے؟ (شاید اس فارمولا کی تیاری کیلئے باقاعدہ محکمے بھی قائم ہیں) جھوٹ سچ کے اس مکسچر کی وجہ سے دنیا میں بے پناہ جنگی اخراجات ہو رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ غربت میں انتہائی تیزی سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

آج کل جس طرح انسانی شعور میں بیداری پیدا ہو رہی ہے کہا جا سکتا ہے کہ مستقبل میں سچ زیادہ اور جھوٹ کم ہوتا جائے گا اور ایک وقت ایسا بھی آجائے گا جب سچ کی مکمل بالادستی قائم ہو جائے گی۔ انشاءاللہ۔

☆☆☆

قوم کے خزانے کو نقصان پہنچانے والے قوم کے مجرم ہوتے ہیں

کسی بھی ملک کے قومی خزانے کے مالک اس ملک کے عوام ہوتے ہیں کیونکہ وہ ڈائریکٹ یا اِن ڈائریکٹ ٹیکس (ضروریات زندگی کی تمام اشیاء جو کسی فیکٹری کی تیار شدہ ہوتی ہیں ان میں سیل ٹیکس جو فیکٹری والا حکومت کو ادا کر دیتا ہے شامل ہوتا ہے لہٰذا ہر شہری کی طرف سے ٹیکس ادا ہو جاتا ہے) ادا کرتے ہیں۔ اگر کوئی بھی شہری قومی خزانے کو نقصان پہنچانے کا باعث بنے چاہے وہ عوام کا نمائندہ ہو، سرکاری ملازم ہو، کسی بھی حیثیت کا مالک ہو یا عام شہری ہو پوری قوم کا مجرم کہلائے گا۔ اگر کوئی سرکاری بلب توڑ دے، سرکاری املاک کو نقصان پہنچائے، ٹریفک سگنل کو نقصان پہنچائے، سرکاری ٹرین کو نقصان پہنچائے، گاڑی دھوتے وقت سڑک پر پانی جمع ہو جائے۔ چاہے وہ بڑے پیمانے پر نقصان ہو۔ کیونکہ ان سب چیزوں میں قومی خزانہ سے پیسے خرچ ہوتے ہیں جو عوام کا ہوتا ہے۔

خیال کیجئے آپ سے کوئی ایسا عمل نہ ہو جائے جس سے قومی خزانے کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

☆☆☆

ملکی سیاست......کاروبار یا خدمت

دنیا کے کئی ملکوں کی سیاست میں کئی لوگ اس کو کاروبار سمجھ کر سیاست میں حصہ لیتے ہیں۔

اس میں فائدہ کس کا ہو سکتا ہے؟......نقصان کس کا ہو سکتا ہے؟

اکیسویں صدی میں ہر انسان اتنا باشعور ہو چکا ہے کہ وہ کاروبار اور خدمت کے فرق کو جانتا ہے۔

اپنے لیے برے بھلے کا فیصلہ کرنا لوگوں کا کام ہے۔

☆☆☆

چند لوگ بدنامی کا باعث بنتے ہیں؟

اگر کسی ملک کے چند شہری کسی غیر ملک میں جا کر کوئی برا کام کریں گے تو وہ اپنے ملک کی بدنامی کا باعث بنیں گے۔

اگر کسی جماعت (سیاسی، غیر سیاسی) کے چند لوگ کوئی برا کام کریں گے تو اس جماعت کی بدنامی ہوگی۔

اگر کسی کسی ادارے کے چند لوگ برے کام کریں گے تو اس ادارے کی بدنامی ہوگی۔

اگر کسی مذہب کے چند لوگ مذہب کے نام پر انسانوں کو نقصان پہنچانے والا کام کریں گے تو مذہب کی بدنامی کا باعث بنیں گے۔

ایسا عمل نہ کیا جائے جس سے اپنے ملک، جماعت، ادارے اور مذہب کے باقی لوگوں کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

☆☆☆

شیطان کو کس طرح بھگایا جا سکتا ہے؟

شیطان کے ساتھ شیطان بن کر

اگر شیطان کے ساتھ شیطان بنیں گے تو شیطان (برائی) بڑا ہوتا جائے گا

یا

ایمان کے ساتھ

اگر ایمان کو مضبوط بنائیں گے تو نیکی میں اضافہ ہوگا۔

☆☆☆

قسمت اور کوشش

خدا نے کائنات کو تخلیق کیا، چرند پرند سیارے پھر ان میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ عقل عطا کی۔ سب نام سکھائے، فرشتوں نے انسان کو سجدہ کیا، زمین پر اتارا گیا۔ زندگی گزارنے کی رہنمائی کیلئے پیغمبر بھیجے جنہوں نے نیکی بدی کا فرق بتایا، اچھے اور برے عمل کا بھی بتا دیا۔ یہ بھی بتا دیا کہ دنیا کی زندگی مختصر ہے اور اس میں اس کی آزمائش اور امتحان ہے۔ دنیا میں رہنے اور علم حاصل کرنے کے لیے بھی خصوصی ہدایت کی گئی۔ اب یہ انسانوں پر منحصر ہے کہ اچھے اعمال کے ساتھ کاروباری زندگی میں بہتری، ترقی اور اچھائی کے لیے کوشش کریں کوشش کرنا انسان کا کام ہے۔ ایسا کبھی مشاہدے میں نہیں آیا کہ کوئی انسان بیٹھا ہے اور کوئی دوسرا اس کے منہ میں کھانا ڈال رہا ہے۔ ایسا صرف بیمار، مریض اور معذوروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ تندرست اور بیمار معذور کے اس فرق کے ذریعے قسمت اور کوشش کا فرق سمجھا دیا گیا ہے۔

فیصلہ انسان کا ہے کہ تندرست رہ کر حلال کی روزی کیلئے کوشش کرے یا بیمار معذور بن کر کسی مدد سے کھانا کھائے۔

☆☆☆

دولت مند...... خدا کا نظام اور مستحق انسان

دنیا میں دولت مند شخص یہی سمجھتا ہے کہ اس نے دولت اپنی عقلمندی اور قابلیت سے کام لیتے ہوئے اکٹھی کی ہے۔ وہ رب کے فضل کو بھول جاتا ہے جب اس کی دولت میں کمی ہونا شروع ہوتی ہے تو پھر اس کی عقلمندی کو کیا ہو جاتا ہے۔ وہی دماغ ہوتا ہے، وہی عقل کے خلیے ہوتے ہیں۔

دنیامیں بے شمار ایسے واقعات پیش آتے ہیں اور بے شمار ایسی مثالیں ملتی ہیں۔خدا کا شکر ہر حالت میں ادا کرنا چاہیے۔توکل میں رہتے ہوئے اپنی حالت جائز ذرائع اور جائز طریقوں سے بہتر بنانے کی کوشش کرنا ہر انسان کا فرض اور حق ہے۔اس کے ساتھ ہی مستحق انسانوں کا خیال رکھنا بھی اتنا ہی ضروری سمجھا گیا ہے۔

☆☆☆

جنگل میں جانور کو جانور کھا جاتے ہیں

کیا انسانوں کی مہذب دنیا میں ایسے انسان اور ملک ہوتے ہیں جو دوسرے انسانوں اور ملکوں کے وسائل چھین لیتے ہیں۔اور دوسرے انسانوں کو مجبور رکھ کر بھوک سے دوچار کر دیتے ہیں؟

جو انسان ایسا کام کرتے ہیں ان کو کیا کہا جا سکتا ہے۔

لباس میں ملبوس.................؟

☆☆☆

کیا ایسا ہوتا ہے؟

جو لوگ اپنے ضمیر کے خلاف کرپٹ لیڈروں کی پیروی کرتے ہیں،سپورٹ کرتے ہیں۔کیا ایسے لوگوں کو دنیا میں کسی نہ کسی وقت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(1) لوگوں کے سامنے

(2) خصوصی طور پر بچوں کے سامنے کیونکہ بچوں کو گھر،سکول اور کالج میں ایمانداری، دیانت داری کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔

اگر ایسے لوگ کسی بھی جگہ شرمندہ نہیں ہو پاتے تو آخرت پہ تو یقین رکھتے ہی ہوں گے۔

☆☆☆

دنیا میں وہ کیسے لوگ ہوں گے؟

دنیا میں وہ کیسے لوگ ہوں گے جو دوسرے کو برا سمجھتے ہیں اور برا کہتے ہیں لیکن ان

دوسروں کی ایجاد کی ہوئی، بنائی ہوئی چیزوں کو استعمال بھی کرتے ہیں۔ ہوائی جہاز، کار، کمپیوٹر، موبائل فون، سیٹلائٹ، ٹی وی، فریج، جان بچانے والی دوائیاں، آلات، ہتھیار و دیگر سہولتیں۔ سب انسانوں کا خالق خدا ہے۔ خدا ہی سب انسانوں کو عقل و علم بلا تمیز مذہب و ملت عطا کرتا ہے۔ کہ وہ زندگی بہتر انداز میں گزارنے کے لیے نئی نئی ایجادات کریں۔

کوئی اس بات کو تسلیم کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

برے عمل کو اچھا سمجھنے والے

ایسا انسان جس کو اپنا برا عمل (کرپشن) اچھا لگتا ہو اور اسی کو ترقی کی راہ سمجھتا ہو وہ دوسروں کو بھی برائی کی راہ پر لگانے والا انسان بن جاتا ہے۔ ایسا برا عمل کرنے والا انسان دوسروں کی بھلائی بہتری کیسے کر سکتا ہے؟ جس معاشرہ میں ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی ہو وہ معاشرہ نفسا نفسی کا شکار ہو جاتا ہے، بد حالی پھیل جاتی ہے۔ لوگوں کے دل و دماغ سے مثبت سوچ دور ہونا شروع ہو جاتی ہے اور مختلف قسم کے فساد اور عذاب رونما ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے۔

☆☆☆

سیاست کی تعریف اور دنیا

کتابوں میں سیاست کی تعریف بیان کی گئی ہے کہ ''زندگی کے اچھے اصولوں کے مطابق حال اور مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے مثبت انداز میں ریاستی اداروں کے ذریعے اور سچ کے ذریعے کسی ملک کے عوام کی بہتری، بھلائی کے لیے کوشش کرنا'' کہیں ایسا تو نہیں ہو رہا کہ دنیا کے بعض ملکوں میں رائج سیاست کی تعریف اچھے اصولوں کا صرف نام لے کر باقاعدگیاں کرتے اور ریاستی اداروں کو منفی انداز میں استعمال کرتے ہوئے جھوٹ کے ذریعے، ظلم، ناانصافی، ہیرا پھیری سے ناجائز مال و دولت اکٹھی کرنا ہوتا ہے لہٰذا ایسے ممالک نفسانفسی اور انتفراتفری کا شکار رہتے ہیں۔ جب بڑی سطح پر جھوٹ بولا جائے تو چھوٹی سطح پر اس کا اثر خود بخود منتقل ہو جاتا ہے۔

آج کل میڈیا کے ذریعے سچ معلوم ہو جاتا ہے۔ انسانیت کی بھلائی سچ میں ہے۔ دنیا

کا مستقبل سچ کا ہے۔

☆☆☆

جھوٹ سچ کے بارے میں چند سوال

1- کیا جھوٹ کو سچ کے ساتھ ملانے سے انسان کی زندگی اچھی اور بہتر ہو جاتی ہے؟

2-اگر ایک جھوٹ بولا جائے تو پھر اس کو سچ ثابت کرنے کے لیے مزید جھوٹ تو نہیں بولنے پڑتے؟

3- کیا ایسا ہوتا ہے کہ جب جھوٹ زیادہ اور سچ کم بولا جائے تو ساری زندگی اچھی اور بہتر گزر جاتی ہے؟

4-جب کسی معاشرے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس کا برا اثر معاشرے کے سب لوگوں پر پڑتا ہے یا صرف چند لوگوں پر؟

5- کسی بھی معاشرے کے حالات بہتر بنانے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ سب لوگوں کی مل جل کر یا صرف چند لوگوں کی؟ یا بڑوں کی یا بچوں کی؟ اس میں لیڈروں کی ذمہ داری زیادہ ہوتی ہے یا وہ بری الذمہ ہوتے ہیں؟

خدا نے ہر انسان کو عقل جیسی نعمت سے نوازا ہے جو انسان عقل کو سچائی کے ساتھ مثبت انداز میں انسانوں کی اچھائی اور بہتری کے لیے استعمال کرتے ہیں وہ دنیا میں اچھی زندگی گزار لیتے ہیں۔

دنیا میں انسانوں کا سچائی پر قائم رہتے ہوئے خیر خواہی کے ساتھ ایک دوسرے کا خیال رکھنے میں ہی دنیا میں انسانیت کی عافیت اور عظمت ہے

☆☆☆

مریض کی صحت کی بحالی کے لیے انجکشن اور مسلم قوم کی حرمت کو سلانے کے لیے انجکشن

کوئی انسان اگر کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو اس کی صحت کی بحالی کے لیے ڈاکٹر صاحبان کوئی دوائی یا انجکشن تجویز کرتے ہیں۔ انسان اگر ذہنی طور پر زیادہ پریشان ہو تو نیند آور انجکشن لگا دیا جاتا ہے۔ دنیا میں کافی صدیوں سے مسلمان اپنی کوتاہی، غفلت اور ناسمجھی کی وجہ سے

سائنسی، جنگی ٹیکنالوجی کے لحاظ سے غیر مسلم قوموں سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ غیر مسلم اقوام اپنی برتری اور بالادستی کے بل بوتے پر ایسی مذموم حرکات کا ارتکاب کرتی ہیں جن سے مسلمانوں (بلا تمیز فرقہ بندی) کے جذبات مجروح ہوتے ہوں۔ اکثر کچھ عرصہ کے بعد کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑا جاتا ہے تاکہ مسلمان احتجاج کرتے کرتے اپنی بے بسی کی وجہ سے ذہنی طور پر مفلوج ہو جائیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا جا رہا ہے۔ مسلمان اپنے چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کی وجہ سے نا اتفاقی کی مہلک بیماری میں مبتلا ہیں اور حکمران اپنی جگہ بے بس نظر آتے ہیں۔ عام مسلمان اپنے جذبات کا اظہار مذمت کے جلوس نکال کر کرتا ہے۔

مسلمان آپس میں خلوص کے ساتھ اتفاق رکھیں۔ سائنس ٹیکنالوجی کے میدان میں تیزی سے ترقی کریں۔ اپنے درمیان ہر سطح پر ایجنٹوں کی پہچان کر کے ان سے چھٹکارا حاصل کریں گے تو اپنی حرمت برقرار رکھ سکیں گے۔

☆☆☆

ٹریفک قانون کی خلاف ورزی اور سلام

ٹریفک کے قوانین انسانوں کی جان کی حفاظت کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ جب کوئی ٹریفک قوانین کی غلطی کرتا ہے تو وہ اپنی جان کے ساتھ دوسروں کی جان کو بھی خطرے میں ڈالتا ہے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی ٹریفک قوانین کی غلطی کرے تو دوسرے لوگ اس کو سلام کریں۔ شاید وہ اپنی غلطی پر شرمندگی محسوس کر لے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے کو بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے یا ہارن بجا کر اسے اس کی غلطی کا احساس دلایا جاتا ہے۔

سلام کرنے کا مطلب کسی کو سلامتی کی دعا دینا ہے۔ اگر کسی شخص نے کسی کی سلامتی کو خطرے میں ڈالا ہے تو دوسرا اس کی سلامتی کی دعا کر کے اپنی مستقبل کی سلامتی کو محفوظ کرتا ہے۔

☆☆☆

عقل والے لوگ اور پاگل لوگ

عقل والے لوگ جن کے دماغی خلیے درست حالت میں رہتے ہیں۔ وہ اپنی اور

انسانیت کی بہتری اور بھلائی کے لیے سوچتے ہیں اور عمل کرتے ہیں۔

پاگل جن کے دماغ کے خلیوں میں کوئی خلل آجاتا ہے جس کے باعث وہ برے بھلے کی تمیز نہیں رکھ سکتے۔ ان کی حرکات سے خود ان کو اور دوسروں کو نقصان پہنچتا ہے۔

انسانی معاشرے میں رہنے والے لوگ اپنے اردگرد نظریں دوڑائیں کہ کہیں ایسے لوگ تو نہیں ہیں جو ان کے معاشرے کو نقصان پہنچا رہے ہوں۔ ان کا سدباب کیجئے۔

☆☆☆

کرپشن زدہ معاشرے کے انسانی زندگی پر برے اثرات

کسی بھی کرپشن زدہ معاشرہ میں انسانی زندگی نارمل نہیں رہتی۔ اس میں رہنے والے انسان اپنے حالات کو زندگی کا حصہ سمجھتے ہوئے گزارتے چلے جاتے ہیں۔ معاشرے کے ممکنہ برے اثرات میں سے آج کل نوجوانوں کی شادیوں پر ایک برا اثر یوں پڑ رہا ہے کہ لڑکا اپنی معاشی بہتری کے لیے لڑکی کے والدین سے ناجائز مطالبے کرتا ہے جس سے تلخی اور ناچاقی پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر نتیجہ علیحدگی پر نکلتا ہے۔ لڑکی کے والدین کی زندگی لاچار ہو جاتی ہے۔ عام بالغ انسان وقتی لالچ کو اپنا فائدہ سمجھتے ہوئے غلطی کر بیٹھتے ہیں اس کے برے نتائج بعد میں ان کی اولاد کو بھگتنا پڑتے ہیں۔ کسی معاشرہ میں برائیاں اس معاشرہ کے رہنماؤں اور حکمرانوں کی کوتاہیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں مخلص نہیں ہوتے یا اس کے اہل نہیں ہوتے۔ کرپشن زدہ معاشرے کو ٹھیک کرنے کے لیے لوگوں کو اپنے درمیان میں سے مخلص اور دیانتدار لوگوں کو بطور راہنما سامنے لانا ہوگا اور ایسے اچھے لوگوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ آگے آئیں تبھی کوئی معاشرہ درست ہو سکتا ہے، وگرنہ پورے کا پورا معاشرہ برے حالات اور عذاب کا شکار ہو جاتا ہے۔

ایسے فیصلے کرنے کی ذمہ داری معاشرے کے تمام لوگوں کی ہوتی ہے۔

☆☆☆

دنیا میں ظالم لوگوں کی قسمیں اور بے بس مجبور انسان

دنیا میں ظالم انسان/حکمران/ملک انسانوں پر ظلم کرتے چلے آئے ہیں۔کوئی ظالم تھوڑا ظلم کرتا ہے،کوئی زیادہ اور کوئی بہت زیادہ ظلم کرتا ہے۔مجبور اور بے بس لوگوں پر جب ظلم زیادہ ہونا شروع ہوتا ہے تو وہ بیچارے کم ظلم کرنے والے کو یاد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔زمانہ حال کی سب سے بڑی مثال عراق کی ہے۔

نوٹ: دنیا کے ہر ظلم کرنے والے ظالم کو اس دنیا میں یا اگلے جہاں میں اپنے ظلم کا حساب دینا پڑے گا۔

☆☆☆

کیا برائی اچھی بات ہے؟

اگر دنیا میں برائی کو اچھا سمجھا جاتا تو ہیرا پھیری، چوری، ڈاکہ، ناانصافی، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، سمگلنگ، رشوت ستانی کیلیئے باقاعدہ سکول و کالج اور یونیورسٹی ہوتی اور لوگ مہنگی مہنگی فیسیں دے کر بچوں کو وہاں تعلیم دلاتے تا کہ ان ذریعوں سے زیادہ سے زیادہ دولت اکٹھی کریں۔دنیا میں چھ ارب تیس کروڑ انسان ہیں۔ برائیوں میں ملوث انسانوں کی تعداد چند کروڑ ہے۔اس کا اندازہ تمام ملکوں کی عدالتوں میں دائر مقدمات اور تھانوں میں ریکارڈ سے پتہ لگ سکتا ہے۔ ان چند کروڑ لوگوں کی وجہ سے دنیا میں 60% انسان بھوک،ننگ اور افلاس میں مبتلا ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اگر کوئی انسان بازار میں کھڑا ہو کر اپنے ہی سر میں مٹی ڈالتا ہو۔

تو باقی انسان اس کو کیا کہیں گے؟

اسی طرح ہر ملک دنیا کے بازار میں کھڑا ہے اگر کسی ملک کے لوگ اپنے ہی ملک کو لوٹتے جائیں گے یا نظام کو خراب کریں گے تو باقی دنیا کے ملک اس کو کیا کہیں گے؟

شاباش، بیوقوف یا پاگل؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کیا زخمی جسم والا انسان کسی سے لڑ سکتا ہے؟ کیا اسی طرح ایسا ملک جس میں کرپشن، بیروزگاری، ناانصافی جیسی بیماریاں اس کو کھا رہی ہوں، اور اندرونی طور پر کمزور ہو رہا ہو۔ کیا وہ دوسرے ملکوں کا مقابلہ کر سکتا ہے؟

یہ اندرونی نظام ٹھیک کرنا اس کے اپنے شہریوں کی ہی ذمہ داری ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اگر کوئی غریب ایسے کام کرے تو اسے دلال اور کنجر کہہ دیتے ہیں۔ اگر امیر لوگ اپنے مفاد کی خاطر ایسے کام کریں تو اسے سروس اور کلچر کہہ دیتے ہیں۔

ہر برائی...... برائی ہے۔ وہ غریب کرے یا امیر کرے

چھوٹا کرے یا بڑا کرے، ملازم کرے یا مالک۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں اخلاقی قدروں (ہم جنسوں کی شادی وغیرہ) کے لحاظ سے آج کے کل کے ماڈرن، تعلیم یافتہ زمانے اور پرانے ان پڑھ جاہل زمانے (زمانہ جاہلیہ) میں کیا فرق ہے؟

کیا تعلیم یہی سکھاتی ہے۔ اس کو ہی ترقی یافتہ کہتے ہیں؟

انہی قوموں پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔

اللہ سب دیکھتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جس طرح ایک مزدور سارا دن کام کرتا ہے تو شام کو دیہاڑی کا حقدار ہوتا ہے۔

کوئی ملازم پورا مہینہ کام کرتا ہے تو مہینے کے بعد تنخواہ کا حقدار ہوتا ہے۔

اسی طرح انسان اپنی زندگی میں نیکیاں کرے گا تو جنت کا حقدار ہوگا۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اللہ دنیا میں انسان کو زندگی ایک ہی دفعہ عطا کرتا ہے اور اسی زندگی میں نیکی اور برائی کرنے کا حساب ہوگا۔

نیکی کرنے میں دیر نہ کیجئے زندگی گزرتی جارہی ہے۔

اللہ سب کو نیکی کرنے کی توفیق دے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کیا ملائشیاء میں ایسا ہوتا ہے:

۱۔کوئی مذہبی یا سیاسی جماعت طاقت کا مظاہرہ سڑکوں پر کرتی ہے۔جس سے ٹریفک گھنٹوں معطل رہتا ہے اور بچے سکولوں سے گھر واپس دیر سے پہنچتے ہیں۔مریض علاج کے لیے منتظر سڑکوں پر کھڑے رہتے ہیں۔

۲۔مساجد میں عید اور جمعہ کی نماز پولیس کے پہرے میں ادا ہوتی ہے۔

۳۔ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو دوسرے فرقہ کی وجہ سے جان سے مار دیتا ہے۔

۴۔شام کے وقت شہر سے دیہات آنے جانے والے راستوں پر ڈاکو ناکے لگتے ہیں۔

۵۔کسی سڑک پل وغیرہ کا سنگ بنیاد یا افتتاح کرتے ہوئے بڑے بڑے جلسے کیے جاتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ عوام کو لیجانے کیلئے اکٹھی کی جاتی ہے اور بچے بچیاں سکولوں میں پیدل جاتی ہیں اور دیگر عوام (بیمار جنازے) ٹرانسپورٹ سہولت سے محروم رہتے ہیں

۶۔بیمار شہری سرکاری ہسپتال جائے تو دوائی خود خریدتا ہے۔

۷۔دودھ اور دیگر اشیاء خوردنی میں ملاوٹ ہوتی ہے۔

کیا ملائشیا اسلامی ملک ہے؟

☆☆☆

وہ عوامی نمائندہ کیسا ہوگا

۱۔اگر وہ غریب کو عزت اور انصاف نہ دلا سکے۔

۲۔اگر وہ میرٹ سسٹم نہ قائم کر سکے۔

۳۔اگر وہ بے روزگاروں کو روزگار مہیا کرنے کا نظام قائم نہ کر سکے۔

۴۔غریب بیماروں کے علاج کا بندوبست نہ کر سکے۔

۵۔سرکاری خزانے کی حفاظت نہ کر سکے۔

۶۔اگر رائج نظام کی اصلاح نہ کر سکے۔

۷۔اگر اس کے دل میں خدا کا خوف پیدا نہ ہو کہ انسانوں کی خدمت میں ہی عظمت ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کسی بھی ملک کے معاشرہ میں کسی برائی کو
اگر برائی نہ سمجھا جائے یا اس کا سدباب نہ کیا جائے
تو وہ معاشرے کا حصہ بن جاتی ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

توبہ ایک امتحان ہے اس شخص کے لئے جو کوئی برا کام یا گناہ کرنے کا اہل ہو
وہ پچھلے گناہوں کی توبہ کرے اور آئندہ کوئی برا کام/گناہ نہ کرے۔
جو شخص ویسے ہی ریٹائر ہو گیا ہو اور کوئی برا کام/گناہ کرنے کا اہل نہ ہو تو وہ کیا توبہ کرے گا۔
وہ تو صرف معافی کا ہی طلب گار ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

پاکستان میں بعض اوقات کسی سیاسی لیڈر کو شیر سے تشبیہ دی جاتی ہے۔
انسان اللہ کی عظیم تخلیق ہے اور شیر تو ایک جانور ہے۔

ایسا کیوں نہیں کہا جاتا کہ وہ دوسرے سیاسی لیڈروں سے ان کا لیڈر عوام کا زیادہ خادم ہے۔لیڈروں کا اصل مقصد تو عوام کی خدمت کرنا ہی ہوتی ہے کیونکہ عوام ہی اُن کو عزت دیتے ہیں۔

اُن سیاسی لیڈروں کو بھی فخر ہونا چاہیے کہ وہ عوام کے خادم ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اکثر اوقات کرکٹ میچ یا کوئی اور دوسرے کھیل کے میچ میں ٹکٹ خریدنے والے سٹیڈیم میں داخل ہونے سے محروم رہ جاتے ہیں۔اور جو لوگ مفت اندر داخل ہو جاتے ہیں۔وہ اپنے آپ کو بڑے لوگ کہتے ہیں۔وہ دراصل یتیم، مستحق اور ذہنی طور پر معذور لوگ ہوتے ہیں۔نہیں تو وہ ٹکٹ خرید کر اندر داخل ہوں اور میچ دیکھیں۔

اور ٹکٹ خریدنے والوں کو میچ دیکھنے سے محروم نہ کریں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جو باپ زندگی گزارنے کے ناجائز ذریعے استعمال کرتا ہو۔زانی ہو۔شرابی ہو اور ناچ گانے کا شوقین بھی ہو۔وہ اپنی اولاد کو کیا سبق دے گا

نیک انسان بننا یا باپ جیسا بننا۔

اللہ سب دیکھتا ہے۔

☆☆☆

دنیا میں ہر قسم کی ناجائز کمائی کیسے ہضم ہو جاتی ہے

ایک دن میں انسان کی خوراک تین دفعہ برگر/ بند کباب/ دال روٹی کھانے سے پوری ہو جاتی ہے۔ جو ایک نارمل انداز میں ہضم ہو جاتی ہے۔دنیا میں بے شمار قسم کی ناجائز کمائی کی جاتی ہے۔ایسی دولت والے اس کو ہضم کرنے کیلئے کوئی نہ کوئی گولی ضرور کھاتے ہیں۔اس گولی کا کیا نام ہو سکتا ہے؟

بے ضمیر گولی......مردہ ضمیر گولی......لعنت کی گولی...... بے غیرتی کی گولی

دنیا میں روزانہ کتنے انسان پوری خوراک، صاف پانی، مناسب علاج سے محروم رہ جاتے ہیں؟ 1ارب......2ارب......3ارب......؟

☆☆☆

کائنات کا مالک......خدا

فرض کیجئے! اگر خدا کے پاس فوج ہو اور اس کا چیف انسانی آرمی چیف جیسا ہو تو کائنات کی صورت کیا ہو سکتی ہے؟

-1 کائنات نارمل رہے گی۔

-2 کائنات مزید خوبصورت ہو جائے گی۔

-3 کائنات کی شکل تبدیل ہو جائے گی۔

-4 کائنات میں نا قابل اصلاح قسم کی خرابی پیدا ہو جائے گی۔

☆☆☆

چھوٹے بچے کی ایمانداری

کسی شہر کے ایک محلّہ کی کریانے کی دکان پر چھوٹے بڑے چیزیں خرید رہے تھے۔ دکاندار نے غلطی سے ایک چھوٹے بچے کو بقایا رقم زیادہ واپس کر دی۔ بچے نے کہا کہ انکل میں نے آپ کو 10 روپے دیئے تھے میری خرید کردہ چیز 6 روپے کی ہے لیکن آپ نے مجھے 14 روپے واپس دے دیئے ہیں۔ یہ زیادہ ہیں۔ دکاندار نے بچے سے 14 روپے واپس لے کر اسے بقیہ 4 روپے واپس کر دیئے۔ اگر دنیا کے تمام چھوٹے بڑے انسان اس چھوٹے سے بچے کی طرح ایمانداری کا مظاہرہ کریں تو دنیا کا معاشرہ پہلے سے کتنا اچھا اور کتنا بہتر ہو جائے گا۔

ایسے ایماندار بچے کے والدین اور اساتذہ کو خراج تحسین ہی پیش کیا جا سکتا ہے؟

☆☆☆

کائنات میں زمین اور دوسرے سیارے

کائنات مختلف سیاروں پر مشتمل ہے۔ اس میں زمین بھی ایک سیارہ ہے۔ اس سیارے

میں رہنے والے سارے کے سارے انسان سچے، سادے، نیک، ایماندار، دیانتدار رحم دل ہیں۔

اگر کسی دوسرے سیارے پر انسان رہتے ہوں اور ان میں سے جو انسان ناجائز، غیر قانونی، غیر اخلاقی طور پر کسی کا حق دباتے ہوئے قانون کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے دولت اکٹھی کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کو کیا کہا جا سکتا ہے؟

چالاک......ہوشیار......عقل مند......شاطر

جو لوگ ایسے لوگوں کو پکڑنے اور سزا دینے پر مامور ہیں اور وہ اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتے ان کو کیا کہا جا سکتا ہے؟

زیادہ چالاک......زیادہ ہوشیار......زیادہ عقلمند......زیادہ شاطر

جو لوگ زندگی ایماندارانہ، قانون کے مطابق اور اچھے طریقے سے گزارتے ہیں ان کو کیا کہا جا سکتا ہے؟

بیوقوف......کم عقل......نالائق......معصوم

اور جس سیارے میں مندرجہ بالا لوگ رہائش پذیر ہوں اس سیارے کو کون سا نام دیا جا سکتا ہے؟

☆☆☆

آج کے بچوں اور آنے والے کل کے ذمہ داران سے ایک سوال

مسلمان ایمان رکھتے ہیں کہ قیامت آئے گی اور جزا اور سزا کا سلسلہ ہوگا۔ جس نے دنیا میں میں نیک کام کیے ہوں گے وہ جنت کا حق دار ہوگا اور جس نے برے کام کیے ہوں گے وہ دوزخ کی آگ میں جلے گا۔ دنیا میں اگر کوئی شخص ناجائز طریقوں سے، ناجائز ذرائع سے مثلاً چوری کرنے، ملاوٹ کرنے، رشوت خوری، کسی کا حق مار کر، ناجائز قبضہ کر کے، ناجائز منافع کمائے گا تو اس کو آخرت میں سزا ملے گی۔ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی بھی قسم کی ناجائز کمائی کرنے والے یا اس ناجائز کمائی کی دولت سے فائدہ اٹھانے والے، روٹی کھانے والے، دیگر سہولتوں کے مزے لینے والے دیگر افراد بھی کسی سزا کی زد میں آئیں گے یا نہیں؟ کیونکہ علم ہونے کے باوجود وہ ناجائز کمائی کا کھانا کھاتے رہے یا زندگی کی سہولتوں کا فائدہ اٹھاتے اور مزے لیتے رہے۔ انہوں نے اپنے فائدے کی خاطر ناجائز

کمائی کرنے والے کو منع کیوں نہیں کیا؟ کیا وہ بھی اس جرم میں شریک سمجھے جائیں گے؟

☆☆☆

بوجہ بھوک سے خودکشی کرنے والے کی ذمہ داری......ایک سوال؟

کیا دنیا میں کسی بھی جگہ بھوک کی وجہ سے خودکشی کرنے والے کی ذمہ داری کسی پر عائد ہو سکتی ہے؟

ہمسایوں پر　　　مقامی دولت مند پر

مقامی سطح کے نمائندے پر

مقامی انتظامی افسر پر　　　قومی سطح کے نمائندے پر

وزیراعظم یا صدر پر　　　یا

پورے معاشرے پر

☆☆☆

معاشرے کی بگاڑ کے ذمہ دار

دنیا کے کسی بھی معاشرے میں برے عمل کرنے والے، برے عمل کو نظر انداز کرنے والے یا برے عمل کی حوصلہ افزائی کرنے والے، کسی بھی معاشرہ کے بگاڑ کے ذمہ دار ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔ اس میں عام و خواص کی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ یہ ہر سطح پر ہوتا ہے۔ کسی بھی معاشرہ کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ معاشرے کا کونسا طبقہ بگاڑ کا زیادہ ذمہ دار ہے؟

☆☆☆

عزت اور لعنت میں کیا فرق ہے

لفظ عزت احترام اور لفظ سچ صاف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

لفظ لعنت عذاب اور لفظ جھوٹ برے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

یہ انسانوں کی مرضی پر ہے کہ وہ اپنے لیے کونسے الفاظ پسند کرتے ہیں ایسا ان کے

اعمال سے ظاہر ہوگا۔

نیک اعمال......عزت

برے اعمال......لعنت

کوئی جس طرح خیال کرے۔

☆☆☆

دنیا میں اچھی زندگی گزارنے کا ایک اصول

اگر انسان مذاہب میں بتائے گئے اصولوں کے مطابق صاف ستھری زندگی گزارے، کسی دوسرے انسان کو نقصان پہنچنے کا سبب نہ بنے، اگر ہو سکے تو کسی کی مدد کر دے تو لوگ اسے اس کی زندگی میں بھی اچھا کہتے ہیں اور زندگی کے بعد بھی اچھے لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔

اگر کوئی یہ خیال کرے کہ وہ بلا وجہ کسی کی بے عزتی کر دے اور خود کبھی بے عزت ہونے سے بچ جائے تو ایسا سوچنا اس کی خام خیالی ہوتی ہے۔ ایک وقت میں وہ کسی کو بلا وجہ بے عزت کرتا ہے تو دوسرے وقت میں کوئی دوسرا اسے بے عزت کر دیتا ہے۔ یہ قانون فطرت ہے۔ کوئی اس بات کو سمجھ لیتا ہے اور کوئی نہیں سمجھتا۔ جو سمجھ لیتا ہے وہ اپنی زندگی اچھی گزار لیتا ہے۔ دنیا میں بے شمار مثالیں ایسی ملتی ہیں کہ کسی شخص کی اس کے خیال کے مطابق عزت بھی ہو رہی ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی وہ خدا کی طرف سے بے عزت بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ قدرت کا نظام ہے انسان کی دائمی عزت نیک اعمالوں کی وجہ سے ہی ہوتی ہے

☆☆☆

دنیا کے ماضی و مستقبل کے حکمرانوں کے لیے ایک دعا

والدین (ماں باپ) بچوں کی رہنمائی کرتے ہیں اور گھر کی حالت درست رکھنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ حکمران (والدین کی طرح) ملکوں کی رہنمائی کرتے ہیں اور ملکی و معاشرے کے حالات درست رکھنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ دنیا میں جو بھی حکمران (ماں باپ) آئے اگر

انہوں نے اپنی اپنی قوم کے لیے بھوک، ننگ، افلاس، بیروزگاری دور کرنے اور تحفظ میرٹ کی فراہمی کیلئے بہتر کام کیے ہیں تو خدا انہیں بلند درجے عطا کرے۔ جنہوں نے اپنی قوم کے لیے بھوک، ننگ، افلاس، بیروزگاری دور کرنے اور تحفظ میرٹ کی فراہمی کے لیے بہتر کام نہیں کیے ان کو ان کے کیے کے مطابق سزا دے۔

جنت میں یا دوزخ میں

مستقبل میں آنے والے حکمرانوں کیلئے کے لیے ایک دعا ہے کہ خدا ان کو اپنی قوم کے لیے بھوک، ننگ، افلاس، بیروزگاری دور کرنے اور تحفظ، میرٹ کے مواقع فراہم کرنے کی عقل و فہم ہدایت اور توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

خوشی کو حاصل کرنا

خوشی حاصل کرنے کیلئے انسان کو کوشش اور محنت کرنا پڑتی ہے۔ وہ انسان خوش قسمت ہوتے ہیں جن کو بیٹھے بٹھائے کوئی خوشی مل جائے۔ خوشی حاصل کرنے کیلئے کوشش کیجئے۔ یہ خوشی کوئی انسانیت کیلئے اچھا کام کر کے یا کسی غریب کی مدد کر کے یا اپنے ہمسائے کا خیال رکھنے سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

☆☆☆

جارج کا پاکستان اداس ہے

حال میں ایک غیر ملکی جارج صاحب پاکستان تشریف لائے تھے اور وہ سارے پاکستان میں گھومے پھرے تھے۔ ان سے ایک درخواست ہے کہ دوبارہ تشریف لائیں۔ اور اس موسم گرما میں بجلی وغیرہ کے بل دینے کیلئے کسی بینک کے باہر یا یوٹیلیٹی سٹور میں جہاں چینی خریدنے کی لائن لگی ہو، کھڑے ہوں۔ پھر پاکستان کی شہریت لینے پر غور کریں۔ اگر وہ پاکستان آئیں تو پاکستان میں کچھ مقام ایسے بھی ہیں جہاں پاکستانی خود کہتے ہیں کہ اللہ اس مقام سے کسی دشمن کو بھی واسطہ نہ ڈالے۔ جارج بھائی جان ان مقامات کی سیر کریں تو ان کی صحت اور اچھی ہو جائے گی۔ کیا دنیا کے کسی بھی ملک میں کسی دشمن کیلئے ایسی نیک دعائیں نکلتی ہیں۔ یہ فخر صرف پاکستانیوں کو حاصل

ہے۔ پاکستانی دنیا میں عظیم قوم ہے۔ جارج میرے بھائی ان گرمیوں میں ضرور پاکستان آنا ہم سب اداس ہیں۔

☆☆☆

پھول اور خوبصورتی

پھول کو علم نہیں ہوتا کہ اس کو دیکھ کر کوئی خوش ہوتا ہے

☆☆☆

ہم سے سب اچھے ہیں...... ہم کسی کو برا نہیں کہتے

ہر ایک نے اپنا حساب دینا ہے۔

اور حساب لینے والی صرف اللہ کی ذات ہے......ہم صرف اللہ سے ڈرتے ہیں۔

اس دھرتی کا ہم پر قرض ہے۔ یہ قرض ورلڈ بنک یا آئی ایم ایف کا نہیں ہے۔

ہم نے اس دھرتی کا قرض چکانا ہے۔ اس نظام کو بدل کر اور انسانوں کی خدمت کر کے، انسانوں کو انصاف دلا کر، بیروزگاروں کو روزگار دلا کر، انسانوں کو تحفظ دلا کر، بیماروں کو علاج دلا کر، میرٹ کا اصول اپنا کر۔

☆☆☆

اقتدار میں آنے جانے والے طاقتور امیر گروپوں کی باتیں

اقتدار میں آنے جانے والے ایک امیر گروپ کی باتیں سنو تو ایسا احساس ہوتا ہے کہ وہ دوسرے فریق کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ اسی طرح اگر دوسرے طاقتور امیر گروپ کی باتیں سنو تو ایسا لگتا ہے کہ وہ پہلے والے فریق کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔

یہ دراصل کس کو بیوقوف بنا رہے ہیں؟

عام آدمی یا غریب آدمی کو اس کی سمجھ نہیں آئے گی؟

☆☆☆

سیاسی جدوجہد کرنے والوں کی خدمت میں

اگر کسی ملک کے سیاسی لوگ اپنے اصولوں کو چھوڑ کر کچھ حاصل کرتے ہیں تو بعد میں پھر دھکے بھی کھاتے ہیں۔لیکن ایک ایسا وقت آتا ہے جب اصول والے لوگوں کو ان کی قربانیوں کا صلہ مل جاتا ہے لیکن اس کیلئے صبر ضروری ہے۔اگر اصول نہ چھوڑیں تو پھر بھی دھکے کھاتے ہیں۔اگر اصول چھوڑیں تو ان پر مختلف قسم کے اعتراض ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور اگر اصول نہ چھوڑیں تو ان کا سر بلند رہتا ہے۔زندگی گزارنے کا فیصلہ آپ پر ہے کہ کس طریقے سے زندگی گزارنا بہتر ہے۔

☆☆☆

اشیائے خوراک میں ملاوٹ کون کرتا ہے

بھینس خالص دودھ دیتی ہے۔مرغی خالص انڈہ دیتی ہے۔بکری خالص گوشت مہیا کرتی ہے۔یہ ملاوٹ کون کرتا ہے۔کیا وہ انسان ہیں؟ یا سارے جانور مل جل کر کرتے ہیں۔اگر جانور اپنی اے بی سی......ڈی ای ایف......ایس وائی زیڈ کی میٹنگ یا کانفرنس کریں تو پھر خیال کیجئے کہ انسانوں کے معاشرے کا کیا حال ہوگا؟ اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

☆☆☆

سربراہی ایک امانت ہوتی ہے

سربراہی ایک امانت ہوتی ہے یہ عوام کی امانت ہوتی ہے۔اس میں کسی کی شراکت نہیں چلتی۔نہیں تو بہت تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔بھٹو کو تکلیف بالکل نہیں ہوئی تھی، وہ آج بھی راحت محسوس کرتا ہوگا جب لوگ کہتے ہیں ''جیوے بھٹو جیوے بھٹو'' دنیا میں زیادہ سے زیادہ ظلم کسی کی جان لینا ہوتا ہے یا کسی کو جان سے ماردینا ہوتا ہے۔لے لی جان، ماردیا بھٹو کو، اب بتاؤ 30 سال ہو گئے ہیں میں پھر پوچھتا ہوں تم نے ماردیا بھٹو کو۔اب بھی وقت ہے تمہارے پاس بھی اور ہمارے پاس بھی۔نفرت کی یہ دیوار ختم کردو، یہ وطن ہے پاکستان، اس کی اصل دولت عوام ہے۔اگر ان کا کچھ نہیں کرو گے تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔اپنے اپنے دل ودماغ سے نفرت دور کرو۔ اگر نفرت ختم نہ کی گئی تو تم بھی نہیں ہو گے، ہم بھی نہیں ہوں گے اور صرف اللہ کا نام رہے گا۔او پر جا

کر حساب کتاب ہوگا تمہارا بھی اور ہمارا بھی۔ اُس کا بھی اور اِس ننھے منے معصوم سے وطن پاکستان کا بھی کہ اس کے ساتھ کس نے کیا کیا؟

☆☆☆

اللہ خالق کائنات ہے

اللہ تعالیٰ کی ذات کسی کو جوابدہ نہیں ہے۔

اگر دنیا میں ایسے انسان ہوں جو کسی کو جوابدہ نہ ہوں۔ ان کے کسی اچھے یا برے اعمال کو کوئی پوچھ نہ سکتا ہو، اس کو کیا نام دیں گے؟

☆☆☆

معاشرے میں جرائم کی سرپرستی

کسی بھی معاشرے میں بااثر لوگ اپنے اپنے علاقے میں اپنا اثر قائم رکھنے کیلئے جرائم پیشہ لوگوں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ اور وہ جرائم پیشہ لوگ اپنے گزارے کیلئے اپنے علاقے میں مختلف وارداتیں کرتے رہتے ہیں۔ لوگوں کو لوٹنا، گاڑیوں کو لوٹنا، ڈاکے ڈالنا، مویشی چوری کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اگر ایک بااثر آدمی کی ماں یا بیوی دوسرے علاقے میں گاڑی پر جاتے ہوئے لُٹ جائے تو اس کا کیا مطلب ہوگا؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اپنے اپنے علاقے کے بااثر لوگ اپنے علاقے میں اپنا مصنوعی اثر قائم رکھنے کے لیے اپنی ماؤں اور بیویوں کے لٹنے کی قربانی دیتے ہوں۔ اللہ سب کو ہدایت دے۔

☆☆☆

بعض بڑے لوگوں کی عزت

ماضی میں چند بڑے لوگوں نے مختلف کاروبار کیلئے بینکوں سے قرضے لیے۔ وہ وقت پر واپس نہ کر سکے۔ اس کے نتیجے میں ان کے کاروباری اداروں کے ڈائریکٹر جن میں ان کے خاندان کی خواتین والدہ محترمہ، بیگم صاحبہ اور ہمشیرگان کے نام شامل تھے۔ وہ قانونی کارروائی کے

نتیجے میں اشتہاری ڈکلیئر ہوگئے۔ معاشرے میں عام طور پر اشتہاری کن کو کہا جاتا ہے۔ یہ کیسی دولت اور کیسی عزت ہے؟ اور کیسا کاروبار ہے؟ کیا ان کو معاشرے میں بڑے لوگ کہا جائے گا؟

اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اسی کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے میں عافیت ہے۔

☆☆☆

میڈیا کا اثر اور ذمہ داری

دنیا میں ہمیشہ سے میڈیا کا اہم کردار رہا ہے۔ زمانہ قدیم میں سچ، جھوٹ اور افواہیں اپنے انداز سے رائج تھیں۔ (یہ سب حضرت انسان کے ساتھ ہی پیدا ہوئیں) آج کے زمانہ میں سب سے زیادہ ترقی میڈیا نے کی ہے۔ جس طرح انسان کا جسم ملاوٹ شدہ چیزیں کھانے سے بیمار ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح میڈیا کی ملاوٹ شدہ خبروں/ستوریوں سے انسان کا ذہن بیمار ہو جاتا ہے۔ خبر کا تاثر اچھا یا برا نہایت تیزی سے اثر کرتا ہے اور زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے۔ میڈیا والوں سے درخواست ہے چونکہ ایسی خبروں کا اثر آنے والی نسل پر بھی پڑتا ہے لہٰذا خبریں اور ستوریاں چھاپنے میں زیادہ سے زیادہ احتیاط برتی جائے۔

☆☆☆

مدہوش وزیر اور عوام کی خدمت

دنیا میں جہاں جہاں انسان رہتے ہیں وہ اپنے وطن کو وطن عزیز کہتے ہیں۔ کیا کبھی کسی وطن عزیز میں ایسا واقعہ ہوا ہے کہ ایک وزیر شراب کے نشے میں مدہوش کسی ہوٹل کی لابی میں گرا پڑا ہو اور اس کو لوگوں نے اٹھا کر اس کی گاڑی میں ڈال کر گھر چھوڑا ہو۔ کیا یہ بھی عوامی خدمت کا ایک حصہ ہوتا ہے؟

☆☆☆

چوروں کی بارات

کیا دنیا کے کس سینما میں یہ فلم دکھائی جا رہی ہے

''چوروں کی بارات''

☆☆☆

ایک سوال

کیا کسی گھر میں کسی چوری کرنے والے عادی ملازم کو دوبارہ ملازمت میں رکھا جاسکتا ہے؟

☆☆☆

گھر ۔ ملک ۔ اور ان کے سربراہ

ایک چھوٹا گھرانہ جو 4/5 افراد پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کا ایک سربراہ ہوتا ہے۔ اس گھرانے کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے ذمہ دار والدین ہوتے ہیں جو والدین اپنے بچوں کی اچھی طرح تربیت کرتے ہیں۔ ان کے بچے اردگرد کے ماحول میں اچھے بچے کہلاتے ہیں۔ اگر گھر کا سربراہ اچھے کام کرتا ہو تو اس کا اثر بچوں پر اچھا پڑے گا اگر برے کام کرے تو بچوں پر اثر برا پڑے گا۔ کئی گھرانے اکٹھے رہ رہے ہوں تو یہ محلّہ/ قصبہ کہلاتا ہے، پھر شہر اور پھر ملک کہلاتا ہے۔ کسی ملک کے عوام اس ملک کے بچوں کی طرح معصوم ہوتے ہیں اور ان کے سربراہ ان کے والدین کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کونسل لیول سے لے کر صدر تک تمام سربراہان اگر اچھے کام کریں گے تو ان کا اثر عوام پر اچھا پڑے گا۔ کسی بھی گھر/ ملک کی خرابیاں سربراہ کی طرف سے ہی درست ہوں گی تو بچے اور عوام بھی درست ہو جائیں گے۔

کبھی ایسا نہیں ہوا کہ پہلے بچے درست ہوں پھر ان کے ابو درست ہوں۔

اللہ ہمیں سیدھے رستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کسی انسان کا کسی دوسرے انسان کیلئے برا سوچنے سے اس کا اپنا نقصان ہوسکتا ہے۔ خیال کیجئے کہ کسی کا نقصان نہ ہو۔ بھلائی ہوسکتی ہے تو بھلائی کیجئے۔

اللہ دلوں کے بھید اور نیتوں کا حال جانتا ہے۔

☆☆☆

اللہ سے عہد شکنی اور پاکستان

پاکستان ایک ملک دنیا میں واحد مثال ہے کہ مذہب کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا۔ یہ

1947ء میں قیام عمل میں آیا۔اور اب 2010ء تک اس ملک میں اسلام کے تحت نظام نہیں بنایا جا سکا۔کیا اس طرح اس کے قیام کے مقصد کی توہین نہیں ہو رہی؟ کیا عوام اور حکمران دونوں اللہ تعالیٰ سے عہد شکنی کے مرتکب تو نہیں ہو رہے جو 1940ء میں قرارداد پاکستان منظور کرتے وقت کیا گیا تھا۔ اسلام سارا سچ ہے۔اب تک اس ملک میں سچ لاگو نہیں ہو سکا۔ ملک کی فلاح و ترقی کا راز صرف اور صرف سچ میں ہے۔

خیال کریں یا نہ کریں۔ حکمران، اپوزیشن............عوام

نوٹ: جب سچ کی سرپرستی ہوگی تو سچ (فوائد ہی فوائد) پھیل جائے گا۔ جب جھوٹ کی سرپرستی ہوگی تو جھوٹ (معاشرتی بیماریاں) پھیل جائے گا۔

☆☆☆

سربراہ کا اچھا ہونا ضروری ہے

تاریخ میں آیا ہے کہ قوموں پر زوال، قوموں کی اپنی عیاشیوں اور برائیوں میں مبتلا ہونے سے آتا ہے۔سوال اٹھتا ہے کہ یہ زوال کیسے پیدا ہوتا ہے۔کئی گھرانے مل کر معاشرہ بنتا ہے۔اور وہ معاشرہ اپنے آپ کو محفوظ رکھنے اور اچھی زندگی گزارنے اور برائیوں سے بچنے کے لیے اپنے لیے قانون وضوابط بناتا ہے۔پھر اس کو چلانے کیلئے ایک سربراہ بنتا ہے۔پرانے زمانے میں بادشاہ ہوتے تھے۔اب وقت کے ساتھ ساتھ معاشرہ سربراہ کو منتخب کرتا ہے۔کسی جگہ صدر کسی جگہ وزیراعظم۔یہ سربراہ قوم کیلئے باپ کی طرح ہوتے ہیں جن کا اندازِ سلوک معاشرے کیلئے باپ کی ہی طرح ہوتا ہے۔جو باپ یا سربراہ زیادتی نہ کرے۔خود ٹھیک ہو، کسی قسم کی برائی میں مبتلا نہ، ہو اس کی قوم خیریت سے زندگی گزار لیتی ہے۔جو باپ یا سربراہ برائی کے غلبہ کے تحت ہو جائیں تو ان کی قوم پر زوال آجاتا ہے۔

نوٹ: عوام بچوں کی طرح ہوتے ہیں اور بچے معصوم ہوتے ہیں جیسا گھر کا ماحول ہوگا ویسی تربیت ہوگی اور ایسے بچے بڑے ہوکر جیسی تربیت ملی ہوگی ویسے ہی اپنے معاشرے کو متاثر کریں گے۔

کسی خاندان، قوم و ملک کیلئے ہر لحاظ سے اچھے سربراہ کا ہونا ضروری ہے۔ یہی اسلام میں تاکید ہے۔

عقل وحکمت میں جسمانی طاقت اور امیر غریب کا کوئی دخل نہیں ہے

دنیا میں اچھی طرح زندگی گزارنا عقل وحکمت کا نام ہے جو ہر انسان میں دماغ کی صورت میں موجود ہے۔ جس سے مثبت کام لے کر انسان دنیا میں صلح صفائی، رواداری اور آپس میں میل جول بڑھا کر امن وسکون کی زندگی گزار سکتا ہے۔ اگر انسانی حسن اور جسمانی طاقت ہی سب کچھ ہوتا تو پھر حسین اور جسمانی طاقت والے لوگ ہی دنیا کے حکمران ہوتے۔ تاریخ کے احوال بتاتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ ہی ایسا ہو رہا ہے۔ ہر انسان میں ہر طرح کی خوبیاں موجود ہیں جس میں کالے گورے کی کوئی تمیز نہیں اور امیر غریب میں بھی کوئی فرق نہیں۔ دنیا کا ہر انسان مثبت طریقے سے (نیکی) کوشش کرے تو عقل وحکمت سے اچھی زندگی گزار سکتا ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ دنیا کے طاقتور اور امیر لوگ دوسروں کو اپنی طاقت اور امارت کے بل بوتے پر آگے نہیں آنے دیتے۔ اب دنیا میں شعور اتنا بیدار ہو گیا ہے کہ طاقت اور امارت دنیا کے تمام انسانوں کو اچھی زندگی گزارنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ یہ دنیا سب انسانوں کی ہے اور سب انسان برابر ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں انسان جھوٹ بول کر ذراسی کامیابی حاصل کر کے خوش ہوتا ہے کہ اس نے دوسروں کو بیوقوف بنایا۔ جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی رحمت ہوگی یا لعنت؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

دنیا میں ہر ملک یہی کہتا ہے کہ اس کے شہری کی جان بہت قیمتی ہے۔ بظاہر اپنے شہری کو محفوظ رکھنے کیلئے وہ دوسرے ملک کے شہریوں کو مار دینا جائز سمجھتا ہے۔ کیا ایسا کرنا دنیا کے کسی مذہب یا کسی اخلاقیات میں جائز ہے۔

نوٹ: دنیا میں انٹرنیٹ سیٹلائٹ کے ذریعے انسانوں کا ایک دوسرے سے رابطہ ہونے کی وجہ سے انسان کی آپس میں عزت ومحبت، بھائی چارہ اور رواداری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کیا اب یہ وقت نہیں آ گیا کہ سب انسان چاہے وہ یورپی، ایشیائی ہو، افریقی ہو، گورا ہو یا کالا

ہو یا دنیا کے کسی بھی خطے سے تعلق رکھتا ہو، سب برابر سمجھے جائیں۔

سب کی جان قیمتی ہے۔سب کی عزت کیجئے......سب سے ایک جیسا سلوک کیجئے

☆☆☆

دنیا میں عزت والا اور خدا کے نزدیک عزت والا

دنیا میں جس کے پاس بڑا عہدہ ہو، دولت ہو، گاڑی ہو، زیادہ زمین کا مالک ہو، بڑا بنگلہ ہو، زیادہ جائیداد ہو، بڑا کاروبار ہو وہ بڑی عزت والا سمجھا جاتا ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

''خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے، بے شک خدا سب کچھ جاننے والا ہے، سب سے خبردار ہے'' (سورۃ الحجرات)

دنیا میں عزت والے لوگ اگر پرہیز گاری سے زندگی گزاریں تو ان کے لیے دنیا اور آخرت میں بہتری ہوگی۔اس سے دنیا میں رہنے والے دوسرے انسانوں کا بھی بھلا ہوگا۔

☆☆☆

نفاذِ قانون کے عمل میں سختی/مضبوطی اور نرمی/کمزوری اور اس کا اثر

دنیا کے تمام ممالک جو مذاہب پر یقین رکھتے ہیں اور وہ بھی جو مذاہب پر یقین نہیں رکھتے، عام طور پر پائی جانے والی برائیوں مثلاً چوری، ڈاکہ، قتل وغیرہ پر متفق ہیں۔ان تمام ملکوں میں انسانوں کی بہتری، بھلائی اور فلاح کیلئے قوانین بنائے جاتے ہیں۔جن ملکوں میں قانون کے نفاذ پر عمل سختی اور مضبوطی سے ہوتا ہے وہاں کے انسان بہتر حالت میں زندگی گزارتے ہیں۔جن ملکوں میں کسی بھی وجہ سے قانون کے نفاذ پر عمل نرمی اور کمزوری (مصلحتوں) سے ہوتا ہے وہاں کے انسان ابتر حالت میں زندگی گزارتے ہیں۔

کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

ہمسایہ کا خیال رکھنے کی حکمت

دنیا کے تمام الہامی یا غیر الہامی مذاہب میں ہمسایہ کا خصوصی خیال رکھنے کی ہدایت و نصیحت کی گئی ہے۔اس کے پیچھے یہ جذبہ اور حکمت کارفرما ہوسکتی ہے کہ اگر دنیا میں ہر کوئی اپنے ہمسائے کا خیال رکھے تو ایک ہمسایہ اپنے اگلے رہنے والے ہمسائے کا خیال رکھے گا۔اسی طرح ایک محلہ،گاؤں،علاقہ میں رہنے والے سب لوگ ایک دوسرے کا اچھی طرح خیال رکھیں گے تو وہ ایک اچھا معاشرہ بن سکتا ہے۔اس کو بڑے پھیلاؤ کے انداز میں دیکھا جائے تو دنیا کے ملک بھی ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہوئے اچھی معاشرتی زندگی میں رہ سکتے ہیں۔

نوٹ:ہمسایوں کی آپس میں لڑائی جھگڑے کی صورت میں ہمیشہ نقصان ہی ہوتا ہے

واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆

دنیا میں وبائیں اوران کا علاج

کیاان بیماریوں کا علاج ان کے سامنے دی گئی اسلحہ کی دوائیوں سے ٹھیک ہوسکتا ہے۔

بھوک	پستول،بندوق کی گولی،دستی بم
ننگ	ٹینک،توپ
افلاس	راکٹ لانچر
بیروزگاری	میزائل
میرٹ کا فقدان	لڑاکا جہاز
ناانصافی	ایٹم بم،ہائیڈروجن بم

نوٹ:دنیا میں اسلحہ سازی پر سالانہ نو کھرب ڈالر خرچ کیے جاتے ہیں۔

اس دنیا میں ذمہ دار لوگ اوپر دی گئی بیماریوں میں مبتلا انسانوں کا کب خیال کریں گے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کیا ترقی پذیر غریب جمہوری ملکوں کی حکومتوں کی کابینہ میں نابینا افراد بھی شامل ہوسکتے ہیں؟

چوروں کی بارات......فلم کا نام

بچہ جب جوان ہوتا ہے اس کے والدین اس کی شادی کرتے ہیں۔نوجوان دولھا بنتا ہے۔والدین عزیز واقارب اور دوستوں کے ہمراہ ایک چھوٹے سے قافلے کی صورت میں دلھن کے گھر جاتے ہیں۔اس قافلے کو''بارات'' کا نام دیا جاتا ہے۔ماضی میں ایک ملک میں ایک فلم بنائی گئی جس کا نام''چوروں کی بارات'' رکھا گیا۔نامعلوم یہ نام کیوں رکھا گیا۔ہوسکتا ہے کہ معاشرے میں انسانوں کی بے حسی کو دیکھتے ہوئے ایسا کیا گیا ہو۔مستقبل میں ایسے ملک میں درج ذیل نام بھی رکھے جاسکتے ہیں۔لٹیروں کی بارات،ڈکٹیٹروں کی بارات،خوشامدیوں کی بارات، رشوت خوروں کی بارات، ملاوٹ خوروں کی بارات، ناجائز فروشوں کی بارات، قبضہ گروپوں کی بارات،جعلی ادویات بنانے والوں کی بارات،ناانصافی کرنے والوں کی بارات،ذخیرہ اندوزوں کی بارات، کمیشن خوروں کی بارات، بے بس مجبوروں مظلوموں کی بارات، بیروزگاروں کی بارات،خودکشی کرنے کا ارادہ کرنے والوں کی بارات،قومی خزانے کو لوٹنے والوں کی بارات۔

کسی بھی معاشرے میں زندگی کے اچھے اصولوں کی پامالی اوراخلاقی قدروں کی سطح اس حد تک گر جائے جس سے زندگی کے معاملات میں بے حسی پیدا ہو جائے تو لوگ ایسی فلمیں دیکھنے سے محظوظ ہوسکتے ہیں۔فلمیں انسانوں کی تفریح طبع (Entertainment) کیلئے بنائی جاتی ہیں۔

☆☆☆

جھوٹ سے بچ......!

اے انساں......کوشش کر
جھوٹ سے بچ
برائی سے بچ...... برائیوں سے بچ
خود کو خوش رکھ
خدا کو بھی خوش رکھ
جھوٹ سے بچ
خود کو خوش رکھ

کوشش تو کر......!

☆☆☆

پھول اور فطرت

باغ میں پودوں کو اگنے دو...... بڑھنے دو

پھولوں کو کھلنے دو...... کانٹے بھی اگنے دو

فطرت کو چلنے دو...... پھولوں کو خوشبو دینے دو، خوشبو بکھیرنے دو

پھولوں کو مسلو مت...... خوشبو دینے دو

کانٹوں کا اپنا کام...... کانٹوں کو چبھنے دو

پھولوں کو سجنے دو...... فطرت کو اپنا کام کرنے دو

مالی کو اپنا کام...... چوکیدار کو اپنا کام کرنے دو

فطرت کو فطرت رہنے دو

پھولوں کو نہ توڑو...... پھولوں کو نہ مسلو

پھولوں کو خوشبو دینے دو...... خوشبو بکھیرنے دو

☆☆☆

بے داغ کردار...... چور...... انصاف

کسی انسان کا کردار صاف ستھرا اور بے داغ ہو تو وہ بلا خوف و خطر زندگی گزارتا ہے اس کے برعکس چور (کسی بھی قسم کا) ڈر اور خوف کے ماحول میں زندگی گزارتا ہے۔ چاہے وہ اپنے آپ کو کتنا ہی بہادر اور دلیر سمجھے۔

چور کو کس بات سے ڈر اور خوف......؟

صرف "انصاف" سے

چھوٹی سطح ہو یا بڑی سطح...... چور...... چور ہی ہوتا ہے

اگر چور کو کسی حالات کی مجبوری کی وجہ سے انصاف کی جگہ پر بیٹھنا پڑے تو کیا وہ

انصاف کر سکتا ہے؟

چور......اور......انصاف......؟

☆☆☆

زندگی کے لیے نصیحت حاصل کرنا

کسی سزا یافتہ سابق بدمعاش سے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ اچھی زندگی گزارنے کیلئے نیکیوں کی ضرورت ہوتی ہے یا برائیوں کے ساتھ اچھی گزر سکتی ہے؟

☆☆☆

چھوٹے ٹھگ اور بڑے ٹھگ

دنیا میں کئی دفعہ ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کو باتوں باتوں میں بہلا کر، بہکا کر، کوئی لالچ دے کر، بیوقوف بنا کر اسے لوٹ لیتا ہے۔ لوٹنے والے کو ٹھگ کہا جاتا ہے۔

جو شخص بہت سے انسانوں کو باتوں سے بہلا کر، بہکا کر لوٹ لے اسے بڑا ٹھگ کہیں گے۔

دنیا میں غربت میں اضافے کی ایک وجہ کہیں یہ بڑے بڑے ٹھگ تو نہیں ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

احتجاج......اور......فٹے منہ میں کیا فرق ہے؟

☆☆☆

برے کام کرنے والے کی معصوم اور اچھی خواہش

تقریباً ہر برا انسان یہ خواہش رکھتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کا بچہ اچھی تعلیم حاصل کرے اور اچھے کام کرے۔ غالباً وہ یہ خیال نہیں کرتا کہ اگر اس جیسے اور لوگ بھی برے کام کرتے ہوں تو معاشرے میں برائی ہی پھیلے گی۔ ایسے برے ماحولیاتی معاشرے میں اس کا بچہ اچھی تعلیم

حاصل کر کے کیا کر سکے گا؟

آنے والی نسل کو اچھا ماحول دینے کیلئے برے انسان کو برائی چھوڑ نا پڑے گی۔

☆☆☆

بتوں کے ماننے والوں کا طریقۂ عبادت اور ان کے اعمال

طلوع اسلام سے پہلے زمانے میں بتوں کے ماننے والے اپنی اپنی عبادت گاہوں میں رکھے گئے بتوں کے سامنے توبہ کے انداز میں دعا مانگتے تھے اور سجدہ بھی کرتے تھے۔ لیکن عبادت گاہوں سے باہر آ کر وہ دنیا کی تمام برائیوں مثلاً ناپ تول میں کمی، ملاوٹ، دھوکہ بازی، جھوٹ، ناانصافی، ظلم، چوری، ڈاکہ، فحاشی، بے حیائی، حق تلفی، قتل و غارت، لوٹ کھسوٹ، عورت کو ذلیل کرنا، معاشرے میں غریب انسان کو انسان نہ سمجھنا وغیرہ میں مصروف ہو جاتے تھے۔

آج کے زمانے میں بتوں کی عبادت کرنے والوں اور مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟

☆☆☆

پاکستان میں دودھ کی پیداوار اور اس کا استعمال

1-پاکستان میں دودھ دینے والے جانوروں کی تعداد کتنی ہے؟

2-روزانہ کتنا دودھ اکٹھا ہوتا ہے؟

3-پاکستان کی کل آبادی کتنی ہے؟

4-ایک فرد کے حصے میں کتنے لٹر/قطرے آتے ہیں؟

دودھ کے باقی لٹر/قطرے کہاں سے آتے ہیں؟

1- آسمان سے۔ 2- سمگلنگ سے۔ 3- ملاوٹ سے

ملاوٹ میں کن چیزوں کو استعمال کیا جاتا ہے؟

کینسر یا دیگر مہلک بیماریاں پھیلنے کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟

☆☆☆

ملکی سربراہ اور حفاظت

1-وہ شخص اپنے ملک کا سربراہ کیسا ہوگا جس کی اپنی حفاظت غیر ملکی افواج کرتی ہوں؟

2-ملک کا وہ سربراہ جس کی حفاظت کیلئے بے شمار لوگ مامور ہوتے ہیں وہ اپنے ملک کا آزاد شہری کیسے ہوسکتا ہے؟

☆☆☆

حق پر کون اور سچ پر کون

دولت اور طاقت یا غربت اور کمزوری

یا

نیک اعمال

☆☆☆

نیک کو کیا کہیں گے...... برے کو کیا کہیں گے؟

1- کسی کا بچہ یا انسان نیک کام کرے تو کہا جاتا ہے کہ ماشاءاللہ!

2-اگر کوئی بچہ یا انسان برے کام کرے گا تو پھر کیا کہیں گے ماشاءشیطان؟

کسی بھی معاشرے میں جب ماشاءشیطان لوگ بڑھ جائیں تو معاشرہ میں عدم تحفظ، غیر یقینی صورتحال اور نفسانفسی پھیل جاتی ہے۔

☆☆☆

قانون فطرت اور رہنما

دنیا میں رہنماؤں کو انسان ہی اپنا رہنما بناتے ہیں اگر وہ نہ بنائیں تو کوئی خود بخود رہنما نہیں بن سکتا۔ دنیا میں انسان اللہ کا نائب ہے اور انہی اللہ کے نائبین نے ہر رہنما کے بننے اور ہٹنے کیلئے دنیا میں قانون بنائے ہیں۔ ان کا خیال رکھنا خود رہنماؤں کا اور دوسرے انسانوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ان سے تجاوز کرنا خود رہنما اور دوسرے انسانوں کیلئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ یہ ایک قانون فطرت ہے۔

☆☆☆

قصور رہنماؤں کا ہوتا ہے...... بے بس عوام کا نہیں

بے بس اور مجبور عوام بے اختیار ہوتے ہیں۔ وہ اپنی روزی کے چکر میں رہتے ہیں۔ کوئی گھر میں بیمار ہو جائے تو اس کیلئے پریشان رہتے ہیں۔ دیگر پریشانیاں الگ ہیں۔ ہر سطح کے رہنما اور انتظام و انصرام کرنے والے لوگ عوام کی خدمت کیلئے مامور ہوتے ہیں۔ ان کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ عوام کو ہر وہ سہولت فراہم کریں جو کتابوں میں لکھی ہوتی ہے۔

جو سہولتیں کتابوں میں رہنماؤں کیلئے لکھی ہوتی ہیں وہ تو ان کو پوری مل جاتی ہیں۔

لیکن بیچارے عوام کیوں محروم رہتے ہیں؟

قصور کس کا ہے؟

☆☆☆

بیروزگار کا روزگار حاصل کرنا...... بذریعہ خیرات

دنیا کے بعض ملکوں میں بیروزگار نوجوان کسی نہایت مستحق، غریب بھوکے انسان کو ایک معقول رقم خیرات کے طور پر دیتا ہے اور اس خیرات لینے والے بیچارے غریب کی پُر اثر دعاؤں کی بدولت بغیر میرٹ کے بیروزگار نوجوان کو نوکری مل جاتی ہے۔ اور اُس بھوکے انسان اور اس کے بچوں کو روٹی مل جاتی ہے۔

نوٹ: جو نوجوان خیرات کی معقول رقم نہیں اکٹھی کر پاتے وہ روزگار سے محروم رہ جاتے ہیں۔

☆☆☆

سگریٹ پینا اور کینسر کا لاحق ہونا

سگریٹ پینے والے کو جب گلے یا پھیپھڑوں کا کینسر لاحق ہو جاتا ہے تب وہ دوسروں کو تلقین کرتا ہے کہ سگریٹ نہ پئیں۔ کیا زندگی میں سگریٹ اتنا ہی اہم ہے کہ پہلے سگریٹ خریدنے کیلئے خرچہ کیا جائے پھر اس سے پیدا شدہ بیماری کے علاج کیلئے خرچہ کیا جائے۔

کینسر لاعلاج مرض ہے۔

☆☆☆

کاروباری اوقات، پابندیٔ وقت اور بجلی کی بچت

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے نماز کو مقررہ اوقات میں ادا کرنے کیلئے حکم دیا ہے۔ یہ پابندیٔ وقت کا خیال رکھنے کیلئے ایک اشارہ بھی ہے۔ دنیا کے تمام ممالک میں (ماسوائے چند کے) سرکاری اداروں، کاروباری اداروں یا پرائیویٹ ملازمت کیلئے اوقات کار مقرر ہیں صبح 9 بجے سے شام 5 بجے تک۔ اوران کی زندگی کے سب کام نارمل چلتے ہیں۔ پابندی وقت سے جہاں ہر کام وقت پرادا ہو جاتا ہے وہاں بجلی کی بے پناہ بچت بھی ہو جاتی ہے۔ جن غریب ترقی پذیر ملکوں میں کاروبار کے اوقات کی پابندی نہیں ہوتی وہاں امیر کاروباری لوگ بجلی کا بل آسانی سے ادا کر دیتے ہیں اور لوڈ شیڈنگ کے دوران جنریٹر استعمال کر لیتے ہیں۔ لیکن ایک غریب آدمی جو صرف ایک بلب کی روشنی میں گزارا کرتا ہے بجلی کا بل مشکل سے ادا کرتا ہے، لیکن پھر بھی وہ لوڈ شیڈنگ کا شکار رہتا ہے۔

دنیا کے ساتھ ساتھ چلنے میں ملکوں کی ترقی کے راز مضمر ہیں۔

نوٹ: ترقی یافتہ ملکوں میں شادی بیاہ کی تقریبات، عوامی جلسہ میٹنگ اور زندگی کی دیگر مصروفیات میں وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ یہ بھی ان کی ترقی کا ایک راز ہے۔

☆☆☆

ایمبولینس کی گاڑی اور ٹریفک

تقریباً ہر انسان جانتا ہے ایمبولینس کی گاڑی میں جب لال بتی جل رہی ہو، سائرن بج رہا ہو تو وہ کسی مریض کی جان بچانے کیلئے ہسپتال کی طرف ایمرجنسی میں جا رہی ہوتی ہے۔

نامعلوم وجوہ کی بناء پر بعض لوگ ایمبولینس گاڑی کو راستہ نہیں دیتے۔ غالباً ان کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ ایسا وقت خود اُن پر یا اُن کے کسی قریبی عزیز پر بھی آ سکتا ہے۔

اگر آپ آج کسی کو راستے دیں گے تو کل آپ کو بھی کوئی راستہ دے گا۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

پرانے زمانے میں درس گاہوں اور سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کو کوئی غلطی سرزد ہونے پر سزا کے طور پر مرغے کی طرح کان پکڑانا، ہاتھوں اور کولہوں پر ڈنڈے برسانا، بچوں کی اصلاح کیلئے

ضروری سمجھا جاتا تھا۔ وقت کے ساتھ سزا میں تبدیلی آ گئی اب اسے نفسیاتی طور پر سزا دی جاتی ہے۔ اب ترقی یافتہ ملکوں میں کوئی استاد بچے کو تھپڑ مارنے کا تصور نہیں کر سکتا۔ اس کے برعکس دنیا کے بعض ترقی پذیر ملکوں میں عوام کو اکیسویں صدی میں بھی پرانے زمانے کے بچے سمجھا جاتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ عوام کی بھلائی، بہتری اور اصلاح کیلئے ڈنڈے کی طرز حکومت کا ہونا ضروری ہے۔

ملکوں کیلئے نظام حکومت کیسا ہونا چاہیے.......... یہ اسی ملک کے شہریوں کا فیصلہ ہونا چاہیے۔

☆☆☆

دنیا میں امن وسلامتی اور نفرت

دنیا میں کسی بھی جگہ فوج کشی اور بم دھماکوں سے نفرت پھیلتی ہے۔ امن وسلامتی کی منزل ایک دوسرے کو برداشت کرنے، علم، عقل و دانش کے راستے پر چل کر مل سکتی ہے۔ جو اللہ سب انسانوں کو درجہ بدرجہ عطا کرتا ہے۔

☆☆☆

زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم رکھ کر غریب کو غریب ہونے کی سزا نہیں دی جا سکتی...... نئی نسل کیلئے ایک سوچ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا نائب بنایا۔ فرشتوں نے اس کو سجدہ کیا ماسوائے شیطان کے۔ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے کسی کو خود اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ امیر کے گھر پیدا ہو یا غریب کے گھر۔ غریب کو بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہے۔

''تم سب کا پیدا کرنا اور زندہ کرنا بس ایسا ہی ہے جیسے ایک شخص'' (سورۃ لقمان آیت 28) سب انسان ایک جیسے ہیں۔

''دراصل اس طرح آزمائش میں ڈالا ہے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے سے تاکہ انہیں دیکھ کر کہیں وہ کیا یہی ہیں وہ لوگ کہ فضل وکرم کیا ہے اللہ نے جن پر ہمارے درمیان میں سے؟'' (سورۃ انعام آیت 53)

''اور وہی ہے جس نے بنایا تم کو زمین کا خلیفہ اور بلند کیا تم میں سے ایک دوسرے پر درجات میں''(سورۃ الانعام 166)

اللہ تعالیٰ نے اس زمین میں تمام انسانوں کی زندگی کیلئے تمام ضروری اشیاء مہیا کر رکھی ہیں۔ سربراہوں کی غیر ذمہ داری اور غیر اہم ترجیحات کی وجہ سے دنیا میں تقریباً 60 فیصد انسان بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ جس طرح انسانوں کی بہتر زندگی کیلئے ملکوں میں قانون وضوابط بنائے گئے ہیں کیا اسی طرح ملکوں کے سربراہوں کے لیے بھی کوئی قانون بننا چاہیے کہ اگر وہ انسانوں کو بنیادی سہولتیں نہ فراہم کر سکیں تو کسی سزا کے مستحق ٹھہرائے جائیں۔

نئی نسل کیلئے ایک سوچ!

☆☆☆

برائی بدبو......نیکی خوشبو

کسی بھی معاشرے میں اگر برائیاں زیادہ پھیل جائیں تو وہ معاشرہ بدبودار ہو جاتا ہے۔ جس میں رہنے والے مختلف مصیبتوں میں الجھے رہتے ہیں۔ اس کے برعکس جس معاشرے میں لوگ مجموعی طور پر قانون کے مطابق اچھی اور نیک زندگی گزارتے ہوں وہ معاشرہ خوشبودار ہوتا ہے۔

یہ کسی بھی معاشرے کے رہنے والے انسانوں پر منحصر ہے کہ وہ بدبودار معاشرہ پسند کرتے ہیں یا خوشبودار معاشرہ۔

☆☆☆

حکمران کی اپنی ناکامی کی معافی مانگنا اُس کی عزت کا باعث ہوگا

دنیا میں انسان مختلف قبیلوں، گروہوں اور ملکوں کی شکل میں رہتے ہیں۔ ہر قبیلہ، گروہ اور ملک کا کوئی سردار، رہنما یا سربراہ منتخب یا مقرر ہوتا ہے۔ (ایسے انسان کو اس کے لوگوں کی طرف سے بے پناہ عزت ملتی ہے) اس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اپنے لوگوں کی بہتر زندگی کیلئے فلاح و بہبود کے کام کرے اور انھیں تحفظ مہیا کرے۔ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ دنیا میں کسی قبیلہ کے سردار، گروہ کے رہنما یا کسی ملک کے سربراہ نے اپنے لوگوں کو بنیادی سہولتیں، صاف پانی، پوری خوراک، پورا لباس، روزگار، انصاف اور تحفظ فراہم نہ کر سکنے پر معافی مانگی ہو۔ یہ کم سے کم

احتساب کی شکل ہو سکتی ہے۔

نوٹ: اگر یہ سب بڑے کہلوانے والے لوگ کامیاب انسان ہوتے ہیں تو پھر دنیا میں تقریباً 60 فیصد لوگ بنیادی سہولتوں سے کیوں محروم ہیں؟

☆☆☆

نقصان کی فتح

برائی ایک ایسا انسانی فعل ہے جس سے خود انسان کو یا دوسرے انسان کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس کو مذاہب کی کتابوں میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ ایک برائی ایسی ہے جس سے خود اپنے آپ کو نقصان پہنچتا ہے اور ایک برائی ایسی ہے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے۔ تب دوسرا انسان بھی ویسی ہی برائی کرنا شروع کر دیتا ہے۔ آہستہ آہستہ بہت سارے انسان اس برائی کے عمل میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی دوڑ شروع ہو جاتی ہے اور اس بات کا انہیں قطعاً احساس نہیں ہو رہا ہوتا کہ اس بات کا اثر اس کی اپنی ذات کے علاوہ پورے معاشرے پر بھی پڑ رہا ہے۔ ایسی دوڑ کو عام طور پر Rat Race (چوہا ریس) کہا جاتا ہے۔ جس طرح زمانے میں ترقی ہوئی ہے اس لحاظ سے اس دوڑ کو کسی بڑے جانور کے نام سے منسوب کیا جا سکتا ہے؟ ایسی ریس میں کون جیت سکتا ہے؟

.....نقصان.....نقصان.....صرف نقصان.....

☆☆☆

معصوم عوام ایوارڈ

تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا کے ملکوں کے حکمرانوں نے اپنے عوام کی بھلائی کیلئے ہمیشہ وعدے کیے خود حکومت کرتے رہے لیکن عوام زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہی رہے۔ ایک تجویز ہے کہ دنیا میں ایک ایسا ایوارڈ بھی قائم کرنا چاہیے کہ دنیا کے ملکوں میں سے کون سا ایسا ملک ہے جس کے معصوم عوام اپنے حکمرانوں کے ہاتھوں زیادہ بیوقوف بنتے رہے ہیں۔

یہ ایوارڈ وہ شخص وصول کرے جو زندگی بھر ایسے جمع ہوئے پانی کے جوہڑ سے پانی پیتا

رہا ہو جن سے انسانوں کے ساتھ مویشی بھی پانی پیتے ہیں۔ اکیسویں صدی میں دنیا میں ایسی جگہیں بھی پائی جاتی ہیں۔

☆☆☆

فلم کا نام......ہوش/ جذبات

فلم کا نام.......................ہوش اور جذبات

سینما کا نام.......................دنیا (ایشیاء)

کردار و ہتھیار

ہوش	جذبات
علم	کم علم
کمپیوٹر، سیٹلائٹ، انٹرنیٹ،	ایک سوئی نہ بنا سکیں
جدید مہلک ہتھیار بنانے والے	اسلحہ بارود کیلئے محتاج
ڈالر کا استعمال	ڈالر کے لیے محتاج
ڈالر دے کر لڑانے والے	خود کو قتل کرنے والے،
سائنس اور ٹیکنالوجی کی ہزاروں یونیورسٹیاں قائم کرنے والے	دوسرے کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے
معاشی مضبوطی اور استحکام	جذباتی نعرے لگانے والے، جلوس نکالنے والے، توڑ پھوڑ کرنے والے، اپنی ہی املاک کو نقصان پہنچانے والے
	معاشی کمزوری، عدم استحکام، قرضے، امدادیں لینے والے
آخری سین: نتیجہ خوش حال	بھوک ننگ، افلاس، بدحال

☆☆☆

عقل ودانش کا استعمال

کیا عقل ودانش ایسے عمل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

-1 دنیا میں انسانوں کونقصان پہنچانے کے لیے منفی اقدام کیے جائیں

-2 کسی کے وسائل اپنے استعمال میں لائے جائیں۔

-3 تنخواہ کم رکھی جائے۔

-4 رشوت لی جائے، ملاوٹ کی جائے، جعلسازی دھوکہ دہی، فریب کیا جائے۔

-5 جعلی دوائیاں بنائی جائیں۔

-6 ظلم، ناانصافی، حق تلفی کی جائے اوراس کی سرپرستی کی جائے۔

-7 عورتوں، بچوں، بچیوں پرظلم کیا جائے۔

-8 انسانوں کوانصاف اور روزگار سے محروم رکھا جائے۔

-9 میرٹ کا اصول نظرانداز کیا جائے۔

کیا ایسے عمل لالچ، ذاتی مفاد، ہوس، انتقام کے زمرے میں نہیں آئیں گے۔ عقل و دانش کا غلط استعمال......انسانیت پرظلم اورناانصافی!

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

غریب اور کمزور انسان کس بات پر تکبر کر سکتے ہیں؟

تکبر کرنے والے کون ہو سکتے ہیں؟ دولت والے؟ طاقت والے؟ اختیار والے؟

دنیا کے بعض ملکوں میں غیر منصفانہ نظام کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی تکبریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں (تھوڑی سی دولت جمع ہونے کے بعد، تھوڑی سی طاقت حاصل ہونے کے بعد تھوڑا سا اختیار ملنے کے بعد)

دنیا کی زندگی بہت مختصر ہے یہ اللہ کی طرف سے ایک آزمائش ہے۔ آخرت میں سب کا حساب ہوگا۔

کسی بھی حالت میں تکبر کرنے والے کواللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

جھوٹ، منافقت اور تربیت یافتہ کُتّا

یورپ میں ماضی میں کتوں کو تربیت دی جاتی تھی کہ وہ سونگھ کر چیک کریں کہ کسی مسافر کے پاس یا سامان میں چرس، ہیروئن تو نہیں ہے۔

آج کل کے حالات میں کتوں کو بارود چیک کرنے کی تربیت دی جاتی ہے تا کہ دہشت گردی نہ ہو سکے۔ شاید مستقبل میں ایسا ممکن ہو سکے کہ کتوں کو یہ بھی تربیت دی جائے کہ وہ جھوٹ، منافقت، رشوت خور کو چیک کر سکیں۔ جس معاشرے میں یہ چیزیں عام پائی جاتی ہوں اگر اس میں تربیت یافتہ کتے کو چھوڑا جائے تو اس کی حالت کیا ہو سکتی ہے؟

(1) خاموش رہے گا؟ (2) رونا شروع کر دے گا؟ (3) بھاگ جائے گا

(4) پاگل ہو جائے گا؟ (5) ان کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دے گا؟

☆☆☆

سچ کی فتح

دنیا میں مسلمانوں کی فتح سچ کے ساتھ ہے۔ جھوٹ کے ساتھ وقتی فوائد تو حاصل ہو سکتے ہیں لیکن دائمی چیز سچ ہی ہے۔ مسلمان سچ کو چھوڑ کر مشرکین کے طریقے اپنائیں گے تو دنیا میں ذلت کا ہی سامنا کرنا پڑے گا۔

''قرآن سارا سچ ہے''

حیرت ہے کہ جو اس کو اپنی کتاب کہتے ہیں، اپنا دین کہتے ہیں، اپنا نظام حیات کہتے ہیں وہ بھی اس کو اپنانے سے اور اس پر عمل کرنے سے ڈرتے ہیں۔ شاید اسی وجہ سے وہ تقریباً زندگی کی ہر چیز کے لیے غیر مسلم طاقتوں کے مرہون منت ہوتے ہیں۔ لگتا ہے اس بات کی ان کو عادت ہو گئی ہے۔ مسلم دشمن طاقتیں تو چاہتی ہیں کہ مسلمان سچ سے دور رہیں۔ انشاء اللہ فتح بالآخر سچ ہی کی ہوگی...... اللہ اکبر......اللہ اکبر!

☆☆☆

پرانے زمانے کے کچھ واقعات

پرانے زمانے میں ایک خاص قسم کے جانور کے گروپ فصلوں کو تباہ کرنے لگے۔

لوگوں نے بادشاہ سے شکایت کی تو اس نے حکم دیا کہ اس جانور کو مار کر جو دم لائے گا اس کو نقد انعام دیا جائے گا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جانور ختم ہو گئے۔

پرانے زمانے میں ایسا بھی ہوا کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ جو بادشاہ کے مخالفوں کو مار کر زیادہ سے زیادہ انسانی کھوپڑیاں لائے گا اس کو ایک مخصوص علاقہ حکومت کرنے کیلئے دے دیا جائے گا۔ بادشاہ کے مخالف ختم تو نہیں ہو سکے لیکن وقتی طور دب ضرور گئے۔ بڑے بادشاہ اپنی حکومت اس طریقہ سے قائم کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ کاروبار، حکومت کے اصول کچھ اور سمجھے جاتے ہیں۔ عام انسانی زندگی گزارنے کے اصول کچھ اور سمجھے جاتے ہیں۔

اسلام حق سچ اور انصاف کی تعلیم دیتا ہے اور اسی پر عمل پیرا رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

☆☆☆

ایک سوال

اگر ایک چور توبہ نہ کرے اور اُن لوگوں سے معافی نہ مانگے۔ کیا وہ چور انہی لوگوں کی اصلاح کے کام کر سکتا ہے جن کی اُس نے چوری کی ہو؟ جو لوگ ایسے انسان کو اپنی بہتری کا کام سونپیں گے اُن کے دکھ درد میں اضافہ ہوگا یا اُن میں رحمت کی بارش ہوگی۔ عام طور دنیا میں جو راہنما کرپشن میں ملوث رہے ہوں ان کو چور (Thief) کہا جاتا ہے۔ تیسری دنیا کے ملکوں میں لوگوں کے کئی گروہ ایسے لوگوں کو اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگ کیا کہلائے جا سکتے ہیں؟

معصوم......یا......عقل مند

☆☆☆

فوری غصے سے بچنا

کسی دوسرے انسان کی ناپسندیدہ، ناگوار بات یا حرکت پر انسان کو فوراً غصہ آجاتا ہے کسی کے غصہ دلانے سے فوری طور پر غصہ ہی اس کا ردِعمل ہوتا ہے۔ اگر ایک آدمی غلطی پر ہوتا ہے تو پھر دوسرا بھی اس کا شکار ہو جاتا ہے۔

اگر انسان وقتی طور پر ٹھنڈے دماغ اور صبر وتحمل سے کام لے کر ٹال مٹول کر لے تو کسی

برے حادثے یا واقعے سے بچ سکتا ہے۔اور کوئی ہونے والا چھوٹا یا بڑا نقصان ٹل سکتا ہے۔

کچھ وقفے کے بعد غصے والی بات کا جواب اچھے اور مناسب طریقے سے دیا جا سکتا ہے تا کہ پہلے انسان کو اس کی غلطی کا احساس اور آئندہ کے لیے اصلاح ہو سکے۔

صبر وتحمل......انسانی زندگی کے لیے ایک نعمت ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

انسانی زندگی کے سچ، مثبت سوچ، انصاف، امانت، دیانت، برابری، میرٹ جیسے اصولوں پر عمل اور حمایت کرنے والے انسان دنیا کے معاشروں میں نامور ہو جاتے ہیں۔ انہی اصولوں کی مخالفت کرنے والے بدنام ہو جاتے ہیں۔

فیصلہ انسانوں کا......رہنماؤں کا......نام یا بدنام

نئی نسل کیلئے سبق اور پیغام

دنیا کے جن علاقوں میں بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے مواقع سے جان بوجھ کر محروم رکھا جاتا ہے وہاں آج کے مفاد پرست لوگ مستقبل میں دھواں بن کر فضا میں تحلیل ہو جائیں گے۔ کوئی نام لینے والا نہیں ہوگا۔ ان کے اپنے بچے فخر کرنے کی بجائے شرم محسوس کیا کریں گے کہ ان کے بزرگوں نے انسانوں کو تعلیم جیسی نعمت

سے محروم رکھا۔

تعلیم ایک نعمت ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اُس کے پاس دولت ہو، زندگی کے مزے ہوں۔ عام طور پر انسان زندگی کے شروع میں جائز ذریعوں اور طریقوں سے کمائی کرتا ہے۔ بعد میں مزید دولت کی حرص وہوس اُسے ناجائز طریقے اختیار کرنے پر مجبور کرتی ہے اور اس طرح دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتی ہے۔ معاشرے کا نظام ان کا یرغمال بن جاتا ہے جس کی وجہ سے

انسانوں کی اکثریت زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محرومی کا شکار ہو جاتی ہے۔ دنیا میں کئی ایسے ملک ہیں جو اسی حرص و ہوس کا شکار ہو کر دنیا کی دولت اپنے ملک میں جمع کر لیتے ہیں جن سے اُن کے شہری تو سہولتوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں اس کے برعکس دنیا کی تقریباً 70 فیصد آبادی کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ کم خوراک، بیروزگاری، علاج سے محرومی، ظلم، ناانصافی ان کا مقدر رہتی ہے۔

ایسا کسی ایک معاشرے میں بھی ہوسکتا ہے۔ ایسا پوری دنیا میں بھی ہوسکتا ہے۔

نظام کی خرابی یا نظام چلانے والے کم اہل لوگ!

ترقی پذیر غریب ملکوں کے شعبہ سیاست میں گزرتے ہوئے زمانے کے حالات حرص و ہوس، لالچ، ذاتی مفاد، دھونس دھاندلی، جھگڑے، انتقال کے عمل کو دیکھتے ہوئے پڑھی لکھی باشعور عقل و دانش کی دولت سے مالا مال نوجوان نسل سیاست سے پرہیز اور احتراز کرتی ہے۔ ایسا تاثر ہونا کسی ایسے ملک کی تعمیر و ترقی اور عوام کی اچھائی، بھلائی، بہتری کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ اور بہت بڑا المیہ ہے۔ ایسے ملک کے حالات کبھی بہتر نہیں ہوسکتے۔

عوام کی طرف سے ایسے نوجوان پُرعزم، باحوصلہ، مصمم ارادہ کے ممالک لوگوں کی حوصلہ افزائی ہونا ضروری ہے۔

☆☆☆

دنیا میں برائی سکھانے کی یونیورسٹی

دنیا کی تمام درسی کتابوں میں اچھے طریقے سے زندگی گزارنے کے لیے بچوں کے لیے بھی اچھی باتیں لکھی ہوتی ہیں کہ جب وہ بڑے ہوں تو وہ انہی طریقوں کے مطابق زندگی گزاریں۔ لیکن جب وہ بڑے ہوتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ دنیا میں برائی کا دوردورہ ہے۔ یہ بات ان کی سمجھ سے باہر ہوتی ہے کہ یہ برائیوں کی کتابیں کن لائبریریوں میں پائی جاتی ہیں اور کونسی یونیورسٹی میں پڑھائی جاتی ہیں۔

دراصل یہ معاشرتی ناہمواریاں، ناانصافیاں، عدم تحفظ، میرٹ اور علاج کا

فقدان، طمع، لالچ، ناجائز طریقے سے دولت کمانا، ناجائز قبضے کرنا، کسی کا حق مارنا وغیرہ یہ برائی سکھانے کی یونیورسٹی کا کردار ادا کرتے ہیں۔ حیرت ہے کہ جو انسان یہ برے کام کرتے ہیں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ ان کے بچے اچھے سکولوں میں اچھی زندگی گزارنے کے لیے تعلیم حاصل کریں۔ وہ خود برے کام کرتے ہیں تو بچے کیسے اچھے کام سیکھ سکتے ہیں۔ یہ بڑوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان برائیوں کو چھوڑیں تاکہ بچے مستقبل میں اچھے معاشرے میں رہ سکیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دے۔

☆☆☆

سچ کو چھپانے، دبانے اور بگاڑنے کے نتائج

دنیا میں تمام برائیاں، خرابیاں، بدنظمیاں، ناانصافیاں سچ کو چھپانے دبانے اور بگاڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ گھر، گاؤں، شہر، ملک، ادارے یا اقوام متحدہ ہو۔ دنیا کے سارے مذاہب (بدھ مت، ہندومت، عیسائیت، یہودیت اور اسلام) میں سچ بولنے، سچ پر عمل کرنے کی خصوصی تلقین کی گئی ہے۔ دنیا کے تقریباً تمام ممالک کے حکمران کسی نہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ دنیا کے جن ملکوں میں سچ کا زیادہ خیال رکھا جاتا ہے ان ملکوں کے عوام کی زندگی زیادہ اچھے اور بہتر حالات میں گذرتی ہے۔ اکثر غریب ملکوں میں جان بوجھ کر جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ جھوٹ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ لہٰذا عوام کی زندگی خراب حالات میں گزرتی ہے۔ کسی معاشرے کے لوگوں پر منحصر ہوتا ہے کہ سچ کے ذریعے اچھا معاشرہ بنانے کو ترجیح دیتے ہیں یا جھوٹ جیسی برائیوں میں پھنس کر معاشرے میں خرابیاں پھیلاتے ہیں۔

☆☆☆

کیا انسان اپنے آپ کو دھوکا دے سکتا ہے؟

جو انسان کسی دوسرے انسان پر ظلم کرتا ہے۔ ناجائز دولت کماتا ہے، ناانصافی کرتا ہے، دوسروں کا حق مارتا ہے، کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کرتا ہے، غرضیکہ کسی قسم کی دیگر برائیوں

میں ملوث ہے وہ دراصل خود کو دھوکہ دے رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا اثر اس کے اپنے آپ پر یا اس کی اولاد پر اسی دنیا میں کسی نہ کسی طریقے سے پڑتا ہے جو اس کی سمجھ میں نہیں آتا۔ ایسے لوگوں پر جب کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو وہ دوسروں کو یہی کہتے ہیں یہ جو تکلیفیں آ رہی ہیں، میں نے تو یہ کام کیا ہی نہیں تھا جس کی سزا مجھے مل رہی ہے، میں بے قصور ہوں۔ یہ مجھ سے کیوں ہو رہا ہے؟ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ شاید وہ دنیا میں کی گئی بعض برائیوں کی سزا دنیا میں ہی دے دیتا ہے جو دوسرے لوگوں کیلئے عبرت کا نشان بن جاتا ہے۔ اللہ سے ڈر کر زندگی گزارنے میں ہی انسان کی عافیت ہے۔ اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

☆☆☆

وہ عظیم لوگ ہوتے ہیں

وہ لوگ عظیم لوگ ہوتے ہیں جو اپنی مدت ملازمت پوری ہونے کے بعد قانون کے مطابق ریٹائر ہو جاتے ہیں۔ جو ریٹائر ہو کر بھی اپنی مدت ملازمت میں نہ توسیع لیتے ہیں اور نہ ہی کنٹریکٹ پر اپنے یا کسی دوسرے ادارے میں ملازمت حاصل کرتے ہیں اور آئندہ آنے والی نسل کے لیے جگہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کے اس اقدام سے نئی نسل کے لوگوں کو ملازمت کے اور نئی ترقی پانے والے لوگوں کو بھی ترقی کے مواقع مل جاتے ہیں۔ جو اصول اور قانون کے مطابق نہیں چلتے ان کا اس دنیا میں تو نہیں اگلے جہاں میں تو ضرور حساب ہوگا اور وہاں سزا پانے والوں کی سزا بھی بہت سخت ہے۔ اس دنیا کی زندگی تو نہایت مختصر ہے۔ نئی نسل اور نئے لوگوں کو بھی مروجہ اصولوں کے تحت ملازمت اور ترقی کے موقع ملنے چاہئیں۔ (اللہ سب دیکھ رہا ہے)

☆☆☆

کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں

عدل و انصاف میں تاخیر کرتے ہیں۔ کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کرتے ہیں۔ (تیزاب بھی ملا دیتے ہیں) برائی کرنے کو عیب نہیں سمجھتے۔ دوسرے کے حق کو مارنا اپنے لیے جائز سمجھتے ہیں۔ کوئی ایکسیڈنٹ ہو جائے تو مرنے والے کی جیب سے پیسے نکال لیتے ہیں۔ کوئی زخمی کی مدد کرے تو اس کے خلاف کارروائی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مدد کرنے والے مدد کرنے سے اجتناب

کرتے ہیں۔ بھتہ یا جگا ٹیکس لیتے ہیں۔ عورتوں پر ظلم کرتے ہیں۔ غریب کو انسان نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات یا اپنے ہی بنائے ہوئے قانون کے مطابق عمل نہیں کرتے ہیں۔

یہ کیسے مسلمان ہیں؟ کہتے ہیں کہ دنیا میں ہمارا مذہب اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ مذہب کی پہچان اس کے ماننے اور اس پر عمل کرنے والوں سے ہوتی ہے۔ نہیں تو یہ صرف سچائی کی کتاب رہ جاتی ہے۔

☆☆☆

پانی انسانی زندگی کیلئے نہایت اہم جزو ہے

دنیا کے ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ مستقبل میں دنیا میں پانی کی بے حد کمی واقع ہونے والی ہے اور ملکوں کے درمیان پانی کی خاطر جنگیں ہوں گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم پانی کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ اس سلسلے میں گزارش ہے کہ گھر میں یا کسی بھی جگہ اگر پانی ضائع ہو رہا ہے تو کوشش کیجئے ضائع نہ ہو۔ ٹونٹی خراب ہو تو فوراً ٹھیک کروائیں۔ یا جس کی ذمہ داری ہے اس کو کہیں کہ وہ اپنی ذمہ داری پوری کرے۔ یہ کسی ایک فرد کا انفرادی معاملہ نہیں بلکہ پوری انسانیت کا معاملہ ہے۔

نوٹ: کسی نلکے سے اگر ایک ایک قطرہ گرے تو چند گھنٹوں میں پوری بالٹی بھر جاتی ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ پانی کس طرح ضائع ہو جاتا ہے۔ پانی کو ضائع ہونے سے بچایئے۔

☆☆☆

طاقت ور جانور طاقت ور ملک

1۔ دنیا میں طاقتور جانور اپنے سے کمزور اور چھوٹے جانور کو شکار کر کے اسے کھا جاتا ہے۔ کیا دنیا کے طاقتور ملک کا چھوٹے اور کمزور ملکوں کے وسائل چھین کر کھا جانا جانور کے عمل کے برابر نہیں ہوگا؟ طاقت ور ملکوں کے چھوٹے ممالک میں مقامی ایجنٹ ہوتے ہیں جو طاقت ور ملک کو اپنے ہی ملک کا دانستہ طور پر یا نادانستہ طور پر شکار کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

2۔ بالکل اسی طرح طاقتور انسان کمزور انسانوں کی چیزیں ناجائز طور پر چھین لیتو وہ بھی

اس طاقتور جانور کے مترادف نہیں ہوگا۔

جو انسان ملکی قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے اس کو سلاخوں کے پیچھے جانوروں کی طرح جیل میں بند کر دیا جاتا ہے۔ تو پھر جانور اور انسان میں کیا فرق باقی رہ جاتا ہے؟

انسان اشرف المخلوقات ہے ایک انسان کا دوسرے انسانوں کا اپنی طرح خیال رکھتے ہوئے ہی زندگی گزارنے میں دنیا و آخرت کی بہتری ہے۔ تاریخ کا سبق ہے کہ آج کے حاکم کل کے محکوم۔ لیکن آج کے حاکم تو زندگی کے مزے لے لیتے ہیں۔ سزا بیچاری بے قصور اگلی نسلوں کو بھگتنا پڑتی ہے۔ سب انسانوں کے ساتھ برابری کی سطح پر سلوک ہونا چاہیے تا کہ ایک دوسرے کی نسلوں سے بدلہ لینے کا رواج ختم ہو۔

☆☆☆

سپر طاقت کی مجرمانہ بے بسی

جس طرح ترقی پذیر غریب ملک ترقی یافتہ امیر ملکوں یا سپر طاقت کے سامنے بے بس اور مجبور ہوتے ہیں۔ اسی طرح آج کی سپر طاقت یہودیوں کے پیسے پر کنٹرول کی وجہ سے اُن کے سامنے مجرمانہ طور پر بے بس و مجبور ہے۔ اسرائیل کے ظالمانہ وحشیانہ اقدامات کے پیچھے امریکہ کا ہی ہاتھ ہے۔ وہ اسرائیل کے زخمی بچے کو تو ٹی وی پر دکھا دیتے ہیں لیکن ہزاروں بے گناہ لبنانی اور فلسطینی زخمی بھوکے اور یتیم بچوں کو اپنے ٹی وی پر نہیں دکھاتے کیونکہ وہ دنیا کے سامنے ننگے ہونا نہیں چاہتے۔ اللہ سپر طاقت اور ترقی یافتہ ملکوں کے ننگے پن کو لباس پہنا دے۔ یا............

☆☆☆

سائنسدان کی عزت

بعض ملکوں کے سائنسدان ان کے صدر

اور

بعض ملکوں کے سائنسدان گوشہ نشین

اللہ.....اللہ

☆☆☆

اچھے ہمسائے کی آرزو رکھنے والے خود اچھے بنیں

کسی جگہ کوئی گھرانہ رہ رہا ہو تو اس کے ہمسائے میں ایک نیا گھرانہ آ کر آباد ہو تو پہلا گھرانہ اس کا جائزہ لیتا ہے کہ آنے والا ہمسایہ کس اخلاق و کردار کا مالک ہے؟ اگر اچھا ہوتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ کیا وہ خود اتنے اچھے اخلاق اور کردار کا مالک ہے جس کی ہمسائے سے امید رکھتا ہے۔

اچھے اخلاق و کردار کے مالک لوگ......انسانوں کی مجموعی زندگی اچھی۔

☆☆☆

دولت مند لوگ اور اُن کے طور طریقے

دنیا کے ایک بڑے طاقتور ملک امریکہ میں بننے والی کئی فلموں میں دکھایا گیا ہے کہ دولت مند لوگ اپنی دولت میں مزید اضافہ کرنے کے لیے حکومتی اعلیٰ عہدیداروں اور کارندوں کی مختلف طریقوں (تحفے تحائف، جانوروں پرندوں کا شکار کھلانے، گپ شپ کی رنگین محفلیں سجانے، عہدیداروں کے ذریعے رفاہ عامہ کے کاموں میں امدادی رقوم دینا، الیکشنوں میں حصہ لینے والے امیدواروں کی اشتہارات، فلیکس وغیرہ کے ذریعے مدد کرنا) سے ہمدردیاں خریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دولت مند لوگ اپنے سرمایہ کاری کے منصوبہ جات (چھوٹی سطح سے بڑی سطح تک) میں ایسے عہدیداروں سے رعائتیں اور مدد لینے کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی موجودہ دولت میں مزید اضافہ کر سکیں۔

خدا کرے ایسا عمل نہ ہوتا ہو کیونکہ اعلیٰ عہدیداروں اور حکومتی کارندوں نے ملک وقوم کی بے لوث دیانتدارانہ ایمانداری سے خدمت کرنے کا حلف اٹھایا ہوتا ہے۔ اس قسم کی خرید و فروخت سے (بک جانے والے لوگ محسوس نہیں کرتے کہ کوئی ان کو خرید رہا ہے) دولت مندوں کی دولت میں اضافہ ہوسکتا ہے جبکہ غریب لوگ غریب سے غریب تر ہو سکتے ہیں۔

خدا کرے صدر سے لے کر نچلی سطح کے کارندے تک اپنے اٹھائے ہوئے حلف پر قائم رہتے ہوں۔ اور بے لوث جذبہ خلوص کے ساتھ دیانتداری اور ایمانداری سے ملک وقوم کی بہتری کے لیے کام کرتے ہوں۔

عوام اور ملک کی خوشحالی کے لیے

☆☆☆

ریڑھی والے، خوانچے والے کا روزگار اور اُچکّے

ایک غریب آدمی اپنے کھانے اور بچوں کے کھانے پینے کا بندوبست کرنے کیلئے ریڑھی یا خوانچے پر کوئی سامان (فروٹ، سبزی روزمرہ کے استعمال کی اشیاء) رکھ کر فروخت کرتا ہے۔ مشاہدے میں آتا ہے کہ کوئی شخص اپنی جسمانی طاقت کے نشے میں یا کسی عادت سے مجبور راہ چلتے ہوئے ریڑھی/ خوانچے سے چیزیں اٹھالیتا ہے، اُچک لیتا ہے۔ غریب اور کمزور ریڑھی/ خوانچے والا مجبوری کے تحت اُسے کچھ نہیں کہہ سکتا صرف دیکھتا رہ جاتا ہے اور نقصان اٹھاتا ہے۔

کسی بھیک مانگنے والے بھکاری اور ایسے راہ چلتے چیزیں اٹھانے والے اُچکے میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔

بھیک مانگنے والے بھکاری......اور اُچکے

انداز الگ الگ۔

☆☆☆

مذہبی بیان اور چندے کی اپیل

ایک بچے کے سالانہ امتحان تھے۔ رات عشاء کی نماز کے بعد امام مسجد صاحب کا بیان شروع ہوا جو کافی دیر جاری رہا۔ صبح فجر کی نماز کے بعد چندے کی اپیل شروع ہوگئی جو ایک گھنٹہ جاری رہی۔ اپیل ختم ہونے پر طالبعلم بچے نے کہا ''شکر ہے''۔ نامعلوم اُس نے ایسا کیوں کہا؟

شاید ہمارے ملک کے قانون کے مطابق لاؤڈ سپیکر کا استعمال اذان، عربی خطبہ جمعہ کیلئے، بیان اور واعظ کی آواز مسجد میں موجود شرکاء کی سماعت تک محدود ہونا چاہیے۔ حیرت ہے کہ لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو کچھ دہائیاں پہلے مذہبی حلقوں کی طرف سے فتنہ قرار دیا جاتا تھا۔ آج لاؤڈ سپیکر کا سب سے زیادہ استعمال؟

نوٹ: لاؤڈ سپیکر کی اونچی آواز مریض اور بیمار لوگوں کے آرام میں بھی شدید مشکلات

پیدا کرتی ہے۔

دنیا میں کل 57 اسلامی ممالک ہیں۔56 اسلامی ممالک میں لاؤڈ سپیکر کی آواز صرف مسجد میں شرکاء تک محدود ہوتی ہے۔ یا تو 56 اسلامی ممالک کو پاکستان جیسا ہونا چاہیے یا پھر پاکستان کو باقی 56 اسلامی ممالک کی طرح ہونا چاہیے۔ (اتفاق میں برکت ہے)

☆☆☆

فخر کرنے کی بات

والدین نیک، قابل، ان کی عزت کا باعث بننے والی اپنی اولاد پر فخر کرتے ہیں۔ گلی محلہ شہر میں ایسے والدین کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

ایسی اولاد جو دوسروں پر ظلم کرے، بدمعاشی کرے، جھگڑا کرے، قتل و غارت کرے اور دیگر برائیوں کا ارتکاب کرے۔ والدین ان پر کیسے فخر کریں۔

دنیا میں اچھے عمل کرنے والی اولاد

والدین، محلہ، شہر اور ملک کیلئے باعث فخر ہوتی ہے۔

☆☆☆

عقل و دانش

ہر انسان عقل اور صفت جیسی نعمت سے مالا مال ہے۔ انسان اسی عقل کو استعمال میں لاتے ہوئے کوئی عمل کرتا ہے۔

دانش: (سیانا پن ذہین لوگ) ایسا عمل جو انسانوں کی بھلائی کیلئے کیا جائے وہ دانش کہلائے گا۔ اس بھلائی میں عمل کرنے والا خود بھی شامل ہوتا ہے۔ دنیا میں اچھی، بہتر اور بھلائی والی زندگی کے نظام کو عقل و دانش والے لوگ چلاتے ہیں۔ ایسے نظام جن میں کسی انسان یا انسانوں کو نقصان پہنچے یا پہنچانے کا عمل ہو، اُس کو عقل و دانش اور ذہانت کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ ایسے لوگ کسی اور زمرے میں آسکتے ہیں۔ دنیا میں تقریباً دو سو ملک ہیں۔ ان ملکوں کے حالات دیکھتے ہوئے ان کا نظام چلانے والوں کے بارے میں اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ عقل و دانش کے مالک لوگ ہیں؟ یا کچھ اور.......؟

دنیامیں صبر کا بھی میڈل ہونا چاہیے

دنیا میں تقریباً ہر ملک میں جو کوئی بھی اس ملک کا شہری زندگی کے شعبوں میں نمایاں کارکردگی انجام دیتا ہے تو اس کو اُن ملکوں کے قومی دن کے موقع پر سربراہوں کی طرف سے مختلف میڈل عطا کیے جاتے ہیں۔ دنیا کے ملکوں میں جو انسان زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم زندگی گزار رہے ہیں ان کو بھی ان کے بے مثال صبر کا مظاہرہ کرنے پر سربراہوں کی طرف سے قومی دن کے موقع پر "صبر کا میڈل" عطا کیا جانا چاہیے۔ تاکہ ان کے بچے اس بات پر فخر کر سکیں کہ وہ سہولتوں سے محروم رہنے کے باوجود میڈلسٹ ہیں۔

نوٹ: زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی ایسے کئی میڈل دیئے جاسکتے ہیں۔

☆☆☆

اللہ کرے یہ جھوٹ ہو اگر سچ ہے تو مبارک ہو

حال ہی میں ایک ملک میں ایک دشمن ملک کے ایک مہمان فنکار تشریف لائے۔ ایک بڑی نجی محفل ان کے اعزاز میں سجائی گئی۔ اس مہمان نے اپنے میزبان ملک کو چھوٹی موٹی نہیں نہایت غلیظ گالیاں دیں۔ اس مہمان کا بیٹا بھی ساتھ تھا۔ اس نے میزبانوں کو کہا کہ ابو کو منع نہ کریں کیونکہ پھر وہ بہت زیادہ گالیاں دیں گے۔ اس ملک کے میزبانوں اور شہریوں کو مبارکباد ہو کہ انہوں نے میزبانی کا حق ادا کیا اور ساتھ ساتھ ہی چھوٹے ملکوں کے لوگوں کی گالیاں برداشت کرنے لگے ہیں۔ پہلے وہ صرف ایک سپر طاقت کی گالیاں برداشت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اور ماڈرن بنائے کیونکہ ترقی کی راہ یہی ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

جگے بدمعاش اور منگتے فقیر میں کیا فرق ہے؟

طریقے مختلف ہیں

ایک اسلحہ دکھا کر مانگتا ہے اور ایک ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے

دونوں اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے مانگتے ہیں

☆☆☆

بڑا بدمعاش...... بڑا بزدل

جتنا بڑا کوئی بدمعاش ہوتا ہے وہ اتنا ہی بڑا بزدل بھی ہوتا ہے۔

اگر کوئی اس کے سامنے کھڑا ہو جائے تو......!

اللہ قادر مطلق ہے۔

☆☆☆

زندگی کا ایک پہلو۔ساتھ میں خوشی اور ثواب

کسی امیر آدمی یا اس کے خاندان کے فرد سے درخواست ہے کہ وہ چاول کی ایک دیگ غریبوں کی بستی میں خود لے جا کر اپنے ہاتھوں سے بانٹے اور مٹھی بھر چاول لینے کے لیے آنے والے بچوں اور بڑوں کے برتن جھولیاں اور ان کی التجائیں نوٹ کریں۔شاید زندگی کا کوئی پہلو سمجھ میں آجائے۔ اس عمل میں خوشی اور ثواب بھی ہوگا۔ امیروں کے بچے ایک گروپ بنا کر ایسی خوشی حاصل کر سکتے ہیں جو ان کو کسی میوزک گروپ کے فنکشن سے نہیں حاصل ہو سکتی۔ ایک دفعہ کوشش تو کریں ایک دیگ میں اتنا خرچہ بھی نہیں آتا۔ خوشی جنت کا دوسرا نام ہے یہ خوشی آپ دنیا میں بھی کسی کی مدد کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

پانچ۔دس۔پچاس۔سو روپے میں جنت خریدنے والوں سے

دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ گاڑیوں پر جاتے ہوئے سڑکوں پر مانگنے والے پیشہ ور فقیروں کو پانچ ، دس، پچاس اور سو روپے خیرات سمجھ کر دے دیتے ہیں۔دینے والوں کی اپنی نیت صاف ہوتی ہے لیکن خیرات لینے والے سب پیشہ ور فقیر ہوتے ہیں اور کسی کے ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ان کو ڈیوٹی کی جگہ پر چھوڑنے اور لیجانے کیلئے ٹرانسپورٹ کا

بہترین بندوبست ہوتا ہے جو کہ سرکاری اداروں سے بھی بہتر ہوتا ہے۔ مثال کے طور ایک معذور فقیر صبح صبح لاہور گلبرگ کیسے پہنچ جاتا ہے۔ اور شام کو اپنے دور دراز گھر میں واپس کیسے پہنچ جاتا ہے۔ ہر شام اس سے وصولی کی جاتی ہے اور اس رقم (آپ کی خیرات کردہ) سے شام کو رنگین محفلیں سجائی جاتی ہیں اور پوری عیاشی کی جاتی ہے۔ خیال کیجئے آپ کی خیرات کردہ رقم کس مقصد کیلئے استعمال ہو رہی ہے۔ بہتر ہوگا کہ کسی فلاحی ادارے یا کسی غریب کی تعلیم لباس جیسی ضروریات پر خرچ کریں جس سے یہ رقم حقدار تک پہنچ جائے۔ خیرات کیلئے ذرا تردد بھی کیجئے تا کہ اس کا مقصد حاصل ہو سکے۔

☆☆☆

غیر ملکی سربراہ کی آمد اور تاریخی مقامات کی سیر

جب کوئی غیر ملک کا سربراہ پاکستان تشریف لاتا ہے تو اس کی سرکاری مصروفیات کے علاوہ اس کو تاریخی مقامات کی بھی سیر کروائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر شاہی قلعہ، بادشاہی مسجد، شالامار باغ لاہور اور فیصل مسجد اسلام آباد۔ اس سلسلے میں ایک تجویز اور مشورہ ہے کہ ان کو ہمارے ملک کے دیگر تاریخی مقامات مثلاً تھانہ، کچہری، ہسپتال بھی دکھائے جائیں اور جدید تعمیر کا نمونہ موٹروے اور اس کا انتظام بھی دکھایا جائے تا کہ ہم یہ ثابت کر سکیں کہ ہم تاریخ اور جدید کو ملا کر کتنی اچھی طرح زندگی کا نظام چلا رہے ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

ایک ملک کے صاحب لوگ دوسرے ملک میں جا کر وہاں کے قانون کے احترام میں چپ چاپ لائن میں لگ جاتے ہیں وہ اپنے ملک میں ایسا کیوں نہیں کرتے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کسان اپنی محنت سے زمین سے روزی پیدا کرتا رہتا ہے۔ جب وہ کسی سے جھگڑے

میں الجھ جاتا ہے تو اپنی کمائی کس کے حوالے کر دیتا ہے؟

اس کے اپنے بچے، تعلیم، لباس سے محروم رہتے ہیں اور دوسروں کے بچے؟ اللہ کسان کو لڑائی جھگڑوں سے بچائے۔

☆☆☆

خدا خالق ہے...... رازق ہے...... مالک ہے

جو لوگ خدا کو پکارتے ہیں، یاد کرتے ہیں اس کا نام لیتے ہیں لیکن اس کے احکامات پر عمل نہیں کرتے۔

جو لوگ خدا کو پکارتے ہیں، اس کا نام لیتے ہیں اُس کے احکامات پر بھی عمل کرتے ہیں۔

خدا کن لوگوں کو پسند فرمائے گا؟

ایک باپ اپنے بچوں کی زندگی کیلئے تمام وسائل بروئے کار لاتا ہے اور سہولتیں مہیا کرتا ہے اگر ایک بچہ اپنے باپ کی نافرمانی کرے گا تو کیا باپ اُس کو پسند کرے گا یا وہ اُن بچوں کو پسند کرے گا جو اس کے فرمانبردار ہونگے؟

☆☆☆

آج کی دنیا اور مستقبل کی امید

آج کل دنیا ایک چکر میں چل رہی ہے دنیا میں تقریباً دوسو ممالک ہیں ہر ملک کے رہنما بظاہر اپنے اپنے ملک کے مفاد کے لیے کام کرتے ہیں۔ اس مفاد میں وقتاً فوقتاً جھوٹ بولنے کو، دھوکہ دینے کو، عہد سے بدل جانے کو، دوسروں کے وسائل پر قبضہ کرنے کو، انسانوں کو جان سے مارنے کو برا نہیں سمجھا جاتا۔ حتیٰ کہ انسانوں کو بم دھماکوں سے مارنا یا مروا دینا بھی ملکی مفاد میں سمجھا جاتا ہے۔ میڈیا کی ترقی کی وجہ سے آج کے دور میں انسانی شعور میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جس سے مستقبل میں ایسے اقدامات کرنے کو برا سمجھا جائے گا اور اجتناب کیا جائے گا اور دنیا میں نیک عمل کرنے کو ہی اچھا سمجھا جائے گا۔

مستقبل نیکی کا ہے۔

دنیا میں کون لوگ زندگی کے لیے جدوجہد کا جذبہ نہیں رکھتے

اگر کسی امیر خاندان کے بچوں کو علم ہو یا خیال دلایا جائے کہ ان کے والدین کے پاس بڑی دولت اور جائیداد ہے جو والدین کے بعد انہی کو ملے گی۔ تو کیا وہ مستقبل کے معاش کیلئے کوئی فکر یا جدوجہد کا جذبہ رکھیں گے؟ اسی طرح کسی مذہب کے لوگوں کا یہ خیال ہو کہ انہوں نے تو آخرت میں ہر صورت بخشے جانا ہے تو کیا اس مذہب کے لوگوں کا دنیا میں نیک عمل کرنے کا جذبہ کم نہیں ہوگا؟

غیب کا علم صرف خدا ہی جانتا ہے۔

☆☆☆

ایک کہاوت...... وہ تو اپنے آپ کو بھی نہیں بخشتا

کاروباری دنیا میں کئی لوگوں کو پیسہ بنانے کا اتنا شوق بڑھ جاتا ہے جس سے لالچ پیدا ہوتی ہے اور اس کے متعلق یہ مشہور ہو جاتا ہے کہ لالچ میں پاگل ہو کر وہ اپنے بچوں، والدین کو بھی بھول جاتا ہے تو لوگ اس کو کہنا شروع ہو جاتے ہیں کہ ''وہ تو اپنے آپ کو بھی نہیں بخشتا''۔ اسی طرح دنیا کے مختلف ملکوں میں دنیاوی کاموں کیلئے کرپشن کی جاتی ہے۔ کرپشن کا لفظ صرف سرکاری ملازم پر لاگو نہیں ہوتا بلکہ پورے معاشرے کے ہر شعبے، ادارے اور کاروباری زندگی پر لاگو ہوتا ہے۔ جس ملک میں کرپشن زیادہ ہو جائے وہاں نفسا نفسی اور افراتفری عام ہو جاتی ہے۔ کیا اِس کو بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُس ملک کے لوگ ''تو اپنے آپ کو نہیں بخشتے''۔ ایسے لوگ عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جن معاشرے کے لوگوں میں برائیاں کم ہوں گی وہاں کے لوگوں کا نظام اچھا ہوگا اور انسانوں کی زندگی بے شمار دکھ تکلیفوں اور مسائل سے آزاد ہوگی۔

☆☆☆

پاکستان کے وکلاء معاشی و تعلیمی ماہرین سوشل ورکرز اور دیگر محبِّ وطن لوگوں سے ایک درخواست

ہم سب پاکستانی ہیں ایسا ممکن ہے کہ بعض ملکی معاملات میں ہم میں اختلاف ہو۔ لیکن

ملک میں رائج نظام کے تحت معاشرہ میں موجود خرابیوں میں کوئی اختلاف نہیں ہوسکتا۔ مثلاً میرٹ کا فقدان، بیروزگاری، عدم تحفظ کا احساس، علاج معالجہ کی کمی، جعلی و مہنگی ادویات، انصاف کی فراہمی میں تاخیر، اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مہنگائی کیوجہ سے غریب بچوں میں احساس محرومی، عورت پر ظلم وغیرہ وغیرہ۔

یہ احساس ہے کہ ہر شہر میں دردمند لوگ ہیں جو ملک کے نظام میں بہتری کیلئے کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے اپیل ہے کہ اپنے طور پر مل جل کر اجتماعی کوشش کریں۔ ہم ایک نئی جہت دیں گے۔ مشورے، تجاویز نچلے لیول سے شروع ہوں گے۔ آپ ہی مشورے تجاویز دیں گے، آپ ہی عمل کروائیں گے۔ ہماری خواتین بھی بہت ٹیلنٹیڈ ہیں۔ ایسے لوگ رابطہ فرمائیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ ہم کسی شخص یا ادارے کے خلاف نہیں جو ہو چکا ہو گیا۔ جو ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے۔ ہم مستقبل کیلئے اس ملک کے نظام میں بہتری کیلئے کام کریں گے۔ میرا کام آپ لوگوں کا آپس میں رابطہ مرکز کا ہوگا۔

☆☆☆

امیر لوگوں کا جنت میں جانے کا خیال

امیر لوگ جو کسی نہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ خواہش رکھتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ مال سمیٹیں اور ساتھ یہ بھی امید رکھتے ہیں کہ وہ قیامت کے روز بخش دیئے جائیں۔ یہ دونوں متضاد باتیں ہیں۔ جو زیادہ سے زیادہ مال سمیٹتا ہے وہ دوسرے انسانوں کو خوراک جیسی نعمت سے محروم رکھتا ہے۔ کیا کسی انسان کو بھوکا رکھنا نیک کام ہے؟ پھر یہ لوگ اللہ سے نیکی کی امید کیوں رکھتے ہیں؟ تمام انسانوں کا خالق اللہ ہے۔ ایک انسان جو امیر ہو گیا ہے وہ اس دنیا میں عیش کر رہا ہے اور اگلے جہان میں بھی جنت کی امید لگائے رکھتا ہے

واہ رے واہ امیر آدمی واہ...... یہاں بھی مزے وہاں بھی مزے۔ امیر آدمی اللہ کو بھی............

اگر امیر آدمی اپنا مال غریبوں میں بانٹیں گے تو پھر اللہ بھی ان کیلئے......................

☆☆☆

بڑے درجے والے کی پیدائشی ذمہ داری ......ایک خیال

''اور وہی ہے جس نے بنایا تم کو زمین کا خلیفہ اور بلند کیا تم میں سے ایک دوسرے پر درجات میں''۔(سورۃ الانعام 165)

کسی انسان کا امیر گھر میں پیدا ہونا اللہ کی طرف سے کوئی انعام تو نہیں ہے۔اس نے تو پیدا ہونے کے بعد اپنے اعمالوں کی وجہ سے اللہ کے انعام کا طلبگار ہونا ہے۔وہ انعام کس طرح ملنا ہے اس کا طریقہ قرآن میں بتایا گیا ہے۔انسان کی پیدائش اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ بڑے درجے والے کی پیدائشی طور پر ذمہ داری میں شامل ہے کہ وہ اپنے سے چھوٹے درجے والے کا خیال رکھے۔ جس طرح دنیا کی عملی زندگی میں بڑے عہدے والے کی ذمہ داری میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اپنے سے چھوٹے عہدے والے کا یا ماتحت کا خیال رکھے۔

ایک دوسرے کا خیال رکھنے سے دنیا کے سب انسان بہتر زندگی گزار سکتے ہیں۔

☆☆☆

ہمارا کیا قصور؟

پتنگ اڑانے کی وجہ سے واپڈا کو تقریباً دو ارب روپے کا سالانہ نقصان ہوتا ہے (عوام کی الیکٹریکل اشیاء فریج وغیرہ الگ ہیں)

پاکستان کا غریب سے غریب شہری بھی کم از کم اپنا تن ڈھانپنے کے لیے کپڑا ضرور خریدتا ہے۔جس پر وہ ان ڈائریکٹ ٹیکس جو قیمت میں شامل ہوتا ہے (حکومت فیکٹری والے سے بطور سیلز ٹیکس پہلے ہی وصول کر لیتی ہے) ادا کر دیتا ہے۔اس سے وہ بھی قومی خزانہ میں حصہ دار ہو جاتا ہے۔ پاکستان کے جو شہری پتنگ نہیں اڑاتے اور جو لوگ تھر، کوٹ ادو، قلات، مردان اور دیہات میں رہتے ہیں وہ واپڈا کا یہ نقصان قومی خزانہ سے کیوں برداشت کریں۔ ان کا کیا قصور ہے؟

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

بڑے بڑے غریب لوگ جن کو پاکستان کی سرکاری (قوم کی) زمین میں سے پلاٹ الاٹ ہوتے ہیں وہ اس پر اپنا گھر بناتے ہیں یا وہ پلاٹ فروخت کر دیتے ہیں تا کہ وہ غریب اپنے

بچوں کے سکولوں کی فیسیں ادا کر سکیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

غریب لوگ اپنے پیروں کو جو نذرانہ دیتے ہیں

وہ ایک طرح سے ان کی طرف سے خیرات ہوتی ہے۔

اور کئی پیروں کا گزارہ غریب انسانوں کی خیرات پر ہوتا ہے۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کچھ عرصہ پہلے دنیا کے ایک قرضہ دینے والے ادارے نے جو غریب ملکوں کو قرضہ دیتا ہے اپنے ایک بڑے عہدے دار کو برطرف کر دیا کہ وہ ایک غریب ملک کو صرف 100 میں سے 70 فیصد ڈالر قرضہ دے سکا۔ اس کا جرم تھا کہ باقی 30 فیصد ڈالر کیوں بچ گئے۔ یہ اسی طرح ملکوں کو اپنے چنگل میں پھنساتے ہیں تاکہ وہ ملک اپنے قدموں پر نہ کھڑے ہو سکیں۔ اس سارے کھیل میں غریب ملکوں کے بڑے بڑے افسر بھی ملوث ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

کسی بھی ملک میں مہنگائی پر کنٹرول کرنا۔ بیروزگاروں کو روزگار مہیا کرنا۔ انسانوں کو صاف پانی مہیا کرنا۔ جلد انصاف مہیا کرنا۔ کس کا کام ہے؟

1۔ گھریلو خواتین کا؟

2۔ ایسے ووٹر جو ووٹ نہیں ڈالتے؟

3۔ ایسے ووٹر جو لمبی لمبی لائنوں میں لگ کر ووٹ ڈالتے ہیں؟

4۔ حکومتی اداروں کا؟

5۔ عوام کے نمائندوں (وزیروں) کا؟ یا

فرشتوں کا؟

زندگی کے لیے نصیحت حاصل کرنا

کسی سزا یافتہ سابق بدمعاش سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اچھی زندگی گزارنے کے لیے نیکیوں کی ضرورت ہوتی ہے یا نہیں۔ یا برائیوں کے ساتھ اچھی گزر سکتی ہے؟

☆☆☆

پیشہ ور بدمعاش کا احتجاج

بدمعاش کے ساتھی	چھچے کن ٹٹے
ظالم کے ساتھی	وی آئی پی
بدمعاش کے ساتھی	کھیتوں میں مقابلہ
ظالم کے ساتھی	قبر پر پھولوں کی چادر
بدمعاش کا عمل	دو چار کا نقصان
ظالم کا عمل	کروڑوں کا نقصان

☆☆☆

کوئی کسی کو کیا دے سکتا ہے؟

کوئی کسی کو کیا دے سکتا ہے؟...... جتنی عقل عطا ہوئی اتنا ہی دے سکتا ہے

کوئی نیکی کرے تو...... کسی کو نیکی کرنے کا کہہ سکتا ہے

کوئی اچھی بات پڑھے تو...... اچھی بات پڑھنے کو کہہ سکتا ہے

نیکی کرنے والا نیک...... خدا جانے وہ کتنا نیک

برائی کرنے والا برا...... سارا زمانہ جانے کتنا برا

نیکی کرنے والے کو...... دل سے سلام، ہمیشہ سلام

اگر کوئی کرے سلام...... تو وہ کسی مجبوری کا سلام

عہدہ رکھنے والا...... کرے نیکی کا کام

اس کو پہلے بھی سلام...... بعد میں بھی سلام

کوئی کسی کو کیا دے سکتا ہے؟......جتنی عقل عطا ہوئی اتنا ہی دے سکتا ہے۔

☆☆☆

دکھ کا مارا......جھوٹ کے پیچھے بھاگتا ہے

جھوٹ کیا دے گا......وہ تو اپنا خیال کرے گا
جھوٹ تو خود کوشش میں رہتا ہے کہ لوگ اسے سچا سمجھیں
جھوٹ نے کیا دینا......وہ تو سچ کا جعلی لباس پہنے پھرتا ہے
جھوٹا جھوٹا ہوتا ہے......اس کے بچے جانتے ہیں دوست جانتے ہیں کہ وہ کتنا جھوٹا ہے
جھوٹے پر خدا کی لعنت......جس پر لعنت ہو وہ کیا دے گا
کیا ملے گا اس سے......جس پر خود لعنت برسے
ہوش کر......سچ کو ڈھونڈ اس کو آگے لا
دکھ کا مارا بھی سچا......جس کو لایا یا دو ہی جھوٹے
لارے جھوٹے......وعدے جھوٹے
ایک کہتا ہے دوسرا جھوٹا......دوسرا کہتا ہے پہلا جھوٹا
سب جھوٹے......یا......سب سچے
دنیا کا دکھ بتاتا ہے......یہ کتنے جھوٹے یا کتنے سچے؟
مہنگائی، صاف پانی، روزگا، خوراک، تحفظ اور انصاف
یہ سب بتاتے ہیں کہ کون کتنا جھوٹا......کتنا سچا
دکھ کا مارا......جھوٹ کے پیچھے بھاگتا ہے
کتنے ہی وعدے......کتنے جھوٹے کتنے سچے؟
صرف تو نہ جانے......جھوٹے اور سچے
عقل کر......اور دھوکہ نہ کھا
سچ کو ڈھونڈ......اس کو آگے لا

تمھارے درمیان سچے اور اچھے.....لیکن ہے کوئی نہ کوئی مجبوری ان کو

ان کی مجبوری دور کر.....ہمت دلا، حوصلہ دے

ان کی مدد کر.....سچ کو آگے لا اپنے لیے

اپنے دکھ.....دور کر

کوشش جاری رکھ.....ایک کے بعد ایک جھوٹا آئے گا

پھر سچ آجائے گا!

☆☆☆

مطمئن زندگی

دولت مند شخص اپنی دولت کو محفوظ رکھنے کی فکر میں بزدل بن جاتا ہے۔ اقتدار کا لالچ انسان کو بزدل بنا دیتا ہے۔ اقتدار کا مقصد اگر انسان کی بہتری بھلائی کے لیے ہو تو وہی شخص عزت، محبت کا مالک انسان بن جاتا ہے۔ دولت منداور اقتدار کے لالچ پرست لوگ اپنی جان و مال کی حفاظت کے لیے بے شمار محافظ رکھتے ہیں۔

سخاوت کرنے اور انسانوں کی بھلائی کرنے والوں کی زندگی میں ڈر اور خوف نام کی کوئی شے نہیں ہوتی۔ مثبت سوچ سے زندگی کی ہر مشکل کا مقابلہ بآسانی کرتے ہیں۔ زندگی مطمئن گزارتے ہیں۔ ہر وقت خوش رہنا جانتے ہیں۔

منفی سوچ رکھنے والے زندگی میں پیش آنے والی ہر مشکل کا سامنا کرتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ پریشان رہتے ہیں۔ ایسی سوچ سے وقتی طور پر کوئی خوشی حاصل ہوتی ہوگی لیکن مجموعی طور پر پریشانی ان کے ساتھ جڑی رہتی ہے۔

دنیا میں ایک انسان جاتا ہے تو ایک نیا انسان آجاتا ہے۔

زندگی میں دوام کسی کو نہیں۔

☆☆☆

اچھا اور بہتر معاشرہ

کوئی بھی شخص

مکمل علم کا مالک ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا

مکمل سچا نہیں ہو سکتا

مکمل دیانت دار نہیں ہو سکتا

مکمل برابری رکھنے والا نہیں ہو سکتا

ایسے صرف پیغمبر ہی تھے

دنیا میں انسان اپنے عمل کے ذریعے جتنے فیصد ان اصولوں کے قریب ہوں گے، اتنے ہی اچھے اور بہتر انسان کہلائیں گے۔

جس معاشرے میں لوگوں کی اکثریت سچ، مثبت سوچ، انصاف، دیانت، امانت، عزت، محبت، برداشت، درگزر اور برابری جیسے انسانیت کے اصولوں پر چلنے کی کوشش کرے گی اتنا ہی اچھا اور بہتر معاشرہ ہوگا۔

☆☆☆

وہ سچائی کیا سچائی ہوگی؟

وہ سچائی کیا سچائی ہوگی جو کسی انسان یا کئی انسانوں کو جان سے مارنے کے بعد قائم کی جائے۔ وہ طاقت کا نظام ہی کہلائے گا۔ ایک طاقتور دوسرے کمزور یا کئی طاقتور دوسرے کمزوروں کو جان سے ماردیں تو ہر مرنے والا کمزور ہی کہلائے گا۔ چاہے وہ زندگی میں کتنا ہی طاقتور ہونے کا دعویٰ رکھتا تھا یا بہادر تھا۔

مارنے والے کی حکومت قائم ہو جاتی ہے۔ وہ سچائی کا دعویٰ کرنے لگتا ہے۔

طاقت کے استعمال سے سچائی قائم ہونے والی......ایسی سچائی کیسی؟

☆☆☆

ایک خواہش......ایک دعا

دنیا میں رہنے والے عقل کے مالک انسان

اگر اپنی سوچ کو مثبت رکھیں

انسانوں کی بہتری بھلائی، اچھائی کے لیے عمل کریں

توانسانوں کے درمیان امن، محبت، تحفظ، خوشی،
خوشحالی، بھائی چارے اوراور ہم آہنگی کی
فضا قائم ہو جائے اور قائم رہے۔ آمین

☆☆☆

دوسروں سے Share کرنا خوش رہنا

خودخوش رہو۔ دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کرو
جو پاس ہے اس سے خوش رہو
دوسروں سے Share کر کے خوش رہواور رکھو
ایک انسان دوسرے انسان سے
ایک ملک دوسرے ملک سے
وگرنہ روز بروز نفسا نفسی افراتفری اور
تباہی و بربادی کی طرف سفر جاری رہے گا
زندگی عزت، محبت اور خوشی کا نام ہے
مثبت رویہ رکھنے سے سب انسان مثبت اصولوں پر چلنے سے خوش رہ سکتے ہیں۔

☆☆☆

صفائی اور سچائی

صحت اور ماحول کے لیے انسان اپنے جسم سے لگی ہوئی گندگی بڑے اہتمام سے صاف کرتا ہے۔ انسانی زندگی کے دو اہم ستون سچائی اور صفائی (جسم، لباس، گھر، ماحول اور ذہن کی صفائی جس سے کسی دوسرے کو نقصان نہ پہنچے)۔ انسانی زندگی میں اگر بچپن سے ہی جسم، لباس، سکول، محلّہ، شہر میں صفائی رکھنے اور سچ بولنے کی عادت کی تربیت اور اس پر عمل کرے تو معاشرے کی حالت اور انسانوں کی زندگی اچھی گزر سکتی ہے۔ لیکن
گھر، بازار، محلّہ میں گری ہوئی اشیاء، چھلکے، شاپر وغیرہ اٹھانے میں خفت یا بے عزتی

محسوس کرتا ہے۔ گندگی کسی بھی قسم کی ہو ماحول میں گھٹن اور برے اثرات پیدا کرتی ہے۔ صفائی رکھنا انسان کی اپنی اچھی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔

نوٹ: جس انسان کے پاؤں صاف ستھرے ہوں اس کی شخصیت بھی نکھری ہوگی اور خوبصورت نظر آئے گی۔

☆☆☆

بچوں کی شخصیت کی تربیت

بچے اپنی ناسمجھی کی وجہ سے غلطی کر جاتے ہیں۔ ان کو ڈرانے یا سخت سزا دینے کے بجائے مناسب طریقے سے سمجھانا ضروری ہے تاکہ بچہ کسی ڈر یا خوف سے جھوٹ نہ بولے۔

بچے یا بڑے کو اس بات کا احساس ہو جائے کہ غلطی کرنے کا نقصان ہوتا ہے۔ کسی دوسرے انسان کو تنگ کرنے، نقصان پہنچانے سے اس کا اپنا بھی نقصان ہوسکتا ہے۔ کوئی دوسرا اسے بھی تنگ کرسکتا ہے۔ تو یقیناً بچے غلطیوں سے گریز کریں گے۔

بڑا انسان خیال نہیں کرتا اور اپنے ہی بچوں کی شخصیت کی صحیح نشوونما میں رکاوٹ بنتا ہے جس کے برے اثرات کا نتیجہ معاشرے کے بگاڑ کی صورت میں نکلتا ہے۔

☆☆☆

بچوں کے نام......انسان کی پہچان

جب کسی گھرانہ میں بچہ پیدا ہوتا ہے تو والدین بڑے شوق سے بچوں کے نام اچھائی کی صفت یا کسی روحانی بزرگ، رہنما کے نام پر اپنے بچے کا نام رکھتے ہیں۔ ایسا کرنا اُن کے ذہن اور خواہش کی عکاسی کرتا ہے کہ بچہ بڑا ہو کر اپنے نام جیسی صفات پر عمل کرے۔

دنیا میں کئی ایسے ممالک کے معاشروں میں بدامنی، عدم تحفظ، خوراک میں ملاوٹ، رشوت ناانصافی، ظلم، جبر، مہنگائی کی حالت دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ شاید ایسے والدین کا اپنے بچوں کے نام رکھنے میں کوئی غلطی ہوئی تھی۔ کیا ایسے معاشرے کے بچے اپنے والدین کے اس عمل کو غلط ثابت کرنا چاہتے ہیں یا پھر نام بدلنے کی خواہش رکھتے ہیں کہ ان کا نام ان کے برے عمل کے مطابق پکارا جائے۔

نوٹ: اگر والدین کے اپنے عمل اچھے نہ ہوں تو بچے بھی وہیں سیکھیں گے۔ اچھے نام رکھنے کے ساتھ اچھے عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر کسی شخص سے اس کے نام کا مطلب پوچھ لیا جائے تو وہ فخر سے بیان کرتا ہے کیا وہ اس کے مطابق عمل بھی کرتا ہے؟

☆☆☆

معصوم اور لاعلم

دنیا میں سات ارب انسان رہتے ہیں۔ ان میں اکثریت کسی نہ کسی عقیدے یا مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ ہر عقیدے اور مذہب کو ماننے والا اپنے یقین کو اچھا سمجھتا ہے اور اسی کے تحت اپنی زندگی گزارتا ہے۔ ہر مذہب اور عقیدے کے لوگ اس کا پیغام پھیلانے کا کام کرتے رہتے ہیں۔

دنیا کے حالات کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کہیں نہ کہیں انسان عقیدے مذہب کی بنیاد پر ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے رہتے ہیں بعض اوقات انسانی جانیں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔

کیا ایسا ممکن ہے کہ ہر عقیدے، مذہب والا دوسروں کو معصوم اور لاعلم سمجھے اور اپنی زندگی انسانیت کے اصولوں پر چلتے ہوئے گزارے۔ اچھے اخلاق کے ساتھ ایک دوسرے کا احترام کرے۔ کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں چاہے گا کہ ''زندگی سے اس لیے محروم کر دیا جائے کہ اس کا عقیدہ یا مذہب دوسروں سے مختلف ہے''۔ ہر انسان نے ایک ہی دفعہ اس دنیا میں زندگی گزارنا ہوتی ہے۔

☆☆☆

چور اور نا منصف، جج، افسر، اہلکار، ایک ہی بات

ایک چور کسی کا مال چوری کر کے اس کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ایک منصف، جج اپنی نا انصافی سے کسی انسان کو نقصان پہنچاتا ہے۔

چور اور نا انصافی کرنے والا جج ایک ہی صف میں کھڑے ہونے والے انسان ہیں۔

بلکہ نا انصافی کرنے والے جج یا افسر، اہلکار، انسان ظلم کرنے کے بھی مرتکب ہوتے ہیں۔

برائی کرنے والا انسان کم ہمت ہوتا ہے، کم ہمتی انسان کو بزدل بنا دیتی ہے، اس طرح

برائی کرنے والے بزدل انسان ہوتے ہیں۔

اچھائی کرنے والا باہمت انسان ہوتا ہے۔ کیونکہ اچھا کام کرنے کے لیے حوصلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اچھا عمل کسی کی مدد کرنا، حقدار کو حق دینا، انصاف کرنا، شفقت مہربانی کرنا۔

☆☆☆

دوہرا معیار......دوہرے اقدار

بعض مرد حضرات کسی بھی دوسرے مذہب یا عقیدے سے تعلق رکھنے والے مرد حضرات سے تعصب اور نفرت کے جذبات رکھتے ہیں۔ لیکن دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والی عورت ذات سے دوستی کرنا پسند کرتے ہیں۔ (ایسا اکثر جوان عمر میں ہوتا ہے)۔ اگر دوستی، محبت میں تبدیل ہوجائے تو شادی کرنے کے لیے مذہب عقیدے کی تبدیلی کی شرط رکھ دیتے ہیں۔ عورت سے دوستی میں کوئی حرج یا گناہ نہیں سمجھتے اور مرد سے تعصب نفرت کا رویہ رکھتے ہیں۔

یہ کیسی انسانی اقدار

کسی بھی قسم کا تعصب، نفرت انسانوں کی بھلائی میں رکاوٹ

سب انسان ہیں۔

☆☆☆

انسانوں کے درمیان محبت کا پیغام

انسان ایک گاؤں، محلّہ، گلی، شہر، صوبہ، ملک میں اکٹھے رہتے ہیں۔

سب مل جل کر سڑکوں، کچے پکے راستوں اور ہوائی جہاز پر سفر کرتے ہیں۔

سب مل جل کر دفتروں، کاروبار، ملازمتوں، کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔

سب مل جل کر بازار، مارکیٹوں سے اشیائے ضرورت کی خرید وفروخت کرتے ہیں۔

تو پھر سب

اپنے مسائل مل جل کر حل کر سکتے ہیں۔

اپنے دُکھ مل جل کر بانٹ سکتے ہیں۔
اپنی خوشیاں مل جل کر منا سکتے ہیں۔
اس کے لیے
تعصب، نفرت پھیلانے والوں کے جال سے بچ کر
مفاد پرستوں کے جال سے بچ کر
اپنی ذات پات کے خول اور تعصب، نفرت کے دائرے سے باہر نکلنا ہوگا
فیصلہ آپ کا......اپنی خوشیوں کے لیے
محبت کا پیغام......انسانوں کے درمیان

☆☆☆

عملی زندگی

دنیا میں عقیدے کی بنیاد پر جھگڑے ہوتے ہیں۔ ایک عقیدے والا دوسرے کو حق پر نہیں سمجھتا۔ انسان پیدائشی طور پر یا بڑے ہو کر اگر اپنے دماغ میں عقیدے کو ماننے والی بات کو پکا کر لیتا ہے تو پھر خدا کی ذات ہی اسے تبدیل کر سکتی ہے۔ طاقت ذہن کو وقتی طور پر دبا تو سکتی ہے لیکن بدل نہیں سکتی۔

جھگڑا تو اس بات پر ہونا چاہیے کہ انسانیت کے اصولوں میں کوئی غلطی ہو جن کی بنیاد پر انسان زندگی گزارتا ہے۔ مثلاً سچ بولنا صحیح ہے یا غلط، علم حاصل کرنا، انصاف کرنا، عزت، محبت، برداشت، درگزر، امانت، دیانت، برابری جیسے اصول صحیح ہیں یا غلط، ان پر عمل کرنا اچھا ہے یا برا۔

زندگی میں عقیدے میں اختلاف کا فیصلہ خدا آخرت کے روز کرے گا کیونکہ عقیدہ کا ڈائریکٹ تعلق اسی سے ہے۔ کیسے ماننا، عبادت کیسے کرنا۔ دنیا میں سات ارب انسان رہتے ہیں جن پر طاقت کا استعمال نہیں ہو سکتا۔ وہ اچھائی کیسی جو انسان کو جان سے مار کر پھیلائی جائے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ خدا سے دعا کی جائے جن کا عقیدہ اچھا نہیں، ان کے ہاں اولاد نہ دے۔ کیا خدا انسانوں کو آپس میں لڑانے کے لیے مختلف عقیدے کے لوگوں کو اولاد دیتا ہے۔

یہ فیصلہ خدا نے اپنے پاس رکھا ہے۔

اولاد دینا یا نہ دینا اُسی کا کام ہے۔

ایمان اور اچھے برے عمل کی سزا اور جزا آخرت کے روز ہوگی

☆☆☆

بسنت......تہوار

کوئی بسنت منائے گا......کسی کی بسنت ہوگی

ہاہا......ھُوھُو ہوگا......بوکاٹا......بوکاٹا ہوگا

واپڈا کا اربوں نقصان ہوگا......قوم کا خزانہ کم ہوگا

کسی غریب موٹر سائیکل سوار......بچے/ بچی کی گردن کٹے گی

کسی گھر میں صف ماتم بچھے گی

غریب کے ساتھ غریب ہی شریک ہوگا

کوئی بڑا اس غم میں شریک نہ ہوگا

کسی کی خوشی ہوگی......کسی کی دنیا سے رخصتی ہوگی

صرف ایک ہی ایسی بسنت ہوگی......دنیا میں

باقی دنیا......عقل کا استعمال......غلط یا صحیح ؟

خوشی ایسی کہ......کسی کی جان نہ جائے......کوئی نقصان نہ ہو

☆☆☆

مساوات کے بغیر مسلمان کیسے؟

کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ کہ پاکستان میں رہنے والے مسلمان اپنے سے غریب کمزور انسانوں، ملازمین کے کھانے کے برتن الگ، کھانے کی قسم الگ (دال، سبزی)، ذات پات کی تفریق ایسے ہی رکھتے ہیں جیسے ہندو مذہب کے لوگ رکھتے ہیں۔ دفتروں اور عملی زندگی میں صاحب اور غلام کے رویے رکھتے ہیں صرف مساجد، محفل میلاد اور دیگر مذہبی مجالس، محفلوں میں مساوات کا رویہ برتاؤ رکھتے ہیں۔

عید کی نماز پر سربراہ سب سے دیر سے آنے کے باوجود پہلی صف میں کھڑا ہوتا ہے۔

(شاید ٹی وی پر تصویر کیلیئے)
عقیدہ کیا اور عمل کیسے؟
یہ کیسے مسلمان......؟

☆☆☆

سچ بولنے کا پیمانہ

ہر انسان کا سچ بولنے کا پیمانہ خود اس کے اپنے پاس ہی ہوتا ہے۔ روزانہ رات کو سونے سے پہلے انسان دن بھر کی گفتگو کا خود ہی تجزیہ کر سکتا ہے کہ اس نے ایک دن میں کتنی بار جھوٹ بولنے کا عمل کیا ہے۔ بچے ایک دوسرے سے، چھوٹے بچے بڑے لوگوں سے، بڑے لوگ چھوٹے بچوں سے، بڑے لوگ آپس میں، کئی انسان مل کر ایک معاشرہ بنتے ہیں۔

جھوٹ بول کر کوئی فائدہ اٹھانے والے وقتی طور پر تو ممکن ہے مفاد حاصل کر لیتے ہوں گے لیکن مستقبل کی زندگی میں اس کے برے اثرات کا سامنا کرتے ہوئے ان کو یقین نہیں ہوتا کہ شاید ان کے کسی پرانے جھوٹ بولنے کا اثر ہے۔

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے جلد یا بدیر

☆☆☆

راہ سے بھٹکنے والے

پندرہ سو سال پہلے دنیا میں انسانی زندگی گزارنے کے لیے ایک مکمل عملی نمونہ پیش کیا گیا۔ اس کو ماننے والے اس کے بعد مختلف مفادات کے تحت اس صحیح راستہ سے ہٹ گئے۔ سادہ لوح عوام کو مختلف طریقوں سے وعدے وعید، ظلم و ستم، جبر سے، ڈرایا دھمکایا گیا۔

اب انسانی شعور کی بیداری سے انسان اصل راستہ کی جانب پھر گامزن ہے۔

ایسا سب تعلیم اور شعور کی بیداری سے ہو رہا ہے۔

☆☆☆

سچ نہ بولنا ایک جرم

کیا رہنماؤں کا قوم کے سامنے حقائق چھپانے کا عمل قوم کے ساتھ سچ نہ بولنے کا ایک

جرم تصور کیا جا سکتا ہے۔

حقائق چھپانا نہ صرف اپنے ساتھ دھوکہ بلکہ پوری قوم کے ساتھ دھوکہ ہوتا ہے۔
مستقبل کی نسل کے ساتھ دھوکہ
سماجی اور معاشی معاملات یا کسی شکست کے حقائق

☆☆☆

سیاست......عبادت

عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے کے عمل کا نام ہے۔ یعنی ملک، صوبہ، شہر، گاؤں، گلی محلّہ میں رہنے والوں کی زندگی کے ہر شعبہ کے بارے میں انتظامات کی دیکھ بھال کرنا اور مستقبل کے لیے منصوبہ جات بنانا ہوتا ہے۔ خوراک، صحت، رہائش، انصاف، تحفظ، امن و امان، برابری، میرٹ، روزگار، اس طرح یہ عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔

اگر سیاست میں حصہ لینے والے لوگ ملکی نظام کو تسلی بخش طریقے سے نہ چلا سکیں اور عوام مطمئن نہ ہوں تو پھر سیاست کو ذات مفاد یا کسی بیرونی طاقت کے مفاد کا نام دیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

حیادار لباس، اعلیٰ کردار، اچھا معاشرہ

انسانی تاریخی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم زمانے میں انسان (عورت یا مرد) اپنے جسم کو ڈھانپنے کے لیے پتوں کا استعمال کرتا تھا۔ رفتہ رفتہ انسانی شعور کی بیداری سے کپڑے کا لباس ایجاد ہو گیا۔ دنیا کے مختلف علاقوں میں مختلف موسم ہونے کی وجہ سے لباس کی اقسام ایجاد ہو گئیں۔ پہاڑوں پر سخت برف باری اور شدید سردی کے موسم میں اُون کے لباس بنے، میدانی علاقوں میں درمیانے اور صحرائی علاقوں میں گرمی کی وجہ سے سر اور گردن کو ڈھانپنے کے لیے ٹوپیاں اور کھلے لباس، ساحلی علاقوں میں نسبتاً ہلکے لباس بنائے گئے۔

خدا نے دنیا کے مختلف علاقوں میں انسانوں کو اچھی زندگی گزارنے کے طریقے، برے بھلے میں تمیز کرنے کی ہدایت دینے والے پیغمبر بھیجے۔ پیغمبروں نے اپنے رہنے والے علاقے کے

موسم کے مطابق لباس پہنا۔ مصر میں حضرت موسیٰؑ کا لباس سوتی کپڑے، حضرت عیسیٰؑ کا لباس کمبل سے بنا ہوا ٹاٹ کا لباس اور اسلام کی دعوت دینے والے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے سوتی کپڑے کا لباس اور سر پر سعودی عرب میں رائج عمامہ پہنا۔ جو انسان کی گردن کو گرمی سے بچاتا ہے (واضح رہے کہ سعودی عرب کے صحرائی موسم میں اون کی ٹوپی نہیں پہنی جا سکتی)۔ اسی طرح پہاڑوں پر صحرائی عمامہ نہیں پہنا جا سکتا۔

پیغمبروں نے خدا کی ہدایت کے مطابق انسانیت کے اصول بتائے جو سچ، مثبت سوچ و فکر، علم کا حصول، انصاف، دیانت، امانت، عزت، محبت، برداشت، درگزر، برابری جیسے سنہری اصولوں پر مبنی ہیں۔

کسی معاشرے میں انسان کا اعلیٰ کردار ہی اُس کی شخصیت کا مظہر ہوتا ہے۔ اسی سے معاشرے نکھرتے ہیں، امن و امان، تحفظ اور بھائی چارہ قائم ہوتا ہے۔ حیادار لباس جیسا بھی ہو۔

حیادار لباس...... اعلیٰ کردار...... باوقار خوش حال معاشرہ

☆☆☆

زمانۂ قدیم اور زمانۂ حال

زمانۂ قدیم میں ایک انسان دوسرے انسان کو بطور خوراک کھا جاتا تھا۔

اب زمانۂ حال میں ایک انسان دوسرے انسان کے حصے کی خوراک کھا جاتا ہے۔

عقل و شعور کا استعمال...... غلط...... یا...... صحیح

دنیا کے سب انسان برابر ہیں۔

☆☆☆

بے گناہ انسانوں کا قتل

دنیا میں کچھ انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جو ذہنی طور پر یہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں کہ آج کے زمانے میں دنیا میں سچ، انصاف، دیانت، امانت کا نظام قائم کرنے کی ذمہ داری صرف اُنہی کو سونپ دی گئی ہے۔ اس کے لیے وہ منصوبہ جات بناتے رہتے ہیں اور اپنی عقل کے مطابق

سارے وسیب میرے ہی تو ہیں............ میں ایک انسان

انسان...... جب سے پیدا ہوا۔

خوراک کی تلاش میں...... بھوک کی موت سے بچنے کیلئے...... دیس بدیس مارا مارا پھرا

پہاڑ، وادی، میدان، جنگل، صحرا، سمندر، دریا

جہاں خوراک...... وہیں رہائش

آبادی بڑھی...... ایک جگہ سے دوسری جگہ...... خاندان قبیلے بستے گئے

نام رکھتے گئے...... مشہور ہوتے گئے...... قصبے، شہر، ملک قدرت نے عقل و دانش کے سبق دیئے

پیغمبروں، ولیوں، ہدایت دینے والوں کے ذریعے

لیکن!

لالچ، طمع، ہوس، تعصب، نفرت، تکبر کے مارے انسان لڑتے رہے...... مرتے مارتے رہے

چھین لو، کھالو، ماردو، مرنے دو...... مرنا، مارنا...... درندوں کا کام

گزرا ہوا کل جیسا...... آج بھی ویسا

اکیسیویں صدی...... عقل و شعور کا انسان

فطرت جہاں پیدا کرے...... ایک جگہ یا دوسری جگہ

سارے وسیب انسانوں کے ہیں...... سارے وسیب میرے ہی تو ہیں

میں ایک انسان...... میرے جیسے ہی دوسرے انسان

امن، سلامتی، عزت، محبت، برداشت، احترام،

مل جل کر رہنے...... مل بانٹ کر کھانے کا نام...... انسان...... سب انسان

☆☆☆

صوفی

علم کا خزانہ...... عمل کا نمونہ

عبادت، سچ، انصاف، حسن اخلاق و اخلاص

نرم گفتار، نیک کردار...... اچھائی بھلائی سادگی کا پیکر

قلم کتاب......کل اثاثہ

پہاڑ، وادی، میدان، جنگل صحرا، ساحل، دریا

گدڑی......کوٹھڑی......خالی ہاتھ

منفی سوچ، دھوکہ فریب، منافقت

لالچ، طمع، ہوس، ظلم زیادتی

تعصب، نفرت، تکبر سے پاک

امن سلامتی، عزت، محبت

برابری، برداشت، احترام......انسانیت کا پیغام

سب انسان

☆☆☆

سائنس ٹیکنالوجی اور مسلمان

مختلف مذاہب کی تعلیمات میں بھی نماز (عبادت) اور زکوٰۃ کا تصور بیان کیا گیا ہے۔ دنیا میں آج 2010ء اور مستقبل کا دور سائنس و ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ اگر اسی طرح دنیا کیحالات چلتے رہے تو مسلمانوں کی اس شعبہ زندگی میں محرومیت کو دیکھتے ہوئے یہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اگر مسلمانوں نے اس شعبے کو اپنانے میں کوشش نہ کی تو ہو سکتا ہے کہ مستقبل میں مسلمان، غیر مسلمان اقوام کی مالی امداد زکوٰۃ کے محتاج ہو جائیں۔

☆☆☆

شاید دنیا میں رہنے والے انسان

دل و دماغ، آنکھیں، کان، چہرہ، ہاتھ، بازو، پاؤں، ٹانگیں، حتیٰ کہ خون کا رنگ بھی ایک جیسا۔

ضروریات زندگی، پانی، خوراک، رہائش، روزگار، بیماری کا علاج سب کی ضرورت۔

دنیا کے حالات کو دیکھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ دنیا میں رہنے والے انسان یہ بات تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں کہ سب انسان ہی ہیں اور ایک ہی جیسے ہیں۔

شاید اس لیے کہ

1۔ ان کے والدین، خاندان، رہنے کی جگہ، ملک، رنگ ونسل، خدوخال، قدوقامت عقیدہ، مذہب، مختلف ہیں۔

2۔ طاقت، دولت، ٹیکنالوجی اور خطرناک ہتھیار کے مالک ہونے کے باعث۔

تعصب، نفرت، غرور، تکبر، جیسی ذہنی بیماریوں میں مبتلا انسان۔

نتیجہ:۔ دنیا میں انسانوں کی اکثریت زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم۔

☆☆☆

دھوکہ فریب کا نقصان

دنیا میں کچھ لوگ اصل بات یا حقیقت کو چھپا کر مختلف حیلوں بہانوں اور الفاظ کی آڑ لے کر اپنا مفاد حاصل کرتے ہیں۔ کسی ناجائز مفاد کو حاصل کرنے کے لئے لوگوں کی بڑی تعداد بھی اگر اکٹھا ہو کر ناجائز بات کو جائز بیان کرے تو بھی ایسی بات ناجائز ہی رہے گی۔

ناجائز بات سے مفاد حاصل کرنے والے اس کا کوئی وقتی فائدہ ضرور حاصل کر لیتے ہوں گے۔ حقیقت کسی نہ کسی دن سامنے آجاتی ہے۔ جس کا نقصان ان کی زندگی میں ہی یا آئندہ آنے والی نسل کو بھگتنا ضرور پڑتا ہے۔

زندگی کی اصل خوشی سچ اور حقیقت کو ظاہر کرنے کے عمل میں ہی پوشیدہ ہے۔

☆☆☆

غریب اور غربت
(تیسرا حصہ)

جاگیردار/ بڑی طاقت/ کمی کمین/ غریب ملک اور پانچ مرلہ سکیم

جاگیرداری نظام میں زمین جاگیردار کی ہوتی تھی اور کمی کمینوں کو زمین پر کام کرنے کے عوض دانے (روٹی) اور رہائش کیلئے ایک ٹوٹا پھوٹا کمرہ مل جاتا تھا۔ جب کبھی جاگیردار ناراض ہوتا تھا تو اس کمی کو دھمکی دی جاتی تھی کہ وہ اس کی جاگیر سے باہر نکل جائے۔ اس غریب نے کہاں جانا ہوتا تھا۔ وہ چاروناچار اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتا تھا۔ یہ تو پانچ مرلہ سکیم میں اس کو تحفظ دے دیا کہ وہ جاگیردار کو چھوڑ کر محنت مزدوری بھی کر سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح دنیا میں بڑی طاقت ایک جاگیردار ہے اور چھوٹے ملک کمی کمین کے زمرے میں آتے ہیں کیونکہ ان کا معاشی نظام بڑی طاقت کے کنٹرول میں ہوتا ہے اور یہ غریب ملک امیر ملکوں کے چنگل میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ جس دن چھوٹے ملکوں کو کسی نے پانچ مرلہ سکیم کی طرح تحفظ دے دیا۔ غریب ملک بھی آزاد ہو جائیں گے۔

☆☆☆

غریبوں کی خوشیاں

ایک غریب ملک میں ایک جنگی جہاز F-16 آیا اس ملک کے سربراہ اس کو دیکھنے گئے۔ وہ اس جہاز کے کاک پٹ میں بیٹھے اور ان کے رفقائے کار جہاز پر کبھی چڑھتے کبھی اترتے۔ بالکل اسی طرح ایک غریب مزدور پیسے جمع کر کے اپنے روزگار کیلئے ایک کھوتی ریڑھی (گدھا گاڑی) لایا تو پورا گھر اس کھوتی ریڑھی کے اردگرد گھوما۔ بچے خوشی سے گدھا گاڑی پر کبھی چڑھتے کبھی اترتے۔ خوشیاں تو ایک جیسی ہوتی ہیں چاہے غریب مزدور کی ہو یا کسی ملک کے سربراہ کی۔

☆☆☆

دنیا کے غریبوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے ایک التجا

کائنات اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے، انسان دنیا میں اللہ کا نائب ہے اور اس دنیا میں دولت، اختیار ایک آزمائش ہے، دنیا میں انسانوں کیلئے تمام وسائل پیدا کر رکھے ہیں۔

اس دنیا میں کئی امیر ملکوں میں تو بلیوں کے رہنے کے لیے الگ بیڈ روم ہیں اور غریب ملکوں میں انسان کھلی زمین پر سوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ با اختیار لوگوں کو اور اختیار دے، امیر لوگوں کو اور دولت دے لیکن دنیا کی آبادی کے 70 فیصد ان غریب نائبین کو صرف خوراک اور بنیادی سہولتیں عطا فرما۔ جس طرح صرف امیر ممالک میں سوشل سیکورٹی کے سسٹم کے تحت ہر شہری کو خوراک اور الاؤنس حکومت کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

☆☆☆

غریبوں کا مال لوٹ کر اپنی شناخت تبدیل کر لینے والے

1978ء کے قریب فنانس کمپنیوں کی آڑ میں اس وطن عزیز میں لوگوں کا پیسہ لوٹا گیا۔ کسی کی پنشن، کسی بیوہ کا سرمایہ، کسی بیروزگار کو نوکری دینے کے چکر میں اس وقت لٹیروں نے بہت مال لوٹا۔ ان میں سے ایک کمزور لیٹرا اپنی شناخت، اپنا نام اور والد کا نام تبدیل کر کے غیر ملک بھاگ گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنے ملک میں واپس آیا۔ تو اس کو ایک جاننے والا ملا، اس نے حال چال پوچھا۔ تو لٹیرے نے اپنی پہلی شناخت سے انکار کر دیا۔ اپنے اصل باپ کو باپ ماننے سے انکار کر دیا۔ چند پیسوں کی خاطر ایک انسان حلال زادے سے حرامزادہ بن گیا۔

☆☆☆

اس دنیا میں عزت والا کون ہے؟

ایک ریڑھی والا، ایک پھیری والا، ایک ٹھیلے والا، ایک مزدور جو اپنے ہاتھ سے کام کر کے کماتا ہے اور نیک و اچھے کردار کا مالک ہے یا ناجائز کمائی کر کے دولت کمانے والا اور برے

کردار کا مالک ہے۔ باعزت اور اچھا کون ہے؟

ایک غریب کی روح کو اللہ نے ایک غریب کے گھر میں بھیجا ہے وہ خود اپنی مرضی سے تو نہیں آئی۔ ذرا غور کیجئے جو انسان آج سے سو سال، دو سو سال یا ہزار سال پہلے ساٹھ سال کی عمر میں فوت ہو گئے، اب ان کی روح کہاں ہے؟ اللہ کے قرآن پر یقین کرتے ہوئے انسان نے یہ چند سال گزارنے ہیں، آزمائش تو مال اور اختیار والوں کی ہے؟ اللہ آخرت کے روز اللہ مال والوں سے پوچھے گا کہ تم نے اپنا مال غریبوں کی بھلائی پر بھی خرچ کیا یا خود ہی عیش کرتے رہے اور اختیار والوں سے پوچھے گا کہ تم نے انسانوں کی بھلائی کے لیے کیا خدمات انجام دیں یا اپنا ہی گھگو بجاتے رہے؟

☆☆☆

اللہ جب چاہے کسی امیر کو غریب کر دے

حال ہی میں آنے والے سونامی طوفان میں بچ جانے والے ایک جزیرے کے مالک کو غریبوں کے ساتھ ایک ہیلی کاپٹر کے پیچھے پیچھے روٹی کے ایک ٹکڑے کیلئے بھاگتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ اسی طرح حالیہ کشمیر میں آنے والے زلزلہ میں دیکھا گیا ہے کہ ارب پتی انسان چند سیکنڈ کے زلزلہ کے بعد روٹی کے ایک ٹکڑے کا محتاج ہو گیا۔

یہ اللہ کی نشانیاں ہیں، سبق کیلئے اور عبرت کیلئے، کوئی خیال کرے یا نہ کرے

☆☆☆

ترقی یافتہ ملک یا بھٹہ مالک

امیر ملک غریب ملکوں کو قرضہ دیتے ہیں۔ پھر قسط وار سود کے ساتھ وصول کرتے رہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح بھٹہ مالک بھی اپنے مزدورں کو قرضہ دیتا ہے اور قسط وار ساری زندگی وصول کرتا رہتا ہے اور ان کی نسلیں قرض دار رہتی ہیں۔ غریب ملک بھی بھٹہ مزدور کی طرح امیر ملکوں کے قرض دار رہتے ہیں۔ اور ساری عمر قرضہ ہی اتارتے رہتے ہیں اور غریب ہی رہتے ہیں۔ بھٹہ مزدور کے بچے زندگی کی سہولتوں علاج وغیرہ سے محروم رہتے ہیں۔ اسی طرح غریب ملکوں کے

عوام بھی زندگی کی سہولتوں کے لئے کسی کے محتاج رہتے ہیں۔

☆☆☆

غریب ملکوں میں غریب کے لئے جنت کا نظارہ

دنیا کے ترقی پذیر غریب ملکوں کے اعلیٰ عہدہ داروں، رہنماؤں کی رہنے سہنے (خوراک، رہائش، سواری، علاج، تحفظ، دورے وغیرہ) کی سہولتوں سے اگر کسی غریب (صاف پانی، علاج، خوراک، روزگار، چھت، تحفظ سے محروم) کو صرف ایک دفعہ گزار دیا جائے تو اس کے لئے دنیا میں ہی جنت کے برابر ہوگا۔

نوٹ: ایسے باسہولت لوگ محروم انسانوں کی بہتری کیلئے کیا خدمت سرانجام دیتے ہیں؟ ایک سوال؟

☆☆☆

غربت کی وجہ سے تنگی اور معصوم بچوں کا قتل

ایک غریب آدمی نے غربت سے تنگ آکر اپنے معصوم بچوں کو جان سے مار ڈالا۔

کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ انسان اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے خاندان کے افراد کی تعداد کا پہلے سے ہی تعین کرلے کہ وہ کتنے افراد کے کھانے پینے کا بندوبست کرسکتا ہے۔ جس کے لیے میاں بیوی اپنی فطری خواہش کو پورا کرتے وقت ایجادات کا استعمال کرسکتے ہیں۔ تاکہ بعد میں غربت کے ہاتھوں مجبور ہوکر اولاد قتل نہ کرنی پڑے۔ کسی بھی ایجاد کا خیال خدا ہی انسان کے ذہن میں ڈالتا ہے۔ ایجاد کو انسانیت کے فائدے کے لیے استعمال کرنا برا نہیں ہوسکتا۔ البتہ انسان کا غربت کی وجہ سے اولاد کو جان سے ماردینا جرم قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 31: انسان کو بچے پیدا کرکے یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ کوئی دوسرا ان کا خیال کرے۔ اگر ملک کی حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتا ہے تو انسان کو اپنے حقوق ملک کی حکومت کو سرنڈر کرنا ہوگے جو ممکن نہیں آبادی میں اضافہ کی وجہ سے زرعی زمین رہائشی علاقوں میں تبدیل ہوتی جارہی

عوام بھی زندگی کی سہولتوں کے لئے کسی کے محتاج رہتے ہیں۔

☆☆☆

غریب ملکوں میں غریب کے لئے جنت کا نظارہ

دنیا کے ترقی پذیر غریب ملکوں کے اعلیٰ عہدہ داروں، رہنماؤں کی رہنے سہنے (خوراک، رہائش، سواری، علاج، تحفظ، دورے وغیرہ) کی سہولتوں سے اگر کسی غریب (صاف پانی، علاج، خوراک، روزگار، چھت، تحفظ سے محروم) کو صرف ایک دفعہ گزار دیا جائے تو اس کے لئے دنیا میں ہی جنت کے برابر ہوگا۔

نوٹ: ایسے باسہولت لوگ محروم انسانوں کی بہتری کیلئے کیا خدمت سرانجام دیتے ہیں؟ ایک سوال؟

☆☆☆

غربت کی وجہ سے تنگی اور معصوم بچوں کا قتل

ایک غریب آدمی نے غربت سے تنگ آکر اپنے معصوم بچوں کو جان سے مار ڈالا۔

کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ انسان اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے خاندان کے افراد کی تعداد کا پہلے سے ہی تعین کر لے کہ وہ کتنے افراد کے کھانے پینے کا بندوبست کر سکتا ہے۔ جس کے لیے میاں بیوی اپنی فطری خواہش کو پورا کرتے وقت ایجادات کا استعمال کر سکتے ہیں۔ تا کہ بعد میں غربت کے ہاتھوں مجبور ہو کر اولاد قتل نہ کرنی پڑے۔ کسی بھی ایجاد کا خیال خدا ہی انسان کے ذہن میں ڈالتا ہے۔ ایجاد کو انسانیت کے فائدے کے لیے استعمال کرنا برا نہیں ہوسکتا۔ البتہ انسان کا غربت کی وجہ سے اولاد کو جان سے مار دینا جرم قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 31: انسان کو بچے پیدا کر کے یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ کوئی دوسرا ان کا خیال کرے۔ اگر ملک کی حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتا ہے تو انسان کو اپنے حقوق ملک کی حکومت کو سرنڈر کرنا ہونگے جو ممکن نہیں آبادی میں اضافہ کی وجہ سے زرعی زمین رہائشی علاقوں میں تبدیل ہوتی جارہی

ہے جس سے زرعی زمین کا رقبہ کم ہوتا جا رہا ہے یا تو خدا سے دعا کی جائے کہ وہ کسی طرح زمین کا زرعی پیداواری رقبہ اور بڑھا دے یا خدا کی دی ہوئی انسانی عقل سے کام لیتے ہوئے آبادی کو کنٹرول میں رکھا جائے۔ بنگلہ دیش ایک اسلامی ملک ہے اس نے بھی ایجادت کے استعمال کو جائز قرار دیتے ہوئے اپنی آبادی کے بڑھتے ہوئے اضافے میں کنٹرول پالیا ہے۔

☆☆☆

دنیا کے ملکوں کا آپس میں مختلف چیزوں کا موازنہ

آج کل مہنگائی کا دور ہے، عام طور پر غریب ملکوں کے ذمہ دار لوگ زندگی کی بنیادی ضروریات مثلاً روٹی وغیرہ کی اپنے ملک کی قیمتوں کا ایک دوسرے ملک سے موازنہ کرتے رہتے ہیں۔ کیا کبھی غریب ترقی پذیر ملکوں کے ذمہ دار لوگوں نے اپنے ملک کے دوسرے شعبوں کا موازنہ بھی ترقی یافتہ ملکوں کے ساتھ کیا ہے؟ مثلاً تعلیم، سماجی و معاشی، روزگار کی فراہمی، صحت کا خیال، بنیادی سہولتوں کی فراہمی وغیرہ۔ کیا غریب ملک غریب رہ کر ہی ایک دوسرے سے موازنہ کرتے رہیں گے کہ فلاں ملک میں ان سے زیادہ مہنگائی ہے اور فلاں ملک ان سے زیادہ غریب ہے۔ کہیں دنیا کے غریب ملک ایک سوچی سمجھی عالمی سازش کا شکار تو نہیں ہو رہے؟ دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا کے غریب ملک غریب ہی رہے ہیں سوائے چند ایک مثالوں کے۔

اگر غریب ملکوں کے زندگی کے نظام ایمانداری، دیانتداری اور انصاف کے ساتھ چلائے جائیں تو وہ بھی ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ان کے عوام ترقی یافتہ ممالک کے عوام کی طرح خوشحال زندگی گزار سکتے ہیں۔

☆☆☆

غریب ملکوں کی جبری پسماندگی

ترقی یافتہ امیر ملکوں میں انسانی حقوق، آزادی، انصاف کی فراہمی، صحت کا خیال، بیروزگاروں کو الاؤنس، عوام کو بنیادی سہولتوں کی فراہمی کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ مذاہب میں زندگی

گزارنے کے لیے جوتعلیمات دی گئی ہیں ماسوائے چند کے یہ ممالک ان پرعمل کرنے کے سلسلے میں زیادہ کامیاب ہیں۔غریب اور ترقی پذیر ملک ابھی تک اپنے ہرقسم کے مسائل، اقتدار کی لڑائی، ناجائز اور جائز طریقے سے دولت کے حصول کی لڑائی، انسانوں کو کسی نہ کسی طریقے سے غلام رکھنا، سماجی معاشی ناانصافی، بیروزگاری، بنیادی سہولتوں کی فراہمی وعدم فراہمی کے چکروں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جہاں مذاہب کی تعلیمات کا کوئی اثر عملی طور پر نظر نہیں آتا۔شاید غریب ملکوں کے بنیادی مذہب کا مطلب اپنے طور پر غریب رہنا یا طاقتور ملکوں کی طرف سے غریب رکھنا ہی ہوتا ہے۔

☆☆☆

دولت مند انسانیت اور غربت کی ماری بے اختیار انسانیت

دولت مند بااختیار انسانیت......کو......

غریب، محرومیت کی ماری بے اختیار انسانیت......کا......

خیال رکھنے کی ضرورت ہے

جو دولت مند بااختیار ہو اور غریبوں، محروموں کی اچھائی/ بھلائی بہتری کا خیال نہ کرے اس کے لیے کونسا لفظ استعمال ہوسکتا ہے

باعزت..........بیوقوف..............لعنت

☆☆☆

امن کی فاختہ......غربت میں اضافہ

دنیا میں انسانوں کی اکثریت غربت کی زندگی گزار رہی ہے۔ دوسری طرف امن کے علمبردار امن کی فاختہ کا رول ادا کررہے ہیں۔ دنیا میں غربت ایک بھوکی بلی کی شکل اختیار کررہی ہے۔ جس کو دیکھ کر امن کی فاختاؤں نے اپنی آنکھیں بند کررکھی ہیں۔ غربت کی بلی کو خوراک کی ضرورت ہے۔

دنیا کے ذمہ دار اس پہلو کی طرف بھی توجہ فرمائیں

☆☆☆

ماہرین معاشیات سے ایک سوال

دنیا میں شعبہ معاشیات میں ایم اے، ایم بی اے، پی ایچ ڈی کرنے والے ماہرین معاشیات کہلاتے ہیں۔ کیا وہ صرف ایک ہی نقطہ پر پی ایچ ڈی کرتے ہیں کہ غریب کو اور غریب کیسے کیا جائے۔ دنیا میں انسانوں کے ظاہری حالات تو یہی ظاہر کرتے ہیں۔

نوٹ: دولت مند لوگ ماہرین معاشیات کو بڑی بڑی تنخواہوں پر اس لیے ملازم رکھتے ہیں کہ ان کی دولت کو مزید کیسے بڑھا سکتے ہیں اگر وہ اس کا مقصد پورا نہیں کرتا تو اس کو ملازمت سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔ جتنا بڑا ماہر معاشیات ہوگا اس کو اتنے ہی زیادہ طریقے اور گُر آتے ہونگے کہ غریب کو اور غریب کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کی ساری دولت دنیا کے صرف 2 فیصد انسانوں کے قبضے میں ہے کیا یہ انہی ماہرین کی کاوشوں کا نتیجہ ہے؟

کیا معاشیات کی کوئی ایسی کتاب بھی ہے جس میں غریبوں کی حالت بہتر بنانے کے فارمولے درج ہیں

اور وہ کس لائبریری میں رکھی ہوئی ہے؟

☆☆☆

ترقی پذیر غریب ملک اور بعض صاحب اختیار لوگ

دنیا کے بعض ترقی پذیر غریب ملکوں میں ایسے بھی صاحب اختیار لوگ ہوتے ہیں جو تنخواہ عوام کے خزانے سے وصول کرتے ہیں لیکن خدمت کے جذبے سے عاری ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے اختیار کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے اپنا رعب/ٹھکہ جماتے رہتے ہیں۔ اور عام شہری ایسے رعب جمانے والے لوگوں سے تعلق رکھنے کو بڑا فخر سمجھتا ہے۔ حالانکہ ایسے بااختیار لوگوں کی اصل ذمہ داری تو بلاتمیز عوام کی خدمت کرنا ہوتی ہے۔

ترقی یافتہ ملکوں نے ترقی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر لوگوں کی مدد سے کی ہے۔ اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے والوں کو عدالت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

خدمت سب کی اور ایک جیسی ...... سب کیلئے اور ایک جیسا اصول اپنانے سے عوام

کی بہتری ہوتی ہے۔

☆☆☆

سربراہوں کی حفاظت اور غربت میں اضافہ

دنیا میں ملکوں کے سربراہوں کے حفاظتی اخراجات میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے دوسری طرف انسانوں کی بھوک اور غربت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ دنیا میں مختلف ممالک ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں جس وجہ سے ملکوں کے سربراہوں کو حفاظتی اقدامات کرنے پڑتے ہیں؟

☆☆☆

غریب ملکوں کے عوام اور بنیادی سہولتوں کا انتظار

دنیا میں جس ملک کے عوام کسی بھی وجہ سے تعلیم حاصل نہ کر سکیں یا دیگر وجوہات کی بنا پر زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم رہ جائیں۔ کم تعلیم کی وجہ سے زندگی میں جذباتیت غالب آ جاتی ہے۔ انہی جذبات کا فائدہ ان کے رہنما اٹھاتے اور عوام کو اچھے مستقبل کے سہانے خواب دکھاتے رہتے ہیں۔ اور بیچارے عوام سالہا سال سے انتظار میں ہی رہتے ہیں۔ انتظار کا یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا ہے اور شاید یہ سلسلہ جاری رہے گا اور عوام نسل در نسل بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے انتظار میں ہی رہیں گے۔ حتیٰ کہ قیامت کا روز آ جائے گا۔ پھر شاید اللہ ہی ان محروم انسانوں کو جنت میں بھیجے گا؟

اللہ نے دنیا میں ہر انسان کو عقل اور جسم جیسی نعمت سے نوازا ہے۔

☆☆☆

اداروں کا ایک دوسرے میں دخل دینا اور اس کا معاشرے پر برا اثر ہونا

دنیا میں انسان نے اپنی زندگی کو اچھے اور محفوظ طریقے سے گزارنے کے لیے اپنے اپنے ملک میں پارلیمنٹ، عدلیہ اور انتظامیہ جیسے ادارے قائم کیے اور ان کی اپنی اپنی حدود مقرر

کیں۔جس ملک میں یہ ادارے اپنی حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے کاموں میں مداخلت کرتے ہیں تو اس ملک کے معاشرے کی شکل بگڑ جاتی ہے ملک کا توازن خراب ہو جاتا ہے اور عوام کی حالت ہر لحاظ سے ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے۔(انصاف، میرٹ، تحفظ، صحت، روزگار)

دنیا میں دیکھا گیا ہے کہ جس ملک میں ادارے ایک دوسرے میں مداخلت نہیں کرتے وہ ملک ترقی کر جاتا ہے۔

نوٹ: جو دوسرے کو نا اہل سمجھتا ہے کہیں وہ خود تو نا اہل نہیں ہوتا۔

☆☆☆

کیا غریب آٹومیٹک صبر کرنے والا اور اللہ کا شکر گزار بندہ ہے

جب غریب کو پینے کے لیے صاف پانی نہ ملے، کھانے کیلئے پوری خوراک نہ ملے، بیماری کیلئے علاج نہ ہو سکے، روزی کمانے کیلئے روزگار نہ ملے، بروقت انصاف نہ ملے، رہنے کیلئے چھت نہ ملے تو وہ صبر کرے گا اور اس کے علاوہ شکر گزاری کرنے کے سوا اس کے پاس کیا چارہ رہ جاتا ہے۔کیا ایسا انسان آٹومیٹک اللہ کا صبر کرنے والا شکر گزار بندہ نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انسانوں کو درجے دیئے ہیں اور اس بنا پر ان کو آزمائش میں ڈالا ہے۔آخرت میں تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب لے گا۔

☆☆☆

معاشی اصول میں تبدیلی غریب کو غریب کیسے رکھنا ہے،

زمانہ قدیم سے دنیا میں طاقتور انسان اپنی برتری قائم رکھنے کے لیے غیر تحریری معاشی اصول پر عمل کرتے چلے آئے ہیں کہ "غریب کو غریب کیسے رکھا جائے" تا کہ وہ اپنی من مانی کر سکیں۔

اب زمانہ جدید میں اس اصول میں کچھ تبدیلی آ گئی ہے کہ "غریب کو مزید غریب کیسے کیا جائے۔"

دنیا میں غربت میں دن بدن اضافہ اسی اصول پر عمل کرنے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

مختلف قسم کے لوگ اور مختلف لباس

ایک ہی ملک میں انسانوں کے درمیان مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ان کے لباس مختلف ہوتے ہیں۔کئی ملکوں میں اکثریت ایسی مخلوق کی بھی ہوتی ہے جو غربت کے لباس میں ملبوس ہوتی ہے۔

(صاف پانی سے محروم، روزگار سے محروم، علاج سے محروم، انصاف سے محروم، تحفظ سے محروم)

دنیا میں ان کی غربت ہی ان کی محافظ ہوتی ہے۔

غربت سے نچلا درجہ جانور کا ہوتا ہے۔

☆☆☆

عوام کو بیوقوف کہنے یا سمجھنے والے خود احمق ہوتے ہیں

عام طور پر غریب ملکوں میں غربت کی وجہ سے عوام تعلیم حاصل نہیں کر پاتے اور وہ اپنے دکھ درد دور کرنے کے لیے حکمران لوگوں سے امیدیں وابستہ رکھتے ہیں۔حکمران، رہنما اِن کو اچھے دنوں کی امید دلاتے ہیں اور عوام اپنی معصومیت میں ان کا ساتھ دیتے ہیں۔حکمران خود تو سہولتوں کے مزے لیتے رہتے ہیں جن کی ادائیگی عوام کے خزانے سے ہوتی ہے لیکن عوام کو زندگی کی بنیادی سہولتیں فراہم کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔

وہ ایسے بھی خیال کرتے ہیں کہ جب ان کو لوگ ''صاحب، جناب'' کہہ کر پکارتے ہیں وہ ایسا رہنماؤں کی معاشرے میں بلند حیثیت کی وجہ سے کرتے ہیں۔کوئی محروم شخص اس کو محروم رکھنے والے شخص کو''صاحب، جناب'' کہہ سکتا ہے؟ اگر وہ کہتا ہے تو وہ کسی مجبوری کے تحت کہتا ہے۔ لیکن اس کے لاشعور میں محروم رکھنے والے شخص کیلئے اچھے خیالات نہیں ہو سکتے۔اگر اس کو کسی انتقامی کارروائی کا ڈر خوف نہ ہو تو وہ رہنماؤں کو ظاہر میں بھی اچھے الفاظ سے یاد نہیں کریں گے۔

بیوقوف اور احمق کون......

☆☆☆

غریب ملک اور بچیوں کی شادی کا مسئلہ

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں فضل کے لحاظ سے درجے رکھے ہیں کسی کو زیادہ اور کسی کو کم۔اللہ

تعالیٰ انسانی روح کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ کسی کو امیر اور کسی کو غریب کے گھر۔ مشاہدے میں ہے کہ دنیا میں خواتین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح بچیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ بے شمار گھرانوں کی بچیاں جہیز نہ ہونے کی وجہ سے شادی کے انتظار میں بیٹھی رہتی ہیں۔ کچھ بچیاں جہیز کی وجہ سے، کچھ اچھے شوہر کے انتظار میں، کچھ ویسے ہی کوئی رشتہ نہیں ہے۔ یہ ایک گھمبیر مسئلہ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ علماء، حکمران، نمائندے اور مخیر حضرات کے لیے لمحہ فکریہ ہے اس کا اجتماعی طور پر کوئی حل سوچا جائے۔

تجویز: (1) ملک کی ہر بچی کی جہیز کی ضرورت حکومت وقت پوری کرے۔ (2) مخیر حضرات بچیوں کے جہیز کے لیے فنڈ دیں۔ (3) اس ضمن میں کوئی رضا کارانہ تنظیمیں کوئی مثبت قدم اٹھائیں۔

☆☆☆

ملاوٹ شدہ خوراک اور غربت

غریب ملکوں میں روزگار کی کمی ہوتی ہے اور اس میں رہنے والے غریب انسان بمشکل روزی کماتے ہیں وہ تھوڑی سی روزی کما کر جب ملاوٹ شدہ خوراک کھاتے ہیں تو بیمار پڑ جاتے ہیں۔ کیا یہ ظلم نہیں کہ ایک تو بمشکل روزی کماتے ہیں اور ملاوٹی خوراک کی وجہ سے بیمار پڑ جاتے ہیں اور بیماری کے علاج کے لیے اس کے پاس پیسے بھی نہیں ہوتے۔ ملاوٹ کو چیک کرنا اور ختم کرنا کس کا کام ہے؟

دیہاڑی دار لوگوں کی کسی انجمن کا؟ سکولوں کے بچوں کا؟ رضا کار اداروں کا؟ عوام کے نمائندوں کا؟

حکومت وقت کا؟ یا اقوام متحدہ کے کسی ادارے کا؟

نوٹ: کسی ملک میں ملاوٹ کو چیک کرنا بہتر ہے یا صحت کا بجٹ بڑھانا۔

غریب کی زندگی میں ایسے بہت سارے دوسرے المیے بھی ہیں۔

☆☆☆

غریب ملکوں میں تیز رفتار ترقی کیلئے ایک ناچیز رائے

دنیا کے کسی غریب ملک میں اگر سیاستدان فہم وفراست کے مالک نہ ہوں اور ملک کو اچھی طرح چلانے میں ناکام ثابت ہوں تو ایک تجویز ہے کہ اس ملک کی فوج کے سپہ سالار کو صدر اور دیگر افسران کو بلحاظ عہدہ اس ملک کی سینٹ، قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلی اور ضلع اسمبلی کے اعزازی ممبر بنا دیا جائے۔ ایسا کرنے سے اپنا Chain of Comand ایک رہے گی۔ وزیروں، مشیروں کے اخراجات میں بچت ہوگی، کورم پورا نہ ہونے کی کوئی شکایت نہ ہوگی اور اسمبلیوں میں کوئی گالی گلوچ نہیں ہوگی۔ ایسا کرنے سے ملک کی ترقی کی رفتار تیز تر ہو جائے گی۔

اگر ایسے ملک میں جمہوریت کو دوبارہ لانا ضروری ہو تو سیاست میں حصہ لینے والوں کا تحریری ٹیسٹ ہونا چاہیے۔

☆☆☆

کیا کرپشن ایک نشہ ہوتا ہے؟

دنیا میں بعض ظالم انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے مخالف کے بچے کو سازش کے ذریعے کسی نہ کسی طریقے سے نشے کا عادی بنا دیتے ہیں۔ وہ بیچارہ بچہ نشے کا عادی ہو کر اپنے گھر کیلئے بوجھ بن جاتا ہے اور آہستہ آہستہ اس کے گھرانے کو نقصان پہنچنا شروع ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح ایک طاقتور ملک غریب ملک کے معاشرے کو قرضوں کے جال اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعے مختلف ہتھکنڈوں سے کرپشن پھیلا کر اس ملک کے شہریوں اور ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔

غریب ملک کے عوام اور ذمہ دار لوگ طاقتور ملک کی سازشوں کا خیال کریں۔

☆☆☆

ٹوٹی ہوئی سڑکیں اور غریب ملک کا نقصان

ترقی پذیر غریب ملکوں میں آمدورفت کیلئے استعمال ہونے والی سڑکیں عام طور پر ٹوٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان پر چلنے والی ہر قسم کی گاڑی کھڑکھڑانے کی وجہ سے ہر طرح سے

کھڑک جاتی ہے۔ اس کے ٹائر، انجن اور باڈی کے پرزے جلدی بدلنے پڑتے ہیں۔ یہ سارے ٹائر اور پرزے عام طور پر غیر ملک سے امپورٹ کرنے پڑتے ہیں۔ جس پر قیمتی زرمبادلہ (ڈالر) خرچ کرنا پڑتا ہے۔ جس سے قومی خزانے پر نہایت بھاری اثر پڑتا ہے۔ بالآخر یہ نقصان عوام کو ہی اٹھانا پڑتا ہے۔ اگر سڑکوں کی تعمیر میں کوئی کوتاہی نہ رہ جائے اور ان کی بروقت مرمت ہو جائے تو غریب ملکوں کے عوام ایک بہت بڑے نقصان سے بچ سکتے ہیں۔ اور یہی رقم کسی اور قومی تعمیری پروجیکٹ میں خرچ ہو سکتی ہے۔ جس سے ملک کی ترقی اور عوام کی بہتری میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆

غریب ملک کی ترقی کیلئے ایک راستہ

دنیا کے کسی بھی ترقی پذیر غریب ملک میں ترقی تب ممکن ہے جب کوئی بڑا عہدے والا، دولت والا، کاروبار والا یا کسی بھی بڑی حیثیت کا مالک لائن میں لگ کر عام لوگوں کے ساتھ اپنی باری پر یوٹیلیٹی بل (بجلی، فون، گیس) بنک میں جمع کروانے میں یا کسی بھی ایسی جگہ جہاں عام شہری لائن میں لگتے ہوں (ایئر پورٹ یا کھیل کا میچ دیکھنا وغیرہ) بے عزتی محسوس نہیں کرے گا۔

نوٹ: غریب ملکوں کے بڑے لوگ جب ترقی یافتہ ملکوں میں جاتے ہیں تو وہاں ہر قسم کی لائن میں چپ چاپ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیا وہاں ان کو اپنی عزت اور بے عزتی کا خیال نہیں ہوتا؟

غریب ملکوں کی ترقی کی راہ میں رکاوٹوں میں سے ایک رکاوٹ یہ بھی ہے۔

☆☆☆

لیڈروں اور عوام کی جدوجہد اور ان کی خوش نصیبی

غریب ملکوں میں سیاسی لیڈر عوام کی خدمت کرنے کیلئے ہمیشہ جدوجہد میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کے چاہنے والے عوام بھی ان کے ساتھ جدوجہد میں شریک رہتے ہیں۔ جو سیاسی

لیڈر اقتدار میں آجاتے ہیں وہ عوام کی خدمت کرنا شروع کر دیتے ہیں اور جو لیڈر اقتدار سے باہر ہوتے ہیں وہ پھر جدوجہد میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ عوام کتنے خوش نصیب ہیں کہ ان لیڈروں کو بار بار اقتدار دلوا کر اپنے دیرینہ مسائل حل کروا لیتے ہیں؟

نوٹ: اپوزیشن لیڈروں کا ہمیشہ سے ایک نعرہ یہ بھی رہا ہے کہ وہ اقتدار میں آکر پہلے والوں کا حساب لیں گے۔ یہ آج تک کسی کو پتہ نہیں چل سکا کہ ''حساب'' کیا ہوتا ہے؟

☆☆☆

غریب ملکوں کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ جانچنے کا ایک پیمانہ

دنیا کے ترقی یافتہ طاقتور ملک مختلف سازشوں کے ذریعے غریب ملکوں کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر دیتے ہیں۔ غریب ملکوں کے خلاف کی جانے والی سازش جانچنے کے لیے ایک پیمانہ یہ ہو سکتا ہے

1۔ اگر غریب ملکوں کے لیڈروں اور نوکر شاہی کے کارندوں کے پاس ناجائز دولت ہو تو یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ طاقتور ملکوں کی سازشوں کے آلہ کار ہو سکتے ہیں۔

2۔ اگر یہ لیڈر اور نوکر شاہی کے کارندے اپنی کم علمی اور نااہلی سے امیر ملکوں کی ایسی پالیسیوں پر عملدرآمد کرواتے ہیں جن سے غریب ملک غریب ہی رہتے ہیں۔ تو پھر بھی یہ ان کی سازشوں کے آلہ کار ہو سکتے ہیں۔

اگر غریب ملکوں میں ایسا ہی ہوتا رہا تو پھر غریب ملک ہمیشہ غریب ہی رہیں گے۔

عوام تو معصوم ہوتے ہیں۔

☆☆☆

غریب اور انصاف

پاکستان میں غریب کو انصاف کی فراہمی پر ایک کتاب لکھی جا رہی ہے عوام اور وکلا سے درخواست ہے کہ پاکستان میں کسی غریب کی بیٹی کی عزت لٹ گئی ہو اور اس کو مکمل انصاف مل گیا ہو تو ایسے خوش نصیب غریب لوگوں کے نام مہیا کریں جن کو اس فہرست میں شامل کیا جائے جو اس

کتاب میں شائع کی جائیں۔

اس پر اولین فرصت میں توجہ دیں ایسا نہ ہو کہ کوئی نام رہ جائے۔

☆☆☆

غربت ۔نشہ

غربت ایک نشہ بھی ہے کیا کوئی یہ نشہ کرنا پسند کرے گا اس نشہ پر تو خرچہ بھی کچھ نہیں ہوتا۔

بالکل فری......ایک دم سے فری

ملکوں کے بجٹ بنانے والے اس نشے کا علاج نہیں سوچتے کیونکہ اس سے انسان مرتا نہیں۔سوکھی ہڈیوں کے ساتھ زندہ رہتا ہے۔

قیامت کے روز اللہ سب سے حساب لے گا۔

☆☆☆

جب کسی غریب کے ساتھ ظلم ہوتا ہے

جب کسی غریب کے ساتھ ظلم ہوتا ہے تو دل کرتا ہے کہ میں ایسا فرشتہ ہوتا جو ظالم کو چیر کر نکل جاتا۔لیکن کیا کروں اللہ نے مجھے انسان بنایا ہے اور ساتھ کہا ہے کہ فرشتوں نے انسان کو سجدہ کیا تھا۔ انسان ظلم ہوتا دیکھتا ہے لیکن کر کچھ نہیں سکتا۔کہتے ہیں کہ قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔تو پھر قانون خود کیا کرتا ہے؟ اس پر عملدر آمد کروانے والے کیا کرتے ہیں؟ کیا یہ اسی انسان کی اولاد ہیں جس کو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔ یا ان کا تعلق کسی اور مخلوق سے ہے۔وہ کیا ہوسکتی ہے؟

☆☆☆

خوشیوں کا حصول

انسان کو خوشی مختلف وجوہات سے ہوتی ہے۔مثلاً بیٹا پیدا ہوا، بیٹا امتحان میں پاس ہوا، دولت مل گئی، بچی کی شادی ہوگئی وغیرہ وغیرہ۔ایک خوشی غریبوں کی مدد کرنے میں بھی حاصل ہوتی ہے۔غریبوں کی مدد کر کے دیکھیں ان کی آنکھوں میں کیسی چمک پیدا ہوتی ہے؟ چہرے کس طرح

دیکھتے ہیں؟ اور غریب اپنی خوشی کا اظہار کن الفاظ میں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مدد کرنے والے کو کتنی خوشی دیتا ہے۔ اس بات کا اندازہ غریبوں کی مدد کر کے ہو سکتا ہے۔ جن لوگوں کو غریبوں کی مدد کر کے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل و دماغ کے دروازے ایسی خوشی حاصل کرنے کیلئے بند رکھے ہوتے ہیں۔

☆☆☆

غریب ملکوں کا قرض کے کھونٹے کے گرد گھومنا

دوسری جنگ عظیم کے بعد امیر اور ترقی یافتہ ملک ترقی یافتہ رہے جبکہ غریب اور ترقی پذیر ملک ترقی پذیر رہے۔ امیر ملک غریب ملکوں کو قرض دے کر اپنے کھونٹے کے ساتھ باندھے رکھتے ہیں وہ بیچارے غریب ملک اسی کے گرد گھومتے رہتے ہیں اور غریب ملکوں کے حکمران اپنے عوام کو ان کے مسائل کے چکروں میں ہی گھماتے رہتے ہیں۔ اس کی مثال ایک ایسے جانور جیسی ہے جو ایک کھونٹے کے ساتھ بندھا ہوتا ہے اور ہمیشہ اس کے گرد گھومتا رہتا ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ سے ایک اپیل

اے پروردگار کیا کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ جن کو تو نے عزت دی ہے، دولت دی ہے اور کہا ہے کہ یہ ان کی آزمائش ہے اُن کو اس آزمائش سے نکال، ان کی دولت غریبوں کو دے دے اور ان کو بھی کبھی آزمائش میں ڈال کر دیکھ۔ کہ امیر لوگ ان غریبوں کی طرح رہ کر ہی خیال کر سکتے ہیں کہ غربت کیا ہے؟ بیروزگاری کیا ہے؟ دربدر کی ٹھوکریں کیا ہیں؟ روٹی کے ایک ٹکڑے کی کیا اہمیت ہے؟ دوائی کی ایک شیشی یا ایک انجکشن کی کیا قیمت ہے۔ غریب کی شادی کیسی ہوتی ہے؟ اس کے جہیز کیلئے غریب اپنے آپ کو کیسے گروی رکھتا ہے؟ اے پروردگار! یہ دولت مند ظالم لوگوں کے دل میں رحم نہیں ہے۔ ان کو غریبوں جیسا کر دے۔ تاکہ دونوں برابر تو ہو جائیں۔

☆☆☆

غریبوں کی خیرات کے مستحق لوگ

غریب لوگ تو پہلے ہی غریب ہیں انہوں نے خیرات کیا دینی ہے؟ لیکن سال میں کم از کم ایک دفعہ غریب لوگ اپنے پیر کو نذرانہ دیتے ہیں۔ اکثر وہ پیر، صاحبِ علم نہیں ہوتے اور دنیاداری میں بھی کسی سے کم نہیں ہوتے۔ ان سے غریبوں کو کوئی فیض حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن ان نام نہاد پیروں کا گزارا ضرور غریبوں کی خیرات سے ہو جاتا ہے۔ یہ پیر صاحبان ان غریبوں سے گئے گزرے ذہنی طور پر غریب لوگ ہوتے ہیں۔ یہی غریبوں کی خیرات کے صحیح مستحق لوگ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔

☆☆☆

غریبوں کا خون اور دولت لوٹنے والوں کی غلیظ دولت

جو بھی کوئی کسی ملک کی دولت لوٹتے ہیں وہ دراصل اس ملک کے غریب عوام کے خون سے جمع شدہ رقوم ہوتی ہیں جو وہ بیچارے ماچس، کپڑے، آٹا گھی غرضیکہ ہر چیز پر ادا کرتا ہے اور اس کا اس کو علم بھی نہیں ہوتا۔ یہ خون جب لوٹنے والے کے گھر میں پہنچتا ہے تو اس کی شکل ایک غلیظ دولت کے ڈھیر میں بدل جاتی ہے جسے وہ کھاتا ہے، پہنتا ہے، بڑے بڑے گھر بناتا ہے، بڑی بڑی گاڑیاں رکھتا ہے اور بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کیلئے مہنگے مہنگے سکولوں میں مہنگی مہنگی گاڑیوں میں بھیجتا ہے۔

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے اللہ تو دیکھتا ہے۔

☆☆☆

سہمے ہوئے بچے اور غریب ملک

دنیا میں ترقی یافتہ ملک کہلانے والے ملکوں نے اپنے نظام میں ایسے قانون بنائے ہیں کہ چھوٹے بچوں کو ان کے والدین یا ٹیچر مار نہیں سکتے۔ سختی سے ڈانٹ نہیں سکتے کیونکہ ایسا کرنے سے بچے سہم جاتے ہیں اور ان کے ذہن کی نشو ونما قدرتی طریقے پر پروان نہیں چڑھتی۔ اس کے برعکس دنیا کے طاقتور ترقی یافتہ ملک، غریب ملکوں کو مختلف طریقوں سے فوجی ڈراوے، معاشی

بندشوں کی دھمکیوں سے ڈرا کر رکھتے ہیں۔غریب ملک انہی چیزوں سے ڈرتے رہتے ہیں اور اس وجہ سے ان کی ذہنی و مادی ترقی قدرتی طور پر پروان نہیں چڑھتی۔عرصہ دراز سے ترقی پذیر غریب ملک غریب ہی رہتے چلے جا رہے ہیں۔

ایسا ہونے سے سہمے ہوئے بچوں اور غریب ملکوں کی صورتحال ایک جیسی ہوتی ہے۔

☆☆☆

غریب ملکوں کے لیڈروں کیلئے ایک تجویز

تیسری دنیا کے غریب ملکوں میں حکمرانوں کا ایک غیر تحریری اصول کہ ملکی مسائل کی حقیقت اپنے عوام سے چھپاتے ہیں، اس خیال سے کہ کچھ باتیں عوام کو بتانا ضروری نہیں ہوتیں۔ ایسا کرنے سے اُن کو جھوٹ بولنا پڑتا ہے جو کچھ دیر تو کامیاب رہتا ہے لیکن بعد میں ناکامی شروع ہوجاتی ہے۔اس ناکامی پر پردہ ڈالنے کیلئے اُن کو مزید جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ دنیا میں چھوٹی بڑی سلطنتیں ڈوبنے اور ملک ٹوٹنے کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے۔عوام کو اگر مکمل اعتماد میں لیا جائے، عوام کو پورا حق دیا جائے، عوام کو برابری کا درجہ دیا جائے، عوام کا خیال رکھا جائے اگر ملکی خزانے میں پیسے نہیں تو بھی بتایا جائے تو عوام کا اعتماد اور تعاون حکمرانوں پر قائم رہتا ہے۔

لیڈر حضرات کی اپنی سہولتیں بے شمار ہوتی ہیں جن کو دیکھ کر عوام کی محرومیت کے احساس میں اضافہ ہوتا ہے۔غریب انسان اپنے حالات بچوں کو بتا دیتے ہیں کہ ان کے پاس اُن کی ضرورتیں پورا کرنے کیلئے وسائل نہیں ہیں اور اُن کے بچے احتجاج بھی نہیں کرتے۔ بلکہ تعاون کرتے ہیں، محنت مزدوری میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔

ایسا مشاہدے میں نہیں آتا کہ والدین اچھے اچھے کپڑے پہنیں اور اُن کے بچے ننگے پھرتے ہوں۔

☆☆☆

قیامت کے روز ایک غریب کا حساب

قیامت کے روز ایک غریب آدمی کا حساب ایسے ہوسکتا ہے؟

1: اس نے روٹی مرچ کے ساتھ کھائی تھی یا صرف پانی کے ساتھ؟
2: اس نے اپنے نوزائیدہ بچے کو سردی سے بچنے کیلئے کسی پرانے کپڑے سے یا بوری سے ڈھانپا تھا؟
3: اس نے اپنے بچے کو گھر کا خرچ پورا کرنے کے لیے کام پر لگایا تھا یا سکول بھیجا تھا؟
4: اس کی بچی ہاتھوں پر صرف مہندی لگا کر خوش ہوگئی تھی یا کسی بیوٹی پارلر جا کر؟
5: ملک میں ہڑتال والے دن اس کی بیوی اپنے بچوں کو بھوکا دیکھ کر کہیں سے روٹی مانگ کر لائی تھی یا وہ بھوکے ہی سو گئے تھے؟

☆☆☆

غریب ملکوں کے لیڈروں کی حکومت حاصل کرنے کیلئے سپر طاقت کو مدد کرنے کی فیس

1: انسان اگر بیمار ہو جائے تو علاج کیلئے ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے اور ڈاکٹر علاج کرتا ہے اور اپنی فیس وصول کرتا ہے۔

2: انسان اگر کسی مقدمہ میں الجھ جائے تو وکیل کے پاس جاتا ہے اور وہ وکیل مقدمہ میں وکالت کرنے کی فیس لیتا ہے۔

3: ترقی پذیر غریب ممالک کے لیڈر اگر سپر طاقت کے پاس اپنے ملک کی حکومت حاصل کرنے کیلئے مدد کی درخواست کریں گے تو کیا وہ سپر طاقت مدد کرنے کی اپنی فیس نہیں مانگے گی؟

کہیں ایسا تو نہیں ہوتا کہ یہ فیس غریب ملکوں کے وسائل اور عوام کے خون سے ہی ادا کی جاتی ہو اور غریب ملک نت نئے جال میں پھنس کر رہ جاتے ہوں۔ جس سے وہ سپر طاقت کے ہر حکم کو ماننے کے پابند ہو جاتے ہیں۔

اللہ قادر مطلق ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔

☆☆☆

غریب خوش کیوں نہ ہو!

ڈکشنری میں غریب کی تعریف بغیر پیسے والا، نادار، مفلس اور محتاج بیان کی گئی

ہے۔ انسان وسائل کی کمی کی وجہ سے غریب کہلاتا ہے۔ اس کے پاس وسائل کم ہوں، امیر نہ ہو لیکن کیسے خوش ہو؟

خوراک ہو، لباس ہو، رہائش ہو، مرض کا علاج ہو۔ انصاف ہو، روزگار ہو، بچوں کیلئے تعلیم ہو۔
پھر کیوں نہ خوش ہو؟
یہ خوشی صرف چند لوگوں تک کیوں محدود ہو؟
غریب کو خوشیاں مہیا کرنے کا ذمہ دار کون......؟
حکمران......سیاسی ومذہبی رہنما......عوامی نمائندے
افسران......دولت مند

☆☆☆

غریب کیوں عذاب میں رہتے ہیں؟

دنیا کے جن ممالک میں تعلیم کی کمی ہے وہاں کے غریب لوگ ایک طرح سے جہنم کے عذاب کی زندگی گزارتے ہیں۔ ماضی میں امیروں، نوابوں، جاگیرداروں کا یہ وتیرہ رہا ہے اور آج بھی کسی نہ کسی صورت میں یہ اصول جاری ہے کہ غریب/محروم لوگ اچھی روٹی، رہن سہن کو ترستے رہیں ان کو اتنا ہی دو جس سے وہ خوش ہو جائیں۔ اگر کسی کو پوری ایک روٹی نہ ملتی ہو، اور اس کو ایک پوری روٹی دے دو تو وہ محروم انسان خوش ہو جائے گا۔ اسی اصول پر یہ بڑے لوگ زندگی گزارتے ہیں۔ تعلیم کی مخالفت کرتے ہیں۔ تعلیم کو مہنگا کر دیتے ہیں۔ جب غریب ملکوں میں عوام کے نمائندوں کو بھی امیروں جیسی سہولتیں مل جاتی ہیں۔ (رہائش، خوراک اور دیگر سہولیات زندگی) تو وہ بھی اسی طرح عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں جیسے پرانے نواب جاگیردار کرتے چلے آئے ہیں۔ مزید ستم یہ کہ عوام کے نمائندے اپنی سہولتیں مزید بڑھانا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر ان کو بھی پروٹوکول کے بغیر رہنا پڑے تو شاید عوام کے نمائندہ بننے کی خواہش بھی نہ کریں۔ آخر غریب ملکوں میں الیکشن پر اتنا خرچہ کیوں؟ کوئی تو بات ہے، کوئی تو راز ہے؟

اگر ایسا نہیں ہے تو پھر غریب ملکوں میں عوام کی حالت، مہنگائی، تحفظ، علاج، صاف پانی اور روزگار جیسی محرومیت کیوں؟ کیا راز ہے عوام کی خدمت کرنے کے جذبے میں، کروڑوں کا

خرچہ اور عوام کی خدمت......ایسا سمجھ سے باہر ہے۔

الیکشن میں تو شاہ خرچ ہوتے ہیں، ویسے چھوٹے دل کے مالک کہ اپنے غریب ہمسایہ کی بچی کی شادی پر تھوڑی سی مدد بھی نہیں کر سکتے۔ تعلیم یافتہ ملکوں میں غریب رہتے ہیں لیکن ان کو زندگی کی تمام سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔ طاقت ور ملک دنیا کے وسائل لوٹ کر اپنے ملک کو ٹھیک رکھتے ہیں اور اپنے گماشتوں کے ذریعے غریب ملکوں کو غریب رکھتے ہیں۔

☆☆☆

غریب ملکوں کے لیڈرروں کا غیر وطن میں رہنا

دنیا کے جن ملکوں کے لیڈروں کی دولت و جائیداد اپنے وطن سے باہر ہو کیا وہ اپنے وطن سے مخلص ہوتے ہیں؟ ایسے لیڈر جو غیر ملکوں میں رہتے ہیں وہ کسی کام کے بغیر اپنی زندگی کا گزارا کیسے کرتے ہیں۔ بڑے بڑے گھر، مہنگی مہنگی گاڑیاں، کھانے پینے کا خرچہ، بجلی کے بل وغیرہ۔ غریب ملکوں کے عام لوگوں کے پاس تو گھر کا کرایہ، بجلی کے بل وغیرہ ادا کرنے کیلئے مشکل سے پیسے ہوتے ہیں۔ کیا غریب ملکوں کے ایسے لیڈروں کو کسی طرف سے کوئی وظیفہ ملتا ہے؟ یا اللہ کی خاص مہربانی ہے یا......

عوام کے لیے ایک سوچ

نوٹ: اگر ایسے لیڈر علم و عقل و دانش کے انمول موتی ہیں تو ساری دنیا کو ان سے استفادہ کرنا چاہیے تاکہ دنیا کے ملک اپنے عوام کو زندگی کی بہتر سہولتیں فراہم کر سکیں جوان لیڈروں نے اپنے ملکوں کے شہریوں کو فراہم کی تھیں۔

☆☆☆

قراردادِ پاکستان میں شامل نہ ہو سکنے والی ایک اہم شق

کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ 1940ء میں قراردادِ پاکستان منظور کرتے وقت اس وقت کے غریب مسلمانوں کے لیے ایک شق شامل ہونے سے رہ گئی تھی کہ نئے ملک میں ان کا والی وارث کون ہوگا۔ شاید اس وقت کے غریبوں کے پاس کرایہ کیلئے پیسے نہیں تھے کہ وہ لاہور جا کر

اپنے متعلق شق شامل کرواتے۔ آج کل بھی ان کے پاس پیسے نہیں ہیں کہ وہ اپنے اپنے صوبائی دارالحکومتوں میں جاکر پوچھ سکیں کہ ان کا پُرسانِ حال کون ہے؟

نوٹ: پاکستان کی 70% آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے اور شہروں میں تقریباً 70% شہری نواحی بستیوں میں رہائش رکھتے ہیں۔

☆☆☆

غریب اور غریبوں کے بچے منگتے نہیں، باعزت انسان ہیں

دیکھنے میں آیا ہے جو انسان مالی طور پر کمزور ہوتے ہیں ان کو غریب کہا جاتا ہے۔ اس دنیا میں ان کو روزی حاصل کرنے کے لیے، تعلیم حاصل کرنے کیلئے، نوکری حاصل کرنے کیلئے، علاج کیلئے، انصاف کیلئے، دربدر کی ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں۔ ذمہ دار لوگوں کے در پر حاضریاں دینا پڑتی ہیں۔ ہاتھ پھیلانا پڑتے ہیں۔ جبکہ ہاتھ صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لیے پھیلاتے ہیں۔

یہ غریب انسان کی بے عزتی ہے کہ وہ کسی انسان کے آگے اپنے حقوق کے لیے ہاتھ پھیلا کر مانگے۔

یہ دنیا کے ذمہ دار لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ سب انسانوں کا ہر لحاظ سے خیال رکھیں۔ کیا یہ ذمہ دار لوگ بھی کسی اور انسان کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں؟ دنیا میں ایسے رائج نظام کو تبدیل کیا جائے۔ ورنہ وہ دن آئے گا جب آج کے ذمہ داروں کے بچے کسی دوسرے کے آگے ہاتھ پھیلائیں گے۔ جس اولاد کے لیے آج کے ذمہ دار زمین و آسمان ملا کر دولت جمع کرتے ہیں وہ کل کے منگتے ہو سکتے ہیں۔

اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

☆☆☆

غریب ملکوں کے حالات

غریب ملکوں کے آج 2010ء کے حالات اور تعلیم یافتہ ملکوں کے 200 سال قبل کے حالات ایک جیسے ہیں۔ کسی بھی ترقی یافتہ، تعلیم یافتہ ملک کے لوگ تاریخ کی کتابوں سے پڑھ کر اور غریب ملکوں کے آج کے حالات دیکھ کر اپنے ماضی کے متعلق ڈاکٹریٹ، پی ایچ ڈی کی ڈگری

لے سکتے ہیں۔ اپنے بچوں کو ویڈیو کی بجائے غریب ملکوں کے زندہ حالات دکھا سکتے ہیں۔ زندگی کے ہر شعبے کے متعلق تفصیل بتا سکتے ہیں۔ 200 سال پہلے ان کے ملک میں چوری، ڈاکہ، ناانصافی، دھوکہ، فریب، جعل سازی اور دیگر معاشرتی برائیاں اسی طرح موجود تھیں۔

☆☆☆

غریب کی قسمت سو رہی ہے؟ کیسے جاگے ایک خیال

معاشرے میں بڑے آرام سے کہہ دیا جاتا ہے کہ غریب کی قسمت سو رہی ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ دنیا کے جتنے بھی بڑے لوگ ہو گزرے ہیں علم والے، ایجادات کرنے والے، انصاف کرنے والے سب غریب تھے۔ ان سب لوگوں نے اپنی سوئی ہوئی قسمت کو محنت اور کوشش سے جگایا تھا۔

خود اپنی محنت، لگن اور کوشش سے	علم حاصل کرنے کی کوشش سے
سچ بولنے کی کوشش سے	انصاف کرنے کی کوشش سے
دیانت، امانت، مساوات کی کوشش سے	خلوص اور محبت کی کوشش سے

ترقی یافتہ ملکوں میں غریبوں نے اپنی سوئی ہوئی قسمت کو جگایا۔ عوامی نمائندوں پر اپنے مسائل کے حل کے لیے زور دیا۔ عوامی نمائندوں نے اپنی ذمہ داری کو جانتے ہوئے عوام کی خدمت کے لیے بنائے گئے اداروں کے سربراہوں، اہلکاروں پر زور دیا اور پوچھ گچھ کی اور ان اداروں کے سربراہوں، اہلکاروں نے اپنی ذمہ داری جانتے ہوئے عوام کے مسائل کے حل کی کوشش کی۔ جن سربراہوں، اہلکاروں نے اپنے فرض سے ناانصافی کی ان کو ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا گیا۔ ان ممالک کے غریبوں کی قسمت اسی عمل سے جاگی۔ سب شہریوں کو زندگی کی بنیادی سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔ پانی، خوراک، مرض کا علاج، جلد انصاف، روزگار کی فراہمی۔

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اگر غریب ملکوں کے سب لوگ مل کر (عوام، نمائندے، اداروں کے اہلکار) سچائی،

خلوص اور لگن سے دیانتداری، ایمانداری اور انصاف کے ساتھ محنت و کوشش کریں تو سب کی قسمت جاگ سکتی ہے۔

غریب کی بھی، مڈل کلاس کی بھی۔ سب کی۔

☆☆☆

دنیا کے غریب، دنیا کا سب سے بڑا خاندان دُکھ اور مصیبتوں کا شکار

خاندان...... والدین، بچے، قریبی رشتہ دار، برادری

یہ سب ایک دوسرے کے خون کے لحاظ سے رشتہ دار ہوتے ہیں۔ دوسری وجہ ان کی رسم ورواج کی قدریں مشترک ہوتی ہیں۔ اسی لیے یہ ایک خاندان، قبیلہ کہلاتا ہے۔

دنیا کی کل آبادی چھ ارب تیس کروڑ ہے۔ ان میں سے بنیادی سہولتوں سے محروم انسانوں کی تعداد تقریباً چار ارب ہے۔ اس میں ہر مذہب وملت، رنگ ونسل، علاقے، قبیلے کے لوگ شامل ہیں۔ ان سب کی آپس میں بہت سی قدریں مشترک ہیں۔ جس کے لحاظ سے یہ ایک ہی خاندان بن جاتا ہے۔

مشترک قدریں

بھوک، ننگ، افلاس، غربت، مظلومیت، خوراک، صاف پانی، لباس، علاج، انصاف، میرٹ، تعلیم اور روزگار سے محرومیت۔ دکھ، درد اور مصیبتوں کے شکار۔

لیکن یہ سب آپس میں نا اتفاقی کا شکار رہتے ہیں جس کی وجہ سے یہ مفاد پرستوں کے ہاتھوں غربت کا شکار رہتے ہیں۔ جس خاندان میں بھی اتفاق ہوتا ہے وہ دنیا میں بہتر حالات میں رہتا ہے۔

دنیا کا یہ سب سے بڑا غریبوں کا خاندان بھی آپس میں اتفاق کرنے سے ہی اپنے دکھ دور اور زندگی کے حالات بہتر کر سکتا ہے۔ وگرنہ ہمیشہ کیلئے محرومیت ان کا مقدر رہے گی۔

☆☆☆

صرف غریب ہی دوسروں کو سلام کیوں کرے

سلام کہنا...... ایک دوسرے کی سلامتی کی دعا ہے۔ خوش اخلاقی، محبت، بھائی چارہ،

ادب،عزت اوراحترام کاذریعہ ہے۔

مشاہدے میں ہے کہ صرف غریب، ماتحت، ملازم، کمزور ہی دوسروں کوسلام کرتا ہے۔

ایسا کیوں نہیں کہ......؟

ہرایک انسان دوسرے انسان کوسلام کرنے میں پہل کرے۔

عزت کےلحاظ سے

غریب ہو یاامیر، ماتحت ہو یاملازم خواہ وہ کسی نسل، ذات، پیشہ سے تعلق رکھتا ہو۔سب انسان برابر ہیں۔

غلامی کے دور کی نشانی، ماتحت یاملازم اپنے صاحب کوسلام کرے۔

صاحب بطورانسان...... ماتحت یاملازم کو پہلے سلام کیوں نہ کرے۔

عمر میں چھوٹااپنے سے بڑے کوسلام کرے

عمر میں بڑااپنے سے چھوٹے سے شفقت اورمحبت سے پیش آئے۔

سب انسانوں کی عزت......سب کی سلامتی ہو۔

☆☆☆

پیدائش سے مرنے تک......صبر

دنیا میں کئی ایسے غریب ملک ہیں کہ جب کوئی نیا حکمران آتا ہے ایک ہی گیت گاتا ہے۔خزانہ خالی تھا،خزانہ خالی ہے۔ پھرقرضے لیے جاتے ہیں۔ جوپٹرول، بجلی، گیس،ضروریات زندگی کی چیزوں میں مہنگائی کی صورت میں آخرکارعوام نے ہی اداکرنے ہوتے ہیں۔

جتنی دیرایک حکمران رہتا ہے وہ گیت گاتا ہے......''خزانہ بھردیا،خزانہ بھراہوا ہے''

اگلا آنے والاحکمران پھروہی پرانا گیت گاتا ہے......''خزانہ خالی تھا،خزانہ خالی ہے''

کتنے صبروالےعوام......!

عوام کی اپنی حالت، ذات برادری کے تعصب میں تقسیم،فرقہ بازی میں تقسیم، پارٹی بازی کی نفرت میں تقسیم،علاقائی تعصب میں تقسیم۔

نوٹ: دنیا میں کئی انسان ایسے بھی پیدا ہوتے ہیں جو پیدائش سے لے کرموت تک صبر

پر ہی گزارا کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

غریب بے بس مجبور کی آنکھ دیکھے

رہنماؤں کے ذریعے اپنے دکھوں مصیبتوں کا حل چاہنے والے
غریب بے گناہ لوگوں کو ناحق قتل ہوتا دیکھیں
اصولوں کی بات کرنے والے رہنما
اصولوں پر چلنے کا دعویٰ رکھنے والے رہنما
کچھ وقت گزرنے کے بعد چند لمحوں میں
رہنماؤں کا آپس میں شیر و شکر ہونا دیکھیں۔
نا معلوم کن اصولوں کی خاطر کس مفاد کی خاطر
غریب بے گناہ مارے گئے۔
اپنے دکھوں مصیبتوں کے حل کی تمنا لیے ہوئے
کیا غریبوں کے دکھ ٹل گئے یا بڑھ گئے......؟
رہنماؤں کا آپس میں ملاپ
غریبوں کے دکھ دور کرنے کیلئے یا عہدوں کیلئے
غریب بے بس، مجبور کی آنکھ دیکھے۔
کوئی سمجھے نہ یا نہ سمجھے......کوئی خیال کرے یا نہ کرے۔

☆☆☆

غریبوں سے بھی غریب

ایسا شخص غریبوں کا نام لے کر پیسے لوٹتا ہے، مفت سہولتوں کے مزے لیتا ہے، وہ غریبوں سے بھی زیادہ غریب ہے محتاج ہے، مسکین ہے، نادار ہے، مجبور ہے، لاچار ہے، چاہے وہ کتنا امیر ہے۔ اس کا طریقہ مختلف ہے، غریب کی بھوک تو معمولی ہوتی ہے، جو غریبوں کا نام لے

کرلوٹتا ہے،اس کی بھوک بڑی ہوتی ہے۔بعض لوگوں کی بھوک کی انتہانہیں ہوتی۔

☆☆☆

غریب صاحب

دنیا میں سب انسان برابر ہیں۔سب انسانوں کی بطور انسان عزت برابر ہے۔عقل اور فضل کے درجے الگ الگ ہیں۔دنیا کے کئی معاشروں میں کسی شخص کو عہدہ، دولت، جائیداد کی وجہ سے صاحب کہہ دیا جاتا ہے۔مال و دولت،عہدے کی وجہ سے عزت میں فرق کیوں؟ کام اپنا اپنا،عزت میں فرق کیوں؟ غریب گھر میں پیدا ہونا،غریب کا قصور نہیں۔روح کو بھیجنے والا خدا ہے۔کیا غریب کو غربت کی وجہ سے کم تر انسان سمجھنا، دنیا میں رائج نظام کی وجہ سے ہے یا غلامی کی نشانی؟ دنیا کے لیے صحیح نظام اسلام پر یقین رکھنے والے بھی اس نظام پر عمل کرنے سے انکاری ہیں۔غریب کی عزت کرنے سے انکاری ہیں؟ جب وہ نماز میں برابر کھڑا کر دیتا ہے تو پھر فرق کیا رہ جاتا ہے؟ صاحب اور غریب میں؟

بزرگی اور تقویٰ کا ایک اپنا مقام ہے۔

کیا غریب آدمی کو بھی ''غریب صاحب'' کہا جا سکتا ہے؟

نوٹ: دنیا میں ایسے ملک جو ماضی میں لوگوں کو غلام بناتے رہے اب ان میں بھی ہر انسان کو عزت کے لحاظ سے برابری کا درجہ دیا جاتا ہے۔کسی کو حقارت کی نظروں سے دیکھنا بھی جرم سمجھا جاتا ہے۔

☆☆☆

ملکوں کے وسائل اور غربت

دنیا میں انسانوں کے ایک دوسرے کے وسائل پر زبردستی قبضہ اور استعمال کرنے سے، چھیننے سے،لوٹنے سے اور غریب ملکوں کا مال سستے داموں خریدنے سے انسانوں کی اکثریت بھوک ننگ اور غربت کا شکار ہے۔امیر ملک غریب ملکوں سے سستی مزدوری خریدتے ہیں کیونکہ ان کے اپنے ملک کے مزدور مہنگے ہوتے ہیں اور غریب جن کے پاس کچھ نہیں ہوتا تھوڑی مزدوری کو ہی بہت سمجھتے ہیں۔ہر انسان ایک انسان ہے چاہے وہ امیر ملک کا شہری ہے یا غریب ملک کا شہری ہو۔سب کی مزدوری ایک جیسی ہونی چاہیے۔

انسان یا جو ملک انسانوں کے کا ایسے استحصال میں ملوث ہیں وہ انسانیت کے نام پر بدنما دھبہ ہیں۔

☆☆☆

غریب ملک اور مسائل کے پہاڑ

دنیا کے کئی ممالک جنہوں نے ترقی کی ہے۔ان کے رہنماؤں نے حق سچ دیانت ،امانت، انصاف اور میرٹ کا راستہ اپنایا اس سفر میں مشکلات کے جو بھی پہاڑ آئے ان کو زمین کی سطح کے برابر کیا وہ آج دنیا کے دوسرے ملکوں کے لوگوں کے مقابلے میں بہتر زندگی گزار رہے ہیں۔غریب ملکوں کے رہنما مہنگائی، پینے کے صاف پانی ، بے روزگاری، ناانصافی جیسے مسائل کے پہاڑوں کے ارد گرد گھومتے رہتے ہیں۔سونے پر سہاگہ کہ عوام بھی انہی رہنماؤں کے ارد گرد گھومتے رہتے ہیں۔جس سے مسائل کے پہاڑ دن بہ دن بلند سے بلند ہوتے چلے جا رہے ہیں۔عوام یہ بھی کہتے رہتے ہیں...... کہ کوئی آئے......کوئی آئے...... جو مسائل حل کرے۔حل کیا ہے؟

حق سچ ،امانت، دیانت، انصاف اور میرٹ پر چلنے اور صحیح نمائندے منتخب کرنے کا راستہ آج کل بچے بچے کو علم ہے کہ یہ چیزیں کیا ہوتی ہیں۔علم اور عمل میں کیا فرق ہوتا ہے۔دنیا میں عمل کرنے سے ہی مسائل حل ہوتے ہیں۔

اور ساڈا افلاس۔ساڈا افلاس کے نعروں سے نہیں
تعلیم یافتہ لوگ حقیقت کی دنیا میں رہتے ہیں۔

☆☆☆

غریبوں کا نمائندہ

جب سرکاری فراہم کردہ سہولتوں (مفت رہائش، خوراک، سفر، علاج) کے گدے پر سوتا ہے۔تو غریبوں کی محرومیاں اور مسائل بھول جاتا ہے۔

☆☆☆

زمینی سیارہ، بھوک ننگ افلاس اور خلاء میں تحقیق

کیا ایسا ممکن ہے کہ یونائیٹڈ نیشن (اقوام متحدہ) میں ایسی بات کی جائے کہ پہلے زمینی

سیارے میں تمام رہنے والے تمام انسانوں کو صاف پینے کا پانی روٹی اور دیگر بنیادی سہولتیں مہیا کی جائیں۔اس کے بعد خلاء میں مزید تحقیق کی جائے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ اربوں، کھربوں ڈالر خرچ کرنے کے بعد اگر نئے سیارے دریافت ہو جائیں تو وہاں بھی بھوک، ننگ اور افلاس نہ پھیل جائے۔زمینی سیارے میں آدھی آبادی زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔

پہلے اس دنیا سے بھوک، ننگ اور افلاس کا خاتمہ ہونا چاہیے پھر دوسرے سیاروں کی طرف توجہ دیں۔

نوٹ:۔یہ پمفلٹ (انگریزی ترجمہ) جنرل سیکرٹری یونائیٹڈ نیشن کو بھیج دیا گیا ہے۔

☆☆☆

غریب ملکوں کے عوام اور بنیادی سہولتوں کا انتظار

دنیا میں جس ملک کے عوام کسی بھی وجہ سے تعلیم حاصل نہ کرسکیں یا دیگر وجوہات کی بنا پر زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم رہ جائیں۔کم تعلیم کی وجہ سے زندگی میں جذباتیت غالب آجاتی ہے۔انہی جذبات کا فائدہ ان کے رہنما اُٹھاتے ہیں اور عوام کو اچھے مستقبل کے سہانے خواب دکھاتے رہتے ہیں اور بے چارے عوام سالہا سال اسی انتظار میں ہی رہتے ہیں۔انتظار کا یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا ہے اور شاید یہ سلسلہ جاری رہے گا اور عوام نسل در نسل بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے انتظار میں ہی رہیں گے۔حتیٰ کہ قیامت کا روز آجائے گا۔پھر شاید اللہ ہی ان محروم انسانوں کو جنت میں بھیجے گا؟

اللہ نے دنیا میں ہر انسان کو عقل اور جسم جیسی نعمت سے نوازا ہے۔

☆☆☆

غریب ملک، حکومتی عہدیدار، بیرونی دورے اور عوام کی حالت

کسی غریب ملک کے صدر، وزیراعظم، وزیر، مشیر و دیگر حکومتی عہدیدار بیرونی ممالک کے دورے کرتے ہیں۔ان کے سفر، قیام، طعام کا خرچہ عوامی خزانے (فیکٹری سے بنی ہر چیز پر ٹیکس ادا کر دیتے ہیں جو قومی خزانے میں شامل ہوتا ہے) سے کیا جاتا ہے۔کیا ان حکومتی عہدیداروں کے دورے کرنے کے متعلق عوام سے پہلے پوچھا جاتا ہے؟ کیا عوام کو ان کے

دورے سے کوئی فائدہ بھی ہوتا ہے؟ کسی ملک کی مہنگائی کی حالت کو مدنظر رکھ کر ان دوروں کی افادیت کا پتہ لگ سکتا ہے۔

اگر بڑھتی ہوئی مہنگائی میں کوئی کمی ہوتی ہے تو ان دوروں کا فائدہ عوام کو ہے؟

اگر مہنگائی میں روز بروز اضافہ ہوتا ہے جس سے عوام کا برا حال ہوتا ہو تو پھر یہ دورے کس غرض کے لیے؟

کہیں حکومتی عہدیدار ایسا تو خیال نہیں کرتے کہ اگر بیرونی ممالک کے دورے نہ کیے جائیں تو ان کے ملک کے عوام فقیر و محتاج ہو جائیں گے؟

☆☆☆

ایک پرانی کہاوت

شادی شدہ لوگوں کے گھر میں خاتون خانہ ہونے کی وجہ سے پراٹھے پکتے ہیں۔

اور

غیر شادی شدہ لوگوں کے گھروں میں چولہے کی آگ نہیں جلتی

آج کے زمانے میں کسی غریب ترقی پذیر ملک میں کرپشن کی گندگی غلاظت کے پیسوں سے معاشرے میں دولت والوں کے گھر میں پراٹھے پکتے ہیں اور غریبوں کے گھر میں روٹی بھی بمشکل پکتی ہے۔

کہاوت..........

☆☆☆

برابری کیوں نہیں؟

کسی بھی ملک کے سارے گاؤں میں رہنے والے انسانوں کو زندگی کی بنیادی سہولتیں ایک جیسی کیوں نہیں ملتی؟

کیا یہ سب ایک ملک کے شہری نہیں؟

کیا ان کا شناختی کارڈ ایک ملک کا نہیں؟

کیا ان کا پاسپورٹ ایک ملک کا نہیں

پھر رہنے سہنے کی سہولتوں میں فرق کیوں؟

امیر اور غریب کی نمائندگیوں میں فرق کیوں؟

ملک کے سب شہریوں کو انصاف ایک جیسا کیوں نہیں؟

ملک کے انسانوں کی ایک دوسرے سے نفرت کیوں؟

نفرت برائی کو جنم دیتی ہے اور برائی کا راستہ تنزلی وتباہی ہے اور انسانوں میں نفرت، نا انصافی بنیادی سہولتوں میں فرق، روزگار میں فرق، طاقت کا غلط استعمال، ظلم وزیادتی کرنے سے، کسی کو حقیر سمجھنے اور جاننے سے پیدا ہوتی ہے۔

نفرت کو دور کیجئے۔ ایک دوسرے کو محبت، عزت کا پیغام دیجئے۔ سب کی عزت، سب سے محبت کے اصولوں پر عمل کیجئے۔ ہر جگہ رہنے والے، زیادہ عزت کرنے والے، ذمہ دار سب سے پہلے ہر انسان کی عزت محبت کریں۔

☆☆☆

نیتوں کا فتور......رائج نظام کا قصور

انسانی معاشروں میں غربت انسان کو قسمت کی تھیلی پکڑا کر کہہ دیا جاتا ہے کہ تیری قسمت۔ زندگی کی بنیادی سہولتیں پینے کا صاف پانی، خوراک، لباس، روزگار، علاج ہر شہری کو مہیا کرنا حکومت کے فرائض میں شامل ہوتا ہے۔

رب کے فرمان کے مطابق رزق میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے لیکن وہ دوسروں کو اپنے برابر لانے کے نہیں۔ کیا وہ نعمت الٰہی کے منکر ہیں؟ (سورۃ النحل 71)

فتور اور قصور......نیت کا......رائج کا نظام کا

یا نظام چلانے والوں کا

☆☆☆

دنیا میں ایک ہی فلم......محرومیت کی ٹھوکریں

کہانی: لالچ، طمع، نشہ، ہوس، چغلی، منافقت، فتنہ، فتور، غرور، تکبر

بذریعہ: ذات پات، برادری، قبیلے، رنگ ونسل، فرقہ واریت، عقیدے، علاقائی، صوبائی، ملکی، تعصب، نفرت، لڑائی جھگڑا، ہتھیار، جنگ

کردار: غریب، یتیم، نادار، بے کس، بے بس، مجبور، مظلوم، ناانصافی، حق تلفی کے مارے انسان سارے کے سارے۔

ولن: ظالم، ناانصاف، جبر، تشدد، تعداد میں تھوڑے، چمچے کارندے زیادہ

ہیرو: اگر سارے محروم انسان اپنے حقوق حاصل کرنے کیلئے مل کر جدوجہد کریں تو سارے ہیرو......وگرنہ

ہیرو کی پیدائش کا انتظار

گانے: اچھے اچھے وعدے خوابوں کے ذریعے پورے ہو جائیں گے

اس جہاں میں نہیں تو اگلے جہاں میں پورے ہو جائیں گے

اور کبھی نہ ختم ہونے والی فلم ''محرومیت کی ٹھوکریں'' دنیا کے سینما گھروں میں چلتی رہے گی۔ دنیا میں 200 ملک ہیں ان کے نام ہی سینما گھروں کے نام ہیں۔ دنیا کے کئی ترقی یافتہ ملکوں میں یہ فلم پوری نہیں چلتی۔ بلکہ اس کے کچھ ٹکڑے چلتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

ایک غریب ملک کی نشانی اور عوام

دکھی برانڈ سگریٹ......غم اور آہوں کا دھواں

غربت کا شربت......محرومیت کی فیکٹری

وعدوں کے کارخانے......نامکمل امیدیں

انصاف کی بھٹی...... ہتھیلی پہ راکھ

ظلم وجبر، تشدد کے کھیت...... چیخ پکار، احتجاج کی صدائیں

بے روزگاری کے سکول......دھکے اور ٹھڈے

عبادت گاہ کا منظر......فرش پر خون دیواروں پر چھینٹے

علاج کے متلاشی......جعلی دوائیں زندگی سے خلاصی

بم دھماکے...... بے گناہوں کا خون

نامعلوم منزل...... فرسودہ نظام

☆☆☆

قسمت کا بخار

غریب کسی بیماری کا مریض نہیں ہوتا

وہ صرف قسمت کے بخار کا مریض ہوتا ہے

وہ اپنا علاج محرومیت کی فیکٹری سے تیار شدہ غربت کے شربت سے کرتا رہتا ہے

آخرکار ایسے دائمی مریض اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں

کفن بھی ادھار یا خیرات کا

دنیا کا نظام لالچ، طمع، ہوس اور بدانتظامی کا شکار

☆☆☆

انسان یا ملک کیوں سہمے رہتے ہیں؟

نہ جانے کیوں؟

غریب ملکوں میں غریب انسان اور

ملکوں کی عالمی برادری میں

غریب ملک سہمے سہمے نظر آتے ہیں

نہ جانے کیوں؟

غریب بھی تو ایک انسان ہی ہوتا ہے

دوسرے عام انسانوں کی طرح

جتنے بڑے امیر...... اتنے ہی بڑے انسانیت کے نام نہاد علمبردار

غریب کیوں سہما رہے

انسانیت کے دوہرے اقدار اور معیار کیوں؟

غریب ملکوں میں دکھوں میں اضافہ......نسلوں کے روگ

غریب ملک اپنی معیشت کو چلانے کے لیے بیرونی ملکوں کے اداروں سے قرضے لیتے ہیں۔ پھر ملک میں منصوبے بناتے ہیں۔ منصوبوں میں منظوری کے وقت کچھ بااختیار کمیشن لیتے ہیں۔ زیادہ لاگت والی آفر منظور کرتے ہیں۔ منصوبہ کمپنی ایسے پراجیکٹ سے منافع حاصل کرتی ہے۔ ملکوں کے قرضے قوم کے خزانے سے واپس کرنا ہوتے ہیں۔ گیس، بجلی اور ہر شے میں ٹیکس لگا کر مہنگائی کی جاتی ہے۔ ٹیکس قوم کے خزانے میں پھر وہاں سے قرضے کی واپسی ہوتی ہے۔

موج میلے کمیشن لینے والے کریں
دُکھوں کا سامنا عوام کریں
دُکھ ہی دُکھ......نسلوں کے روگ

☆☆☆

غریب ملک..........یتیم خانے

دنیا میں بے شمار غریب ملک ہیں۔ ان میں بیشتر کی حالت ایسی ہے جیسے یتیم خانے، ایک یتیم خانے کے منتظم ذمہ دار لوگ اپنے میں رہنے والے بیچارے مسکین، مستحق یتیم بچوں کے نام پر دوسرے لوگوں سے امداد اور چندہ وصول کرتے ہیں خود وہ زندگی کی تمام سہولتوں کے مزے لیتے ہیں اور بیچارے یتیم بچے دو وقت کی روٹی بمشکل کھاتے ہیں۔

یہی منتظم ذمہ دار لوگ جب اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوتے ہیں تو اپنے دور کی کوتاہیوں اور غلطیوں کو تسلیم کئے بغیر بیچارے یتیم مجبور بچوں کے ساتھ مل کر نئے منتظم ذمہ دار لوگوں سے مطالبہ کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ ان بچوں کی حالت بہت خراب ہے، تنظیمی حالت بہت خراب ہے، اس میں بہتری لائی جائے وغیرہ وغیرہ۔ ایسے سب لوگوں کو جس نظام کو وہ چلاتے رہے ہیں اس کی خرابیاں/ خامیاں ریٹائر ہونے کے بعد نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ سلسلے چلتے آ رہے ہیں نہ جانے کب تک چلتے رہیں گے اور کب یتیموں کو پورا کھانا ملے گا۔ رہنے سہنے کو اچھا نظام ملے گا اور کب ان کی حالت بہتر ہو گی۔ رب ہی جانے۔

☆☆☆

غریب سہولتوں سے کیوں محروم؟

دنیا میں تمام ممالک کے سب لوگ انسانیت کے اچھے اصولوں پر متفق ہیں۔ (علم، سچ، انصاف، مثبت سوچ، دیانت، امانت، برداشت، عزت، محبت، رواداری برابری)

کسی بھی ملک کے لوگ یہ نہیں کہتے کہ وہ چوری کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، دوسروں سے ناانصافی کرتے ہیں یا دوسروں پر ظلم کرتے ہیں۔ اگر سب لوگ اچھے اور نیک عمل کرتے ہیں تو دنیا کی آبادی کی اکثریت بھوک، ننگ، غربت، افلاس کا شکار کیوں ہے؟

دنیا کے ممالک میں انتظامیہ کے ادارے، انصاف وعدل کے ادارے، قانون سازی کے ادارے قائم ہیں۔ ہر ملک کے سربراہ اور رہنما وعدے بھی کرتے ہیں کہ ملک کہ تمام شہریوں کو برابر کی سہولتیں فراہم ہونگی۔ اگر یہ سب اپنے وعدوں اور عمل میں سچے ہیں تو ان ملکوں میں غریب لوگ زندگی کی بنیادی سہولتوں سے کیوں محروم ہیں؟

نااہلی......یا......منافقت

☆☆☆

شعوری سوچ اور سمجھ، اپنی اپنی

دنیا میں جن ممالک کے رہنما، سربراہ مالی بدعنوانیوں میں ملوث ہوتے ہیں ترقی یافتہ ملکوں کے معاشروں میں انہیں ''Theif'' چور کا نام دیا جاتا ہے۔

اس کے برعکس غریب ترقی پذیر کم تعلیم یافتہ ملکوں میں ایسے رہنماؤں کو ان کے چاہنے والے اپنا محبوب رہنما سمجھتے ہیں۔

شعوری سوچ اور سمجھ اپنی اپنی۔

☆☆☆

اسلام میں برابری کا اصول اور اس کی نفی ہونا ایک پہلو

ہر سال مشاہدے میں آتا ہے کہ عیدین کے موقع پر اسلامی ملکوں کے سربراہ عید کی نماز

ادا کرنے کیلئے سب سے اگلی صف میں کھڑے ہوتے ہیں حالانکہ مسجد میں نماز کے مقرر کردہ وقت سے چند منٹ قبل ان کی آمد ہوتی ہے۔

مسجد میں جو پہلے داخل ہو وہ سب سے اگلی صف میں بیٹھ سکتا ہے۔ جو بعد میں آئے جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔

مسجد خدا کا گھر ہے جس میں بلا تمیز و تفریق سب مسلمان برابر کھڑے ہوتے ہیں۔

اخلاقی طور پر اسلامی مملکت کے سربراہ کی ذمہ داری میں نماز کی امامت کرنا بھی شامل ہونا چاہیے، ایسا ہر سطح پر ہو۔ عوامی نمائندے یا اداروں کے سربراہ ایک ہی بات۔

☆☆☆

امن سلامتی کا گیت۔۔۔۔ پرانا گیت

کچھ گاتے رہتے ہیں
باقی اپنا کام کرتے رہتے ہیں
حق تلفی، جبر و تشدد، ظلم و ناانصافی، قتل و غارت۔۔۔۔۔ حقیقی کہانی
کسی فلم میں گیت گائے جاتے ہیں۔۔۔۔ کبھی محبت، کبھی افسردگی
دیکھنے والے بور نہ ہوں
زندگی میں امن سلامتی کے گیت گائے جاتے ہیں
مظلوم پر مکمل اداسی نہ چھا جائے۔ کچھ اچھے کی امید رکھے
اسی امید کے سہارے زندہ رہے۔۔۔۔۔۔۔ کام کرتا رہے
امیدوں کے سہارے۔۔۔۔ دنیا کا نظام جیسا ہے ویسا چلتا رہے
چند کے موج میلے۔۔۔۔۔۔۔ باقی نرے جھمیلے
اگر تعلیم سب کو ملے۔۔۔۔۔۔ امیدیں حقیقت بن جائیں
امن سلامتی خوشحالی کے گیت سب مل کر گائیں

☆☆☆

اچھائی کی صفت اور معاشرہ

بنیادی طور پر ہر انسان اچھا ہوتا ہے۔ اس صفت کا اظہار انسان کا دوسرے انسانوں کے ساتھ رویے اور برتاؤ کے ذریعے ہوتا ہے۔ انسانوں کے درمیان اچھائی کا تبادلہ ہوتا ہے۔ کسی معاشرے کے اچھے ہونے کا اندازہ اچھائی کے انہی تبادلوں سے لگایا جاتا ہے۔ ہر انسان اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے۔ ہوسکتا ہے دوسرا انسان اچھی خوبیوں کا زیادہ مالک ہو۔

عاجزی اور انکساری: انسان کو زیادہ اچھا انسان بننے میں مدد دیتی ہے۔
کسی انسان میں اچھائی کا حد سے زیادہ احساس اسے " تکبر " کی طرف لے جاتا ہے۔ کسی بھی قسم کا " تکبر "انسان اور معاشرے کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

انسان کوئی بھی ہو

امیر یا غریب

افسر یا ماتحت

حکمران یا عام شہری

☆☆☆

چھوٹی سی ایک بات

اگر کوئی انسان خدا اور پیغمبروں پر یقین نہیں رکھتا تو اس کی سزا خدا دنیا میں اپنے کسی طریقے سے دیتا ہے۔ یا آخرت کے روز دے گا۔

اگر دنیا میں ایک انسان دوسرے انسانوں کو زیادتی، حق تلفی، ظلم، ناانصافی یا کسی بھی طریقے سے نقصان پہنچاتا ہے تو معاشرے میں رائج قوانین کے تحت اسے سزا دی جاتی ہے۔

خدا پر یقین نہ رکھنے پر حضرت ابراہیمؑ اپنے والد سے الگ ہو گئے تھے۔

ہر انسان کو زندہ رہنے کا حق ہے

رب العالمین سب کو اولاد عطا کرتا ہے

☆☆☆

روح، ہوا، انسانیت

روح ایک سانس ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوا ہے
ہوا چلتی رہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساکت نہیں
کرہ ارض پر گھومتی رہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی سرحد علاقہ نہیں
پہاڑ، کھیت صحرا، ساحل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے لئے سب ایک
روح ایک جسم میں نمودار ہوتی ہے
خدوخال، قدوقامت، مختلف رنگت
روح ایک جگہ یا دوسری جگہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک ہی
انسانیت ایک ہی

☆☆☆